e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
اودھ نامہ روزنامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 141 Thursday , February 19 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۱۴۱) لکھنؤ، بروز جمعرات ۱۹-فروری ۲۰۲۶ء مطابق یکم-رمضان المبارک-۱۴۴۷ھ صفحات-۸

مودی حکومت نے انڈیا اے آئی سمٹ کو تماشہ بنا دیا: راہل

نئی دہلی (یو این آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے بدھ کے روز آرٹیفیشل انٹیلی جنس (اے آئی) سمٹ کے سلسلے میں مودی حکومت پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ مودی حکومت اس عالمی پلیٹ فارم کا فائدہ اٹھانے کے بجائے اسے اپنی تشہیر کے لیے استعمال کر کے اسے تماشہ بنا رہی ہے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں مسٹر راہل گاندھی نے کہا کہ اس سمٹ سے ہندوستانی ٹیلنٹ کو فائدہ پہنچنا چاہیے تھا، لیکن حکومت نے اس کو بے ہنگم کر کے پورے سربراہی اجلاس کو رابطہ عامہ کا تماشہ بنا دیا ہے اور بالآخر چین اس کا فائدہ اٹھا رہا ہے۔

ممتا بنرجی کے خلاف ای ڈی کی عرضی، سپریم کورٹ میں سماعت ملتوی

نئی دہلی: آئی پیک چھاپہ ماری معاملے میں وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے خلاف دائر عرضی پر سپریم کورٹ میں ہونے والی سماعت ملتوی کر دی گئی ہے۔ اب اس معاملے کی اگلی سماعت 18 مارچ کو ہوگی۔ عدالت میں پیشی کے دوران انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کی جانب سے پیش سالیسٹر جنرل نے کہا کہ ای ڈی آج ہی اپنا جواب داخل کر دے گی، جس کے بعد آئندہ تاریخ پر تفصیلی دلائل پیش کیے جائیں گے۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے آئی پیک کے دفاتر پر چھاپہ ماری کے دوران مبینہ مداخلت کا الزام عائد کرتے ہوئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ عرضی میں ممتا بنرجی، مغربی بنگال کے ڈی جی پی راجیو کمار اور کولکاتا پولیس کمشنر منوج کمار کو فریق بنایا گیا ہے۔

سی ایم یوگی نے رمضان المبارک کے موقع پر ریاستی عوام کو دلی مبارکباد پیش کی

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے رمضان کے مقدس مہینے کے موقع پر ریاستی عوام کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ اپنے تہنیتی پیغام میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ رمضان المبارک کے مقدس ایام میں روزے، انسانیت کی خدمت اور عبادت الٰہی جیسے نیک اعمال صبر، ضبط نفس، رواداری اور سادگی جیسی اقدار کو فروغ دیتے ہیں۔ اس سے باہمی محبت اور بھائی چارے کے جذبے کو تقویت ملتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش ہم آہنگی، بھائی چارے اور ثقافتی اتحاد کی ایک مثال ہے۔

کروشیا کے وزیر اعظم نے پی ایم مودی سے ملاقات کی

نئی دہلی (یو این آئی) کروشیا کے وزیر اعظم آندرج پلینکووچ نے آج نئی دہلی میں وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی۔ دونوں لیڈروں نے اس بات پر تبادلہ خیال کیا کہ ٹیکنالوجی، اختراع، جہاز سازی، بحری معیشت اور آئی ایم ای سی کوریڈور کے ذریعے رابطے کو فروغ دینے جیسے شعبوں میں ہماری دو طرفہ شراکت داری کو کس طرح رفتار دی جائے۔

مختلف رویت ہلال کمیٹیوں نے ماہ رمضان المبارک کا چاند دیکھے جانے کا کیا اعلان، یکم رمضان آج

لکھنؤ/نئی دہلی۔ ہندوستان کے کئی خطوں میں آج بروز بدھ ماہِ رمضان المبارک کا چاند دیکھا گیا۔ مختلف رویت ہلال کمیٹیوں نے بھی 29 شعبان کو چاند دکھائی دینے کی تصدیق کی ہے اور 19 فروری کو یکم رمضان ہونے کی بات کہی ہے۔ کچھ علاقوں میں آسمان ابر آلود تھا، جس کی وجہ سے چاند نہیں دیکھا گیا، لیکن دیگر علاقوں میں چاند کی شہادت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مقامی ہلال کمیٹیوں نے جمعرات کو یکم رمضان کا اعلان کیا ہے۔ وہیں مفتی ابوالعرفان فرنگی محلی نے چاند کی تصدیق کی ہے۔

مرکزی چاند کمیٹی فرنگی محل کے صدر، عیدگاہ لکھنؤ کے امام وقاضی شہر مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے اعلان کیا ہے کہ آج 29 شعبان المعظم 1447ھ بروز بدھ 18 فروری 2026 کو رمضان المبارک کا چاند نظر آ گیا ہے۔ اس لیے یکم رمضان المبارک 1447ھ بروز جمعرات 19 فروری 2026 کو ہوگا۔ مرکزی شیعہ چاند کمیٹی کے صدر مولانا سید سیف عباس نقوی نے اطلاع دی ہے کہ 29 شعبان 1447 کو چاند کی تصدیق حاصل ہو گئی ہے۔ لہٰذا 19 فروری 2026 یکم رمضان المبارک ہوگی اور ولادت حضرت امام حسنؑ 5 مارچ کو، ایام غم بسلسلہ شہادت امیر کائنات حضرت علیؑ 9/10/11 مارچ کو ہے۔

اسی طرح رویت ہلال کمیٹی امارت شرعیہ ہند کی طرف سے بھی ایک پریس بیانیہ جاری کیا گیا ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ "آج ابھی بعد نماز مغرب رویت ہلال کمیٹی امارت شرعیہ ہند کی میٹنگ زیر صدارت مولانا محمد اخلاق قاسمی، نائب صدر جمعیۃ علماء صوبہ دہلی وصدر دینی تعلیمی بورڈ صوبہ دہلی بمقام دفتر امارت شرعیہ ہند، 1، بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی منعقد ہوئی۔ چاند دیکھنے کا اہتمام کیا گیا۔" آگے لکھا گیا ہے کہ "دہلی میں مطلع ابر آلود ہے، چاند نظر نہیں آیا۔ البتہ چترا، نور نگر، سمریا (جھارکھنڈ)، بھدیہ (بہار)، دیولہ (گجرات)، بہادر گنج، غازی پور سمیت ملک کے متعدد مقامات سے رویت کی مصدقہ خبریں موصول ہوئیں۔ اس کے پیش نظر کمیٹی نے اعلان کیا کہ 19 فروری 2026، بروز جمعرات، ماہ رمضان المبارک 1447ھ کی پہلی تاریخ ہوگی۔

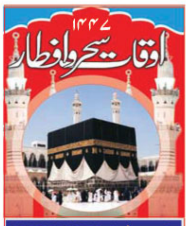

یکم رمضان-19/02/2026

سنی حضرات

آج کا افطار ☆ کل کی سحری

06:01 | 05:22

شیعہ حضرات

آج کا افطار ☆ کل کی سحری

06:13 | 05:08

آر ایس ایس بی جے پی کا ریموٹ کنٹرول نہیں: بھاگوت

آر ایس ایس سربراہ کے لکھنؤ یونیورسٹی پہنچنے پر طلبہ کا احتجاج، متعدد حراست میں

لکھنؤ۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت نے بدھ کو کہا کہ آر ایس ایس بی جے پی کا ریموٹ کنٹرول نہیں ہے۔ آر ایس ایس کے رضا کار بی جے پی میں شامل ہوتے ہیں اور یہاں تک کہ ترقی کرتے ہیں۔ لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ آر ایس ایس بی جے پی کو چلاتی ہے۔ حالانکہ جو لوگ بی جے پی کی مخالفت کرتے ہیں وہی آر ایس ایس کی مخالفت کرتے ہیں۔ موہن بھاگوت نے امریکی ٹیرف پر کہا، یہ ان کا پرانا طریقہ ہے۔ وہ ہتھیار اور اقتصادی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہندوستان اتنا مضبوط ہے کہ اس نے ان کے سامنے نہیں جھکا۔ ہمارے لوگ تیار ہیں۔ اس لیے اس کا ہندوستان پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

مندروں کو سرکاری کنٹرول سے آزاد کرنے پر آر ایس ایس سربراہ نے کہا، سوال یہ ہے کہ مندروں کی دیکھ بھال کون کرے گا، کون اس بات کو یقینی بنائے گا کہ وہاں باقاعدہ عبادت کی جائے؟ سکھ برادری اپنے گوردواروں کا بہت اچھے طریقے سے انتظام کرتی ہے۔ ملک کے مذہبی رہنماؤں کو اس پر غور کرنا چاہیے، اور معاشرے کو ذمہ داری قبول کرنی چاہیے۔ موہن بھاگوت بدھ کی صبح لکھنؤ یونیورسٹی پہنچے، جہاں ان کے پہنچتے ہی ہنگامہ شروع ہو گیا۔ طلبہ کارکنوں کے زوردار احتجاج سے کیمپس میں کشیدگی پھیل گئی اور متعدد طلبہ کو حراست میں لے لیا گیا۔ موہن بھاگوت سنگھ کے صد سالہ تقریبات کے سلسلے میں منعقدہ پروگراموں اور اجلاسوں میں شرکت کے لیے شہر میں موجود تھے۔ نیشنل اسٹوڈنٹس یونین آف انڈیا اور یوتھ کانگریس سے وابستہ طلبہ نے مقام تقریب کے باہر احتجاج کیا اور بھاگوت کی آمد سے قبل "گو بیک" کے نعرے لگائے۔ ان کے کیمپس پہنچنے پر احتجاج میں مزید شدت آ گئی۔

راجیہ سبھا کی 37 سیٹوں پر 16 مارچ کو انتخاب

شرد پوار اور پرینکا چترویدی سمیت کئی سرکردہ لیڈران کی مدت کار ہو رہی ختم

نئی دہلی۔ ملک کی 10 ریاستوں میں راجیہ سبھا کی 37 سیٹیں خالی ہو رہی ہیں۔ اس میں این سی پی (ایس پی) کے سربراہ شرد پوار، اپیندر کشواہا اور راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نارائن سنگھ جیسے کئی بڑے لیڈران کی سیٹیں بھی خالی ہو رہی ہیں۔ سب سے زیادہ سیٹیں مہاراشٹر سے خالی ہو رہی ہیں۔ الیکشن کمیشن نے بدھ (18 فروری) کو خالی ہو رہی راجیہ سبھا کی 37 سیٹوں کے لیے 2 سالہ انتخاب کی تاریخوں کا اعلان کر دیا ہے۔ مہاراشٹر اور اوڈیشہ کے علاوہ تمل ناڈو، تلنگانہ، مغربی بنگال، چھتیس گڑھ، آسام، ہریانہ، ہماچل پردیش اور بہار میں اپریل میں مختلف تاریخوں میں راجیہ سبھا کی سیٹیں خالی ہو رہی ہیں۔ مہاراشٹر میں سب سے زیادہ 7 سیٹیں خالی ہو رہی ہیں۔ اس کے بعد تمل ناڈو سے 6 اور مغربی بنگال سے بھی 5 سیٹیں خالی ہونے والی ہیں۔ اس کے علاوہ بہار سے 5 سیٹ، اوڈیشہ سے 4 سیٹ، آسام سے 3 سیٹ، چھتیس گڑھ، ہریانہ اور تلنگانہ سے 2-2 سیٹ اور ہماچل پردیش سے ایک سیٹ خالی ہو رہی ہے۔ بہار سے پارلیمنٹ کے ایوان بالا راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نارائن سنگھ کی سیٹ خالی ہو رہی ہے، جبکہ مہاراشٹر سے شرد پوار اور پرینکا چترویدی جیسے بڑے لیڈران کی مدت کار بھی ختم ہو رہی ہے۔ مہاراشٹر سے شرد پوار اور پرینکا چترویدی کے علاوہ بھگوت کشن راؤ کراڈ، ڈاکٹر فوزیہ خان، دھیر شیل موہن پاٹل، رجنی پاٹل اور رام داس اٹھاولے کی سیٹیں خالی ہو رہی ہیں۔ اسی طرح بہار سے ہری ونش نارائن سنگھ کے علاوہ اوپیندر کشواہا، رام ناتھ ٹھاکر، امریندر دھاری سنگھ اور پریم چند گپتا بھی راجیہ سبھا سے ریٹائر ہو رہے ہیں۔ جبکہ اوڈیشہ سے ممتا موہنتا، مجیب اللہ خان، سجیت کمار اور نرنجن بشی بھی ریٹائر ہو رہے ہیں۔ مغربی بنگال سے ریت برت بنرجی، بکاش رنجن بھٹاچاریہ، سبرت بخشی اور موسم نور کی مدت کار ختم ہو رہی ہے۔

بی جے پی آئین کو کمزور کرنا چاہتی ہے: اکھلیش

لکھنؤ۔ (یو این آئی) سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے الزام لگایا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی آئین کو کمزور کرنا چاہتی ہے اور اسے جمہوریت، سیکولرزم اور سوشلزم سے نفرت ہے۔ پارٹی کے ریاستی دفتر میں مختلف اضلاع سے آئے رہنماؤں اور کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بی جے پی پی ڈی اے (پسماندہ، دلت، اقلیتی) طبقوں کو بدنام کرنے کی سازش کر رہی ہے اور نوجوانوں میں پھوٹ ڈالنے کا کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ بی جے پی کے جال میں نہ پھنسیں اور منفی سیاست سے دور رہیں۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ سماجوادی پارٹی ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اور بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے اصولوں پر قائم ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پی ڈی اے کا راستہ ہی ریاست اور ملک کے لیے واحد متبادل ہے اور کارکنوں کو باہمی اتحاد اور بہتر تال میل کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ اتر پردیش اسمبلی انتخابات انتہائی اہم ہیں اور ریاست میں سماجوادی پارٹی کی حکومت بننے جا رہی ہے۔

رمضان المبارک
1447 2026
نقشہ
ترک سحر وافطار صوم
نماز فجر 15 منٹ بعد ہوگی۔

RAMZAAN	FEBRUARY	DAYS	TARK-E-SAHAR		WAQT-E-MAGHRIB W AFTAAAR	
1	19	THURSDAY	5	08	6	13
2	20	FRIDAY	5	08	6	14
3	21	SATURDAY	5	07	6	14
4	22	SUNDAY	5	06	6	15
5	23	MONDAY	5	05	6	15
6	24	TUESDAY	5	05	6	16
7	25	WEDNESDAY	5	04	6	17
8	26	THURSDAY	5	03	6	17
9	27	FRIDAY	5	02	6	18
10	28	SATURDAY	5	01	6	19
11	1	SUNDAY	5	00	6	19
12	2	MONDAY	4	59	6	19
13	3	TUESDAY	4	58	6	20
14	4	WEDNESDAY	4	57	6	20
15	5	THURSDAY	4	56	6	21
16	6	FRIDAY	4	55	6	21
17	7	SATURDAY	4	54	6	22
18	8	SUNDAY	4	53	6	22
19	9	MONDAY	4	52	6	23
20	10	TUESDAY	4	51	6	24
21	11	WEDNESDAY	4	50	6	24
22	12	THURSDAY	4	49	6	25
23	13	FRIDAY	4	48	6	26
24	14	SATURDAY	4	47	6	26
25	15	SUNDAY	4	46	6	27
26	16	MONDAY	4	45	6	28
27	17	TUESDAY	4	44	6	28
28	18	WEDNESDAY	4	42	6	29
29	19	THURSDAY	4	41	6	29
30	20	FRIDAY	4	40	6	29

التماس سورۂ فاتحہ برائے ایصال ثواب

سید وقار مہدی رضوی مرحوم ابن سید منتظر مہدی رضوی مرحوم

ایک مرتبہ سورہ حمد اور تین مرتبہ سورہ توحید کی تلاوت فرما کر مرحوم کو ایصال ثواب فرمائیں۔

جنگ کے سائے میں غزہ میں رمضان کا آغاز

غزہ میں جنگ بندی کے باوجود رمضان بے رنگ، شہری مشکلات سے دوچار

غزہ سٹی، غزہ کی پٹی: غزہ میں فلسطینیوں نے ایک نازک جنگ بندی معاہدے کے دوران مقدس مہینے رمضان کا استقبال کیا۔لیکن بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کی روزمرہ کی زندگی کے چیلنجز اور اسرائیلی جارحیت سے نقصانات نے عام طور پر تہوار کے جذبے کو کم کر دیا ہے۔غزہ شہر کے رہائشی فدا عیاد نے کہا کہ" ہمارے خاندان اور پیاروں کو کھونے کے بعد کوئی خوشی نہیں ہے۔"" اگر ہم حالات سے نمٹنے کی کوشش بھی کرتے ہیں، تو ہم اسے اپنے دلوں میں محسوس نہیں کر سکتے۔۔۔۔ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو رمضان کے ماحول کو محسوس نہیں کر پا رہا۔"غزہ میں مقدس مہینے کا آج (بدھ) پہلا دن ہے۔غزہ میں حالات معمول سے بہت دور ہیں۔غزہ کی وزارت صحت کے مطابق، اسرائیلی حملوں میں 72,000 سے زیادہ فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں، بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی ہے اور علاقے کے بیشتر خاندان بے گھر ہیں۔غزہ کے رہائشیوں نے اس ہفتے بازاروں کا دورہ کیا، کچھ نے افسوس کا اظہار کیا کہ معاشی پریشانیوں نے اس بابرکت مہینے کی خوشیوں کو پھیکا کر دیا ہے۔غزہ شہر کے رہائشی ولید زقزوق نے کہا،"لوگوں کے پاس نقد رقم نہیں ہے۔کوئی کام نہیں ہے۔یہ سچ ہے کہ یہ رمضان ہے، لیکن رمضان میں پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے"۔انہوں نے کہا کہ تاجروں کو لوگوں کی مالی مشکلات کا خیال رکھنا چاہیے۔ولید زقزوق نے مزید کہا، جنگ سے پہلے،"لوگ باوقار زندگی گزارتے تھے"۔ انہوں نے کہا۔" جنگ میں صورت حال مکمل طور پر بدل گئی ہے، یعنی لوگ تباہ و برباد ہو چکے ہیں۔" حالانکہ 10 اکتوبر کو امریکی ثالثی میں جنگ بندی معاہدے نے دو سال سے زائد عرصے سے جاری جنگ کو روک دیا ہے۔شدید ترین لڑائی تھم گئی ہے لیکن غزہ میں تقریباً روزانہ اسرائیلی حملے اور فائرنگ ہوتی رہی ہے۔غزہ کے محکمہ صحت کے حکام کے مطابق اسرائیلی فورسز نے فلسطینیوں پر فوج کے زیر قبضہ علاقوں کے قریب بار بار فضائی حملے اور فائرنگ کی ہے جس میں 600 سے زائد فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں۔غزہ میں شدید سردی کے باعث بچوں کی اموات ہوئی ہیں، اور موسلا دھار بارش نے فلسطینی خاندانوں کے عارضی کیمپ پانی سے بھر گئے اور پہلے سے ہی بری طرح تباہ شدہ عمارتیں منہدم ہوگئی ہیں۔غزہ شہر میں رہنے والے رعد کوہیل نے کہا،" جنگ سے پہلے والے رمضان اور اس رمضان میں بہت فرق ہے۔"" ماضی میں ماحول زیادہ خوشگوار تھا۔گلیاں سجاوٹ سے جگمگاتی تھیں۔تمام گلیوں میں سجاوٹ تھی۔ہمارے بچے خوش تھے۔"ان مشکل حالات میں بھی فلسطینیوں کا ایک بڑا طبقہ استقبال رمضان میں مصروف نظر آیا۔خان یونس میں کھنڈرات اور خستہ حال عمارتوں میں گھرے ہوئے، خطاط اور مصور ہانی دہمان نے بچوں کو خوشی محسوس کرانے کے لیے اپنے برش کو پینٹ میں ڈبویا اور عربی میں"خوش آمدید، رمضان" لکھا۔دہمان نے کہا،"ہم یہاں خان یونس کیمپ میں ہیں، بچوں، عورتوں، مردوں اور پورے خاندان کے دلوں میں خوشی لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔""ہم دنیا کو یہ پیغام دے رہے ہیں کہ ہم وہ لوگ ہیں جو زندگی کی تلاش میں ہیں۔"تمام مشکلات کے باوجود کھنڈرات کے درمیان محمد تانیری رمضان کی سجاوٹ کے تار لٹکا کر ایک خوبصورت ماحول بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جنوبی غزہ میں اسرائیلی فوجی اپنے ہی ساتھیوں کی فائرنگ سے ہلاک

غزہ، 18 فروری (یو این آئی) جنوبی غزہ کے میں تعینات ایک اسرائیلی فوجی اپنے ہی ساتھیوں کی فائرنگ سے ہلاک ہوگیا۔اسرائیلی میڈیا کے مطابق ہلاک ہونے والے اسرائیلی فوجی کی شناخت اسٹاف سارجنٹ اوفری یافے کے نام سے ہوئی ہے جو پیراٹروپرز بریگیڈ کے ریکونسنس یونٹ میں شامل تھا۔اسرائیلی فوج کے مطابق اسرائیلی فوجی اپنے ہی ساتھیوں کی فائرنگ سے ہلاک ہوا تاہم اس حوالے سے مزید تحقیقات کی جارہی ہیں۔خیال رہے کہ اکتوبر 2023 سے غزہ میں جاری اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں اب تک 300 سے زائد اسرائیلی فوجی ہلاک ہوچکے ہیں۔

اسرائیلی فوج نے مسجد اقصیٰ کے امام کو گرفتار کرلیا

یروشلم، 18 فروری (یو این آئی) اسرائیل نے مقبوضہ بیت المقدس میں رمضان المبارک سے قبل مسجد اقصیٰ کے امام کو گرفتار کرلیا۔فلسطینی خبر رساں ادارے وفا کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ پیر کی شام مسجد اقصیٰ کے صحن سے شیخ محمد العباسی کو گرفتار کیا گیا، تاہم گرفتاری کی وجہ نہیں بتائی گئی۔رپورٹ کے مطابق یہ گرفتاری ایسے وقت میں عمل میں لائی گئی ہے کہ جب مسجد اقصیٰ میں سکیورٹی اقدامات سخت کیے جا رہے ہیں اور نمازیوں کے داخلے پر پابندیاں عائد کی جارہی ہیں۔اطلاعات کے مطابق صیہونی حکام کی جانب سے بعض مذہبی شخصیات پر پابندی کے احکامات بھی جاری کیے گئے ہیں۔حماس نے امام کی گرفتاری شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ امام کو مسجد میں داخلے سے روکنے کا حکم جاری کیا گیا ہے، یہ اقدام مسجد اقصیٰ کے مذہبی معاملات میں مداخلت ہے۔رپورٹس کے مطابق اسرائیلی پولیس کا کہنا ہے کہ رمضان کے دوران مسجد اقصیٰ کے اطراف سکیورٹی مزید سخت کی جائے گی۔فلسطینی حکام نے اسرائیل پر مسجد اقصیٰ کے احاطے میں نمازیوں کی رسائی محدود کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔

یوکرین-روس مذاکرات میں بامعنی پیش رفت ہوئی: امریکہ

واشنگٹن، 18 فروری (یو این آئی) امریکی سفارت کار اسٹیو وٹکوف نے کہا ہے کہ یوکرین اور روس کے درمیان مذاکرات نے واشنگٹن کی قیادت میں جنگ ختم کرنے کی کوشش میں بامعنی پیش رفت کی ہے۔انہوں نے بدھ کو ایکس پر لکھا کہ صدر ٹرمپ کی اس جنگ کے دونوں فریقوں کو اکٹھا کرنے میں کامیابی نے بامعنی پیش رفت کی ہے اور ہم اس تنازعہ میں قتل و غارت روکنے کے لیے ان کی قیادت میں کام کرنے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔دونوں فریقوں نے اپنے اپنے قائدین کو نتائج سے آگاہ کرنے اور معاہدے کی طرف کام جاری رکھنے پر اتفاق کیا ہے۔یوکرینی اور روسی مذاکرات کار بدھ کو جنیوا میں امریکی ثالثی والے امن مذاکرات کے دوسرے دور کی بحالی کے لیے دوبارہ مذاکرات شروع کرنے والے تھے تاہم، دونوں جانب سے یہ اشارہ نہیں ملا کہ وہ یورپ کے اس مہلک تنازعے کو ختم کرنے کے قریب ہیں۔یہ مذاکرات لڑائی روکنے کی تازہ ترین سفارتی کوشش ہیں، جس نے ہزاروں افراد کو ہلاک کیا، لاکھوں کو بے گھر کیا اور مشرقی و جنوبی یوکرین کے بڑے حصوں کو تباہ کر دیا ہے۔امریکہ تقریباً چار سالہ جنگ ختم کرانے کے لیے زور دے رہا ہے، مگر علاقے کے اہم مسئلے یعنی زمینی حدود پر ماسکو اور کیف کے درمیان سمجھوتہ کروانے میں ناکام رہا ہے۔دونوں جانب کے دو پچھلے مذاکراتی دور ابوظبی میں کسی پیش رفت کے بغیر ختم ہو گئے تھے۔یوکرینی صدر وولودیمیر زیلنسکی نے اپنی شام کی تقریر میں کہا کہ وہ جنگ ختم کرنے کے لیے ایک باعزت معاہدے کی طرف تیزی سے بڑھنے کے لیے تیار ہیں لیکن سوال کیا کہ کیا روس امن کے بارے میں سنجیدہ ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ وہ حقیقی سفارت کاری کے بجائے میزائل حملوں کو ترجیح دے رہے ہیں۔روس نے فروری 2022 میں یوکرین پر اپنی بھرپور جنگ شروع کی جس کے نتیجے میں تباہی کی ایسی لہر آئی کہ پورے شہر کھنڈر بن گئے۔جنیوا مذاکرات کے لیے کریملن نے قوم پرست سخت گیر اور سابق ثقافتی وزیر ولادیمیر میڈنسکی کو اپنا مذاکرات کار منتخب کیا ہے جبکہ یوکرین کے قومی سلامتی کے مشیر رستم عمروف کیف کے وفد کی قیادت کر رہے تھے جنہوں نے کہا کہ مذاکرات بدھ کو جاری رہیں گے۔انہوں نے واشنگٹن کی ثالثی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ انہوں نے یورپی اتحادیوں کو پہلے دور مذاکرات کے نتائج سے آگاہ کیا، جن کی توجہ عملی معاملات اور ممکنہ حل کے طریقہ کار پر مرکوز تھی۔

فرانس اور الجزائر تعلقات کی بحالی پر متّفق ہو گئے

الجیرس، 18 فروری (یو این آئی) فرانس اور الجزائر نے بروز منگل، عدالت، پولیس اور انٹیلی جنس شعبوں میں تعاون پر مبنی لیکن غیر فعال اعلیٰ سطحی سکیورٹی ہم آہنگی میکانزم کو دوبارہ فعال کرنے پر اتفاق کیا ہے۔حکام نے اسے دوطرفہ کشیدہ تعلقات کی بحالی کی طرف ایک ابتدائی قدم قرار دیا ہے۔فرانس کے وزیر داخلہ لوراں نونیز نے اس فیصلے کا اعلان، دورہ الجزائر کے دوران، صدر عبدالمجید تبون کے ساتھ دو روزہ مذاکرات کے بعد کیا ہے۔یہ دورہ الجزائر اس رُتبے کے کسی فرانسیسی عہدیدار کا ایک طویل عرصے کے بعد پہلا دورہ تھا۔صحافیوں کے ساتھ بات چیت میں نونیز نے کہا ہے کہ الجزائر کے وزیر داخلہ سعید سایود اور اعلیٰ سکیورٹی حکام کے ساتھ ان کے مذاکرات میں، دونوں ملکوں کے درمیان دوبارہ "معمول کے سکیورٹی تعلقات" کے قیام کے مقصد پر مبنی، میکانزم کو دوبارہ شروع کرنے کی خاطر ایک باقاعدہ معاہدہ کیا گیا ہے۔مذکورہ سکیورٹی میکانزم عدالتی ہم آہنگی، پولیس تعاون، انٹیلی جنس کے تبادلے اور امورِ مہاجرین انتظامیہ کا احاطہ کرتا ہے علاوہ ازیں اس میں دونوں حکومتوں کے درمیان ایک طویل عرصے سے غیر حل شدہ موضوعات میں سے ایک یعنی سیاسی حوالے سے حساس واپسیوں کا معاملہ بھی شامل ہے۔نونیز نے کہا ہے کہ معاہدے کو جتنی جلدی ممکن ہو"نافذ العمل کر دیا جائے گا اور اس طرح سلامتی و ہجرت پر تعاون" اعلیٰ ترین سطح" سے دوبارہ شروع ہو جائے گا۔ماہِ اپریل میں فرانس میں الجزائر کے ایک سفارتکار کی گرفتاری کے بعد دونوں فریقین کے درمیان ایک مختصر مدت کی نرمی ختم ہوگئی اور سکیورٹی ہم آہنگی، ڈائیلاگ کے دوبارہ آغاز کا بنیادی سبب بن گئی تھی۔

ماہِ رمضان کے استقبال کیلئے لندن جگمگا اُٹھا
میئر صادق خان کا خصوصی پیغام جاری

لندن، 18 فروری (یو این آئی) رمضان کے مقدس مہینے کے استقبال کے لیے لندن کے مشہور علاقے ویسٹ اینڈ کو مسلسل چوتھے سال روشنیوں سے سجایا گیا ہے۔لندن کی کوونٹری اسٹریٹ جو شہر کے دو مصروف ترین مقامات پیکاڈلی سرکس اور لیسٹر اسکوائر کو جوڑتی ہے، اسے 'رمضان' کی آمد سے قبل چاند ستاروں والی خوبصورت لائٹس لگا کر روشن کیا گیا۔میئر لندن صادق خان نے 'رمضان لائٹس' کا افتتاح کیا ہے اور اس سال بھی ان لائٹس کا اہتمام عزیز فاؤنڈیشن نے ہی کیا ہے۔30 ہزار سے زائد ایل ای ڈی لائٹس ماہِ رمضان میں شام 5 بجے سے صبح 5 بجے تک پکاڈلی سرکس اور لیسٹر اسکوائر کے درمیان آسمان کو روشن کریں گی۔اس حوالے سے میئر لندن صادق خان نے فوٹو اینڈ ویڈیو شیئرنگ ایپ انسٹاگرام پر ایک خصوصی ویڈیو بھی شیئر کی ہے۔اُنہوں نے ویڈیو میں کہا ہے کہ 4 سال پہلے لندن مغربی دنیا کا پہلا شہر تھا جسے رمضان کا استقبال کرنے کے لیے لائٹس لگا کر روشن کیا گیا اور آج رات ایک بار پھر لندن امید اور اتحاد کی روشنی کے طور پر جگمگا رہا ہے۔صادق خان نے کہا کہ رمضان ایمان کی تجدید اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے اور ان کی لوگوں کی مشکلات پر غور کرنے کا وقت ہے جن کی قسمت ان کا زیادہ ساتھ نہیں دے رہی۔اُنہوں نے کہا کہ ہر سال ہمیں ماہِ رمضان میں اپنے مسلمان بہن بھائیوں کی جانب سے سخاوت کے ناقابلِ یقین اقدامات دیکھنے کو ملتے ہیں اور مجھے یقین ہے اس ماہِ رمضان بھی ایسا ہی ہوگا۔میئر صادق خان نے کہا کہ میں لندن کو عظیم شہر بنانے کے لیے یہاں رہنے والے تمام مسلمان شہریوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔اُنہوں نے قرآن مجید کی ایک آیت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اللہ نے خود انسان کو مختلف رنگوں اور نسلوں میں تقسیم کیا ہے۔صادق خان نے کہا کہ گزشتہ سالوں کے دوران دنیا میں اس طرح کی جو آوازیں بلند ہو رہی ہیں کہ ہمارے مختلف رنگ اور نسل ہماری کمزوری ہیں یا خطرہ ہیں، ایسی آوازیں تعصب پسند لوگ صرف اپنے سیاسی مفادات کے لیے اٹھا رہے ہیں۔اُنہوں نے کہا کہ ہم اس طرح کے لوگوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے بلکہ ہم وہی کریں گے جو کہ لندن کے شہری ہمیشہ سے کرتے آ رہے ہیں، ہمیشہ کندھے سے کندھا ملا کر ساتھ کھڑے رہیں گے، اپنے اختلافات کا احترام کریں گے اور ان اقدار کا دفاع کریں گے جو ہمیں ایک دوسرے سے جوڑتی ہیں۔

ایران کے ساتھ بات چیت بعض معاملات میں اچھی رہی: امریکی نائب صدر

نیویارک (IRNA) امریکہ کے نائب صدر ڈی جے وینس نے سوئٹزرلینڈ کے شہر جنیوا میں تہران اور واشنگٹن کے درمیان بالواسطہ بات چیت کو مثبت قرار دیا ہے۔فاکس نیوز سے بات چیت کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ایران کے ساتھ بات چیت کچھ پہلوؤں سے اچھی رہی۔امریکی نائب صدر نے مزید کہا کہ ٹرمپ ایران کے ساتھ کسی حل تک پہنچنا چاہتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ بعض معاملات میں اچھی پیشرفت ہوئی ہے اور فریقین نے دوبارہ ملنے پر اتفاق کیا ہے۔وینس نے واشنگٹن کے دعوؤں اور مطالبات کو دہراتے ہوئے اور کہا کہ دوسرے معاملات یہ بالکل واضح تھا کہ صدر ٹرمپ نے کچھ ریڈ لائن طے کی ہیں جنہیں ایران تاحال قبول کرنے کے لیے تیار نہیں۔واضح رہے کہ مسٹر وینس نے اس جانب کوئی اشارہ نہیں کیا کہ صدر ٹرمپ نے ایران کے ساتھ مذاکرات کے لیے کونسی ریڈ لائن مقرر کی ہیں۔

سنائے تاکائچی دوبارہ جاپان کی وزیرِ اعظم منتخب
دو تہائی اکثریت کے بعد مضبوط پوزیشن

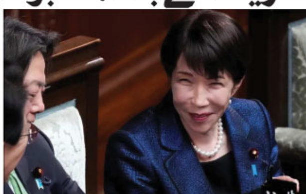

ٹوکیو، 18 فروری (یو این آئی) جاپان کی وزیرِ اعظم سنائے تاکائچی نے بدھ کو اپنے عہدے کو برقرار رکھا، جب پارلیمان نے انہیں دوبارہ منتخب کیا، یہ انتخاب ان کی حکمران جماعت کی حالیہ مختصر مدت کی انتخابات میں زبردست فتح کے بعد ہوا ہے۔64 سالہ تاکائچی اکتوبر میں جاپان کی پہلی خاتون وزیرِ اعظم بنی تھیں اور 8 فروری کو ہونے والے ایوانِ زیریں کے مختصر انتخابات میں ان کی جماعت کو دو تہائی اکثریت حاصل ہوئی۔انہوں نے اپنے ملک کے علاقے اور پانیوں کے دفاع کو مضبوط کرنے کا وعدہ کیا ہے، جو بیجنگ کے ساتھ تعلقات کو مزید تناؤ کا شکار بنا سکتا ہے اور ساتھ ہی کمزور معیشت کو ابھارنے کا عہد بھی کیا ہے۔انہوں نے نومبر میں اشارہ دیا تھا کہ اگر بیجنگ طاقت کے ذریعے تائیوان پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے تو جاپان عسکری مداخلت کر سکتا ہے۔چین جو اس جزیرے کو اپنے علاقے کا حصہ سمجھتا ہے اور اسے الحاق کرنے کے لیے طاقت کے استعمال کو خارج از امکان نہیں سمجھتا اس بیان پر سخت برہم ہوا تھا۔بیجنگ کے سینیئر سفارت کار وانگ یی نے ہفتے کو میونخ سکیورٹی کانفرنس میں کہا کہ جاپان میں قوتیں عسکریت پسندی کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔مقامی ذرائع ابلاغ کے مطابق، جمعہ کو متوقع ایک پالیسی تقریر میں تاکائچی جاپان کے آزاد اور کھلے انڈو-پیسیفک اسٹریٹجک فریم ورک کو اپ ڈیٹ کرنے کا وعدہ کریں گی۔حکومت کے چیف ترجمان مینورُو کیہارا نے پیر کو کہا تھا کہ جب ایف او آئی پی پہلی مرتبہ پیش کیا گیا تھا اس کے مقابلے میں، بین الاقوامی صورتحال اور جاپان کے اردگرد کا سیکیورٹی ماحول نمایاں طور پر زیادہ سنگین ہو چکا ہے۔رپورٹس کے مطابق، تاکائچی کی حکومت قومی خفیہ ایجنسی کے قیام کے لیے قانون سازی پاس کرنے اور خلافِ جاسوسی قانون کے حوالے سے ٹھوس مذاکرات شروع کرنے کا منصوبہ بھی رکھتی ہے۔تاکائچی نے امیگریشن کے قواعد سخت کرنے کا بھی وعدہ کیا ہے، حالانکہ ایشیا کی دوسری بڑی معیشت مزدوروں کی اور آبادی میں کمی سے دوچار ہے۔مقامی ذرائع ابلاغ کے مطابق، جمعہ کو تاکائچی اپنے انتخابی وعدے کو دہراتی ہوئی خوراک پر صارفین کے ٹیکس کو دو سال کے لیے معطل کرنے کا اعلان کریں گی تاکہ گھریلو سطح پر مہنگائی کے دباؤ کو کم کیا جا سکے۔لیکن تاکائچی کا پہلا کام یکم اپریل سے شروع ہونے والے مالی سال کے لیے جاپان کے بجٹ کی منظوری حاصل کرنا ہوگا۔علاوہ ازیں، تاکائچی اور ان کی لبرل ڈیموکریٹک پارٹی (ایل ڈی پی) میں کئی لوگ ایک خاتون کو شہنشاہ بننے کے قابل بنانے کے حق میں نہیں ہیں مگر قواعد کو تبدیل کر کے نئے مرد ارکان اپنانے کی صورت میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔

ہم، 'ہجرت کی حوصلہ افزائی' کریں گے: سموٹرچ

تل ابیب، 18 فروری (یو این آئی) اسرائیل کے انتہائی متعصب وزیرِ خزانہ بیزالل سموٹرچ نے کہا ہے کہ وہ مقبوضہ مغربی کنارے اور غزہ سے فلسطینیوں کی 'ہجرت کی حوصلہ افزائی' کی پالیسی اختیار کریں گے۔اسرائیلی ذرائع ابلاغ کی بروز بدھ جاری کردہ خبر کے مطابق سموٹرچ نے منگل کے روز اپنی مذہبی صیہونزم پارٹی کی طرف سے منعقدہ ایک تقریب سے خطاب میں کہا ہے کہ ہم ایک عرب دہشت گرد ریاست کے تصور کو ختم کر دیں گے"۔سموٹرچ نے کہا ہے کہ ہم بالآخر، سرکاری و عملی طور پر ملعون اوسلو معاہدوں کو منسوخ کر دیں گے اور خود مختاری کے راستے پر گامزن ہو جائیں گے"۔خود بھی مقبوضہ مغربی کنارے کے غیر قانونی آبادکار سموٹرچ ' نے مقبوضہ مغربی کنارے کے لئے عبرانی نام ' یہودیہ و شمرون ' کا استعمال کیا اور کہا ہے کہ ہم غزہ اور یہودیہ و شمرون ہر دو علاقوں سے فلسطینیوں کی ہجرت کی حوصلہ افزائی کریں گے۔اس کے علاوہ اور کوئی طویل المدتی حل موجود نہیں ہے"۔واضح رہے کہ اسرائیل نے کٹر وزراء کی حمایت سے گذشتہ ہفتے ایک منصوبہ منظور کیا تھا جس کا مقصد مغربی کنارے پر قبضہ سخت کرنا اور اسے مستقل بنانا ہے۔اسرائیل جن علاقوں پر قبضے کو مضبوط کرنا چاہتا ہے ان میں وہ علاقے بھی شامل ہیں جن کا انتظام اوسلو معاہدوں کے تحت 1990 کی دہائی سے فلسطینی اتھارٹی کے ہاتھ میں ہے۔ان اقدامات میں مقبوضہ مغربی کنارے کی زمین کا بحیثیت ریاستی ملکیت کے اندراج کرنا اور یہودی اسرائیلیوں کے لیے زمین کی براہِ راست خریداری کو آسان بنانا شامل ہے۔ان اقدامات نے وسیع پیمانے پر بین الاقوامی مذمت کو جنم دیا ہے۔ناقدین ان اقدامات کو فلسطینی علاقے کے عملی الحاق کے مترادف قرار دیتے ہیں اور منگل کو، اقوامِ متحدہ میں 85 ممالک کے سفارتی مشنوں نے ان اقدامات کی مذمت کی ہے۔مذمتی بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم ،مغربی کنارے میں اسرائیل کے غیر قانونی وجود میں اضافے پر مبنی ان یکطرفہ فیصلوں اور اقدامات کی سخت مذمت کرتے ہیں۔یہ فیصلے بین الاقوامی قانون کی رُو سے اسرائیل پر عائد ذمہ داریوں کے منافی ہیں اور انہیں فوری طور پر واپس لیا جانا چاہیے۔ہم اس حوالے سے کسی بھی قسم کے الحاق کی سخت مخالفت کا اعادہ کرتے ہیں"۔اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوٹیرش نے پیر کو جاری کردہ بیان میں اس پالیسی کو عدم استحکام " پر مبنی اور غیر قانونی ' قرار دیا اور اسرائیل سے زمینی اندراج پالیسی ' کو واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔واضح رہے کہ مقبوضہ مغربی کنارہ مستقبل کی کسی بھی فلسطینی ریاست کا سب سے بڑا حصہ ہوگا۔تاہم کٹر اسرائیلی حلقے اسے اسرائیلی زمین قرار دیتے ہیں۔اسرائیلی غیر سرکاری تنظیموں نے بھی حکومت کے منظور کردہ آبادکاری منصوبے پر خدشات کا اظہار کیا ہے۔یہ منصوبہ 1967 کے بعد سے القدس کی سرحدوں میں واقع اور زیرِ قبضہ مغربی کنارے ' کی طرف پہلی توسیعی آبادکاری ہوگی۔اسرائیل وزارتِ تعمیرات و رہائش کے اعلان کردہ اس منصوبہ بند ترقیاتی پروگرام میں شامل یہ غیر قانونی بستی مغربی کنارے میں اور القدس کے شمال مشرق کی طرف واقع ہے اور وزارت نے اسے ' گیوا بنیامین یا پھر ' آدم کی مغرب کی طرف توسیع قرار دیا ہے۔موجودہ اسرائیلی حکومت نے بستیوں کی توسیع کو تیز کر دیا اور سال 2025 میں 52 بستیوں کی ریکارڈ منظوری دی ہے۔

چین کی عسکریت پسندی کی وارننگ حقائق پر مبنی نہیں ہے: جاپان

ٹوکیو۔ 18 رفروری۔ ایم این این۔ جاپان نے چین کے اعلیٰ سفارت کار وانگ یی کے اس دعوے کو پیچھے دھکیل دیا کہ ٹوکیو عسکریت پسندی کی طرف لوٹ رہا ہے، اور کہا کہ یہ دعویٰ حقیقت کی عکاسی نہیں کرتا۔وزیر خارجہ توشیمتسو موتیگی نے ہفتے کے روز یہ کہنے کے بعد کہ وانگ کے تبصرے "حقائق پر مبنی نہیں ہیں"، وزارت خارجہ نے اتوار کو ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں اس موقف کو تقویت دی۔وزارت نے کہا،"اپنی دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے کے لیے جاپان کی کوششیں سیکیورٹی کے بڑھتے ہوئے شدید ماحول کے جواب میں ہیں اور کسی مخصوص تیسرے ملک کے خلاف نہیں ہیں۔چیف کابینہ سکریٹری منورو کیہارا نے پیر کو کہا کہ جاپان نے اس ریمارکس پر چین سے احتجاج درج کرایا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ"جنگ کے بعد جاپان کی بین الاقوامی برادری کے امن اور استحکام میں مسلسل شراکت کو عالمی معاشرے نے بڑے پیمانے پر تسلیم کیا ہے۔"یہ تبادلہ میونخ سیکیورٹی کانفرنس میں جاپانی اور چینی وفود کے درمیان زبانی جھگڑے کے بعد ہوا، جس نے نومبر میں تائیوان کے بارے میں وزیر اعظم سانائے تاکائچی کے تبصروں کے بعد دونوں ایشیائی طاقتوں کے درمیان تعلقات میں جاری جمود پر زور دیا۔

فلپائن نے چینی سفیر کے ملازمت سے محرومی کے دعوے کو مسترد کیا

منیلا۔18 رفروری۔ایم این این۔ڈپارٹمنٹ آف فارن افیئرز (DFA) نے فلپائن میں چینی سفارت خانے کے حالیہ بیان پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور سخت استثنیٰ لیا ہے جس میں فلپائنیوں کی ملازمتوں میں کمی کو دوطرفہ تعلقات میں تناؤ سے جوڑا گیا ہے۔پیر کی رات ایک بیان میں، ڈی ایف اے نے کہا کہ وہ اقتصادی، ثقافتی اور دیگر شعبوں میں تمام ریاستوں کے ساتھ تعاون کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ اس طرح کی مصروفیات فلپائن اور اس کے عوام کو واضح فوائد فراہم کرتی ہیں۔تاہم، محکمہ نے سفارتخانے کے ریمارکس کے لہجے سے استثنیٰ لیا، جس میں کہا گیا کہ یہ تجویز کرتا ہے کہ تعاون کو فائدہ یا انتقامی کارروائی کے طور پر روکا جا سکتا ہے۔بیان میں کہا گیا ہے کہ"موجودہ ماحول میں، اس فریمنگ کو زبردستی سمجھا جا رہا ہے اور تعمیری دوطرفہ مذاکرات کو نقصان پہنچتا ہے۔اس نے مزید کہا، ڈی ایف اے ایک بار پھر چینی سفارت خانے پر زور دیتا ہے کہ وہ عوامی تبادلے میں ذمہ دارانہ اور ناپے ہوئے لہجے کو اپنائے۔"مزید برآں، محکمے نے گہرے اختلافات کے باوجود دوطرفہ تعلقات کو مستحکم اور آگے بڑھانے کے لیے سفارت کاری کے عزم کا اعادہ کیا۔یہ منیلا میں چینی سفارت خانے کی جانب سے خبردار کرنے کے بعد سامنے آیا ہے کہ فلپائن کے کچھ قانون سازوں کی جانب سے چینی سفارت کاروں کو نشانہ بنانے کے اقدام سے اقتصادی تعلقات کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے اور سفارتی تعلقات کو شدید نقصان پہنچنے کی صورت میں فلپائنیوں کے لیے"لاکھوں ملازمتوں کی قیمت" لگ سکتی ہے۔سفارت خانے کے ترجمان جی لِنگ پینگ نے کہا کہ دوطرفہ تعلقات میں کسی بھی قسم کی کمی کے معاشی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں، سفارتی معاملات سے متعلق اقدامات میں احتیاط اور فلپائنی کارکنوں پر ممکنہ اثرات کے حوالے سے خدشات کو دور کرنے پر زور دیا ہے۔کچھ قانون سازوں نے سفارت خانے کے ریمارکس کو فلپائنیوں کے خلاف در پردہ اقتصادی خطرہ قرار دیتے ہوئے تنقید کی، خاص طور پر مغربی فلپائنی سمندر میں سمندری تنازعات پر جاری کشیدگی کے درمیان۔حالیہ برسوں میں ڈبلیو پی ایس میں پیش رفت پر دونوں ممالک کے درمیان تناؤ برقرار ہے، خاص طور پر فلپائن کے دوبارہ سپلائی مشن اور فلپائن کے خصوصی اقتصادی زون کے علاقوں میں چینی جہازوں کی موجودگی کے واقعات۔فلپائن نے مسلسل 1982 کے اقوام متحدہ کے کنونشن آن دی لا آف سی اور 2016 کے ثالثی ایوارڈ کے تحت اپنے خود مختار حقوق کا حوالہ دیا ہے، جس نے بحیرہ جنوبی چین میں چین کے وسیع دعوؤں کو باطل کر دیا۔چین نے اس فیصلے کو مسترد کر دیا ہے۔

ماحولیاتی سیاحت کو فروغ، مقامی کمیونٹیوں کے لیے روزگار کے مواقع اور وسائل کے تحفظ کی ضمانت: جیویر سنگھ:

اتر پردیش میں ماحولیاتی سیاحت کے فروغ کے لیے 10 بڑے مقامات پر پروجیکٹس کے لیے تجاویز طلب

لکھنؤ: 18 فروری۔ اتر پردیش میں سبز سیاحت (ایکوٹورزم) کو فروغ دینے کی ایک اہم پہل میں، اتر پردیش ایکوٹورازم ڈیولپمنٹ بورڈ (UPETDB) نے ریاست میں 10 بڑے ماحولیاتی سیاحتی مقامات کو چلانے اور ان کا انتظام کرنے کے لیے دلچسپی رکھنے والی تنظیموں، کمپنیوں اور تجربہ کار ایجنسیوں سے تجاویز طلب کی ہیں۔ بورڈ کا یہ اقدام نہ صرف قدرتی سیاحتی مقامات کے پیشہ ورانہ انتظام کو فروغ دے گا بلکہ طویل مدتی سرمایہ کاری، معیار کی بہتری اور ماحولیاتی تحفظ کے مربوط ماڈل کے لیے ایک مضبوط بنیاد بھی فراہم کرے گا۔ اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ منتخب ایجنسیوں کو 15 سال کی ابتدائی مدت کے لیے ایکوٹورازم پروجیکٹ کے کام کی ذمہ داری سونپی جائے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر وہ تسلی بخش کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو اس مدت کو مزید بڑھایا جاسکتا ہے۔

یہ فیصلہ ریاست میں ذمہ دارانہ اور ماحولیاتی طور پر حساس سیاحت کی ترقی کے لیے ایک مضبوط اور ادارہ جاتی ڈھانچہ تشکیل دے گا، مقامی کمیونٹیوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرے گا اور قدرتی وسائل کے متوازن تحفظ کو یقینی بنائے گا۔ 10 بڑی سائٹس کے آپریشن کے لیے تجاویز طلب کی گئیں۔ اتر پردیش ایکوٹورازم ڈیولپمنٹ بورڈ نے ریاست میں ایکوٹورازم کو فروغ دینے کی سمت میں ایک اہم پہل کرتے ہوئے ایودھیا کی ادھیلا جھیل، للت پور کے بدراون میں کرکروال آبشار، بارابن پور کی بکھرہ جھیل، ماری پور کی گاؤں کی بکھار جھیل، ایودھیا کی ادھیلا جھیل، مہاراج گنج کا دیودہ سائٹ، کشی نگر کی رام پور سہرونا جھیل، چترکوٹ کا رام نگر، جالون کا پچناڈا اور باندہ ضلع کی تحصیل نارائنی میں کلنجر قلعہ کے قریب سیاحوں کی سہولت کا مرکز سمیت کل 10 مقامات پر تیار کیے گئے ایکوٹورازم پروجیکٹوں کے آپریشن اور دیکھ بھال کے لیے تجاویز طلب کی ہیں۔ تمام منصوبے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی موڈ) پر تیار کیے جائیں گے۔ دلچسپی رکھنے والے درخواست دہندگان کو مقررہ رہنما خطوط اور اہلیت کے معیار کے مطابق مقررہ مدت کے اندر اپنی تجاویز جمع کروانا ہوں گی۔ تفصیلی معلومات، شرائط وضوابط، اور درخواست کے طریقہ کار بورڈ کی آفیشل ویب سائٹ پر دستیاب ہیں: upecoboard.up.gov.in/en/tenders//:https ۔ درخواستوں کی آخری تاریخ 27 فروری 2026 ہے۔ سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا، "اتر پردیش قدرتی وسائل، حیاتیاتی تنوع اور ثقافتی ورثے سے بہت مالا مال ہے۔ ہمارے پاس ماحولیاتی سیاحت کے میدان میں بے پناہ صلاحیت ہے، اور ہم اسے منظم اور پیشہ ورانہ انتظام کے ذریعے عالمی سطح تک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اتر پردیش ایکوٹورازم ڈیولپمنٹ بورڈ کی ایک بڑی تجویز کا نتیجہ ہے۔ ہمارا مقصد صرف سیاحت کی ترقی نہیں ہے، بلکہ اس اقدام سے ریاست میں طویل مدتی سرمایہ کاری اور جدید سہولیات کی ترقی کو یقینی بنایا جائے گا۔"

سیما حیدر ایک بار پھر ماں بن گئیں، چھٹے بچے کو جنم دیا

گریٹر نوئیڈا: 18 فروری (پی این ایس) نیپال کے راستے غیر قانونی طریقے سے بھارت آنے والی پاکستانی خاتون سیما حیدر ایک بار پھر سرخیوں میں ہیں۔ 17 فروری بروز منگل انہوں نے گریٹر نوئیڈا کے ایک نجی اسپتال میں بیٹے کو جنم دیا۔ سیما تین سال قبل چار بچوں کے ساتھ نیپال کے راستے پاکستان سے بھارت پہنچی تھیں۔ اس نے گذشتہ سال ایک بیٹی کو جنم دیا تھا۔ اب انہوں نے ایک بیٹے کو جنم دیا ہے۔ ہسپتال سے ڈسچارج ہونے کے بعد سیما اپنے نوزائیدہ بیٹے کے ساتھ گریٹر نوئیڈا کے ربوپورہ میں اپنے گھر پہنچیں تو جشن کا ماحول دیکھا گیا۔ سچن مینا اور ان کے اہل خانہ نے مٹھائیاں تقسیم کر کے جشن منایا۔ گذشتہ سال سیما اور سچن نے اپنی زندگی میں ایک بیٹی کی خوشی کو خوش آمدید کہا اور اب بیٹے کی آمد نے خاندان کے جوش میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ واضح رہے کہ پاکستان کے صوبہ سندھ کی رہائشی سیما حیدر پبجی گیم کے ذریعے سچن مینا کے رابطے میں آئی تھیں۔ 13 مئی 2023 کو وہ نیپال کے راستے غیر قانونی طریقے سے بھارت میں داخل ہوئی۔

روزہ، نماز اور عبادات کے شرعی مسائل کے حل کے لیے ہیلپ لائن کا اہتمام

لکھنؤ 18 فروری 2026 دفتر آیت اللہ العظمیٰ سید صادق حسینی شیرازی سے جاری بیان میں محمد رضا ایلیا نے کہا کہ رمضان المبارک کے مہینہ کی اہمیت وفضیلت بے شمار ہیں چونکہ روزہ، نماز اور دیگر عبادات کو صحیح و درست طریقہ سے انجام دینے کے لیے مسائل شرعیہ کا علم ہونا بہت ضروری ہے تا کہ عبادت خداوند عالم بہتر طریقہ سے انجام دی جائیں۔ جیسا کہ قرآن واحادیث سے یہ بات واضح ہے اگر تمہیں کسی چیز کا علم نہیں ہے تو اہل علم سے پوچھو۔ لہٰذا مومنین کی سہولیات کے لیے روزہ دار جو کہ پورے دن عبادت میں مصروف ہوتے ہیں تو اس دوران مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا روزہ دار پر تکالیف شرعی عائد ہوتی جس کے تحت مسائل شرعیہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر سال کی طرح اس سال بھی دفتر آیۃ اللہ العظمیٰ سید صادق حسینی شیرازی سے جاری شیعہ ہیلپ لائن رمضان المبارک میں شروع کی جارہی ہے۔ یاد رہے کہ ہندوستان میں یہ منفرد انداز میں مومنین رمومنات کی سہولیات کے لئے شیعہ ہیلپ لائن ایک دہائی سے زیادہ ہو گیا جو دین کی خدمت کو انجام دے رہی ہے۔ لہٰذا مومنین روزہ، نماز، حج و خمس وزکوۃ وغیرہ تمام مراجع کے مقلدین مسائل شرعیہ جاننے کے لئے صبح 10 سے 12 بجے تک علماء کا ایک پینل سے شیعہ ہیلپ لائن کے ذریعہ مندرجہ ذیل نمبروں پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ موبائل نمبر 9415580936، 9839097407 اور نوٹ: خواتین حضرات کے لیے خصوصی طور پر ہیلپ لائن کا انتظام کیا گیا ہے جس میں خواتین کے سوالوں کے جواب خاتون عالمہ دیں گی۔ لہٰذا خواتین اس نمبر پر رابطہ کریں۔ 6386897124۔ اس کے علاوہ ای میل آئی پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔ gmail.com masael786:Email

رمضان ہیلپ لائن نمبر جاری، گھر بیٹھے دینی سوالوں کے ملیں گے جواب

گورکھپور، بدھ کو سنی دارالقضاء والافتاء ترکمان پور نے ماہ رمضان میں عوام کے دینی مسائل کے حل کے لیے ہیلپ لائن نمبر 8604887862 اور 9598348521 جاری کیا، یہ نمبر نماز، روزہ، صدقہ، زکوۃ، فطرہ، اعتکاف اور شب قدر سمیت تمام مذہبی سوالات کے شرعی جوابات فراہم کریں گے، یہ اطلاع شہر قاضی مفتی محمد اظہر شمسی نے دی ہے، انہوں نے کہا کہ سائل صبح 10 بجے سے 30:12 بجے، دوپہر 3 بجے سے 30:5 بجے اور رات 30:10 سے 12 بجے تک ان نمبروں پر رابطہ کر کے اپنے دینی سوالوں کے جواب حاصل کر سکتے ہیں، اپنے سوالات واٹس ایپ میسج کے ذریعے بھی پوچھے جا سکتے ہیں، روزہ، نماز، زکوۃ اور فطرہ سے متعلق دینی سوالات مفتی شہر اختر حسین منانی کے موبائل نمبر 9956971232 اور قاری محمد انس نقشبندی کے موبائل نمبر 7860799059 پر بھی گھر بیٹھے پوچھا جاسکتا ہے، علمائے کرام شریعت کی روشنی میں ان سوالوں کا جواب دیں گے۔

رمضان کے روزے فرض ہیں۔ روزہ نہ رکھنا بڑا گناہ: مفتی شعیب

اسلامی اسکالر مفتی محمد شعیب رضا نظامی نے واضح کیا کہ اسلام کا مقدس ترین مہینہ رمضان المبارک کا آغاز چاند نظر آنے سے ہوتا ہے، اسلام میں ماہ رمضان کو خاص اہمیت حاصل ہے، اس مہینے کے دوران اسلام کے ماننے والے پورے مہینے کے روزے رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، اس مقدس مہینے میں روزہ رکھنے والے اپنے روزے کا آغاز طلوع فجر سے پہلے سحری کر کے اپنی نیک نیت کے ساتھ کرتے ہیں، افطار شام کو غروب آفتاب کے قریب کی جاتی ہے، روزہ نہ رکھنا بڑا گناہ ہے۔

روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے: نوشین فاطمہ

اسلامی خاتون نوشین فاطمہ نے بتایا کہ روزہ اسلام کے پانچ ستونوں میں سے ایک ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید کو رمضان المبارک میں نازل کیا، اس مہینے میں زکوۃ، صدقہ اور فطرہ دل کھول کر دیں تا کہ غریب، یتیم، مسکین اور بیوائیں سب رمضان اور عید کی خوشیوں میں شریک ہوسکیں، اگر کوئی روزہ دار کو افطار کرائے تو اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ روزہ دار کو ملے گا، چاہے وہ پانی کے ایک گھونٹ سے ہی افطار کیوں نہ کرائے، دریا کی مچھلیاں روزہ دار کے لیے دعا کرتی ہیں، روزہ دار ایک خاص دروازے سے جنت میں داخل ہوگا۔

رمضان المبارک رحمتوں و برکتوں کا مہینہ ہے: مولانا محمود

چشتیہ مسجد بخشی پور کے امام مولانا محمود رضا قادری نے واضح کیا کہ اسلام میں رمضان کا مہینہ بہت خاص ہے، رمضان المبارک کے روزے ہر بالغ مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں جو عاقل اور صحت مند ہوں، جو مسلمان روزہ نہیں رکھتا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے، روزہ نہ رکھ کر وہ شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے، رمضان المبارک بڑی رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے، اس ماہ میں مسلمان دن میں روزہ رکھتے ہیں اور رات کو خصوصی نماز تراویح پڑھتے ہیں جو کہ بیس رکعت ہے، اس مہینے کے دوران مسلمان غریبوں، یتیموں، بے سہاروں اور بیواؤں کی مدد کے لیے زکوۃ، صدقہ اور فطرہ دل کھول کر ادا کرتے ہیں، روزے کی حالت میں اور عام دنوں میں بھی کسی کو برا بھلا کہنے، برا سننے، برا دیکھنے یا برا کام کرنے سے گریز کرنا چاہیے، روزہ ہمیں یہی پیغام دیتا ہے۔

"یہ یکطرفہ معاہدہ کسانوں کے مفاد میں نہیں": قاری عبدالمعید چودھری

کانپور: 18 فروری (پی این ایس) بھارتیہ کسان یونین (بھانو) کے قومی سکریٹری قاری عبدالمعید چودھری نے ہند۔امریکہ معاہدے پر سخت ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے کسانوں کے معاشی مستقبل کے لیے خطرناک قرار دیا ہے۔ یہاں ایک اہم اجلاس اور عوامی اجتماع کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات کسان طبقے میں شدید بے چینی پیدا کر رہے ہیں اور اگر بروقت غور وفکر نہ کیا گیا تو اس کے سنگین نتائج سامنے آسکتے ہیں۔ قاری عبدالمعید چودھری نے کہا کہ حکومت کی جانب سے کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے اور زرعی شعبے کو مضبوط بنانے کے دعوے تو مسلسل کیے جا رہے ہیں، مگر زمینی سطح پر کسان بڑھتی ہوئی لاگت، کم ہوتی پیداوار کی قیمت اور بازار میں غیر یقینی صورتحال کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس نوعیت کے بین الاقوامی معاہدے بڑے سرمایہ کاروں اور غیر ملکی کمپنیوں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں، جبکہ چھوٹے اور متوسط کسان مزید معاشی دباؤ میں آجائیں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر سبسڈی یافتہ غیر ملکی زرعی اجناس ہندوستانی منڈیوں میں داخل ہوئیں تو مقامی کسانوں کے لیے مقابلہ کرنا انتہائی مشکل ہو جائے گا۔ اس صورت میں کسان اپنی فصل کی مناسب قیمت حاصل نہیں کر سکیں گے، جس سے قرض کا بوجھ بڑھے گا اور دیہی معیشت کمزور پڑ سکتی ہے۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ اس کا اثر صرف کسانوں تک محدود نہیں رہے گا بلکہ پورا دیہی سماج اس سے متاثر ہوسکتا ہے۔ قومی سکریٹری نے 1992ء کے معاشی اُداری کے دور کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت بھی معیشت کو کھولنے کے فیصلے کیے گئے تھے، جن کے طویل المدتی اثرات آج تک محسوس کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر زرعی شعبے کو عالمی منڈی کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا گیا تو ہندوستانی کسانوں کی خودمختاری متاثر ہوسکتی ہے۔ قاری عبدالمعید چودھری نے اعلان کیا کہ بھارتیہ کسان یونین (بھانو) اس معاملے پر خاموش تماشائی نہیں بنے گی۔

ریاستی کانگریس کا سابق فوجیوں کے ساتھ ناانصافی پر مرکزی حکومت پر سخت تنقید

لکھنؤ: آرادھنا مشرا مونا نے اسمبلی میں منریگا مہاسنگرام کے دوران کانگریس کارکنوں پر لاٹھی چارج کا مسئلہ اٹھایا

لکھنؤ۔ ریاستی کانگریس کے سابق فوجی محکمہ نے مرکزی مودی حکومت پر فوجیوں، سابق فوجیوں اور ان کے زیر کفالت افراد کے ساتھ ناانصافی کا الزام لگایا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری اور ریاستی انچارج اویناش پانڈے نے اس میٹنگ میں شرکت کی جس کا اہتمام محکمہ کے ریاستی نائب صدر برائے تنظیم سبھاش مشرا نے کیا اور اس کی صدارت ریاستی صدر اجے رائے نے کی۔ میٹنگ میں مقررین نے کہا کہ بی جے پی حکومت کی میٹھی زہر، اگنویر بھرتی اسکیم، معذوری کی پنشن میں کمی اور انکم ٹیکس کے نفاذ کی طرح فوجی اسپتالوں میں طبی سہولتیں فراہم کرنے کے بجائے یکم اپریل 2023 سے ایک ایسا نظام نافذ کیا گیا جس کے تحت فوجی افسران کو 120 00 70 00 00 00 00 00 00 00 00 روپے جمع کرنے کی ضرورت تھی۔ کمیشنڈ افسران، اور سپاہیوں سے لے کر حوالدار تک 000,30 روپے۔ یہ اب انتشار اور کرپشن کا شکار ہو چکا ہے۔ ہر سال، فوج، فضائیہ اور بحریہ سے 000,60 فوجی ریٹائر ہو جاتے ہیں، جب کہ دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے 90% سابق فوجی اس سکیم کے فوائد حاصل کرنے کے لیے دور دراز علاقوں سے سفر کرنے سے قاصر ہیں۔ مرکزی اور ریاستی حکومتیں کیش لیس طبی دیکھ بھال فراہم کرتی ہیں، لیکن ریٹائرمنٹ کے بعد یکمشت رقم جمع کرنے کے بعد بھی، فوجیوں کو کیش لیس طبی دیکھ بھال تک رسائی سے انکار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح، حکومت ایک نوجوان کو فوج میں بھرتی کرتی ہے، اس کے خاندان کو میڈیکل پنشن، تعلیم اور حفاظت کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔ فوجی سروس کے دوران شہادت اور معذوری فطری ہے لیکن بی جے پی حکومت اس کو نظر انداز کر رہی ہے۔ میٹنگ میں سابق فوجی محکمہ کے لکھنؤ ضلع صدر جے پرکاش سنگھ، نائب صدر دھرم ناتھ سنگھ، امیت بھاردواج، سبھاش چندر کشیپ، میجر رانا شیوم سنگھ، سریندر پرتاپ سنگھ، ابھنو، شیام نارائن مشرا، رام سنگھ بھدوریا، تربھون ناتھ کمار، راجکمار سنگھ، راجپوت سنگھ، راجپوت سنگھ، شیام نرائن مشرا وغیرہ موجود تھے۔ رامندر تیواری، امر بہادر سنگھ، اور دیگر افسران اور سابق فوجی۔

کانگریس لیجسلیچر پارٹی لیڈر آرادھنا مشرا مونا نے بدھ کو اسمبلی میں بجٹ پر بات کرتے ہوئے سیو منریگا مہاسنگرام کے دوران کانگریس کارکنوں پر لاٹھی چارج کا مسئلہ اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ منریگا کو ختم کر کے بی جے پی نے عام آدمی کے روزگار پر حملہ کیا ہے۔ کانگریس کارکنان پرامن اور جمہوری طریقے سے احتجاج کر رہے تھے لیکن یوگی آدتیہ ناتھ حکومت نے کانگریس لیڈروں اور کارکنوں کو روکا، ڈرایا اور گرفتار کیا۔ پرامن احتجاج کے باوجود حکومت نے لاٹھی چارج کا سہارا لیا اور ذمہ دار اہلکار خاموش تماشائی بنے رہے۔ انہوں نے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ رول 56 کے تحت، انہوں نے کہا کہ حکومت ڈیجیٹل لرننگ، سمارٹ سکولز اور جدید تعلیم کے بارے میں بلند و بانگ دعوے کرتی ہے، لیکن زمینی حقیقت بالکل مختلف ہے۔ کیا ریاست میں بچے وعدے کے مطابق معیاری تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟ کیا بی جے پی حکومت تعلیمی معیار کو بہتر بنانے میں سنجیدہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ حکومت کچھ بھی کہتی ہے، تعلیم کے شعبے سے متعلق اعداد وشمار اور رپورٹس افسوسناک ہیں اور یوگی آدتیہ ناتھ حکومت کے دعووں کو بے نقاب کرتے ہیں۔ انہوں نے یوگی حکومت کے تحت پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں بڑھتی فیسوں کی وجہ سے معاشی طور پر کمزور طلباء پر بڑھتے ہوئے مالی بوجھ کا حوالہ دیتے ہوئے غریب طلباء کو کوئی بجٹ امداد فراہم نہ کرنے پر حکومت پر تنقید کی۔

دوبگا میں ایک نوجوان خاتون نے خودکشی کر لی

لکھنؤ۔ دارالحکومت کے دوبگا علاقے میں واقع مورا گاؤں میں منگل کی دیر رات ایک 22 سالہ خاتون نے پھانسی لگا لی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی، لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ واقعہ کے بعد گاؤں میں سوگ کی کیفیت ہے۔ اطلاعات کے مطابق ماورا گاؤں کی رہنے والی کومل پال نے حال ہی میں گریجویشن مکمل کیا تھا۔ اس کے گھر والوں نے اس کی شادی طے کی تھی، اور منگنی 2 فروری کو ہوئی تھی۔ شادی کی تیاریاں جاری تھیں کہ خوشی کا ماحول تھا جو کہ اچانک اس واقعے کے بعد ماتم میں بدل گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ کومل منگل کی شام دیر گئے اپنے کمرے میں گئی اور دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ جب وہ کافی دیر تک نہ نکلی تو اس کے گھر والوں کو تشویش ہوئی۔ دروازہ توڑ کر دیکھا تو وہ اپنے اسکارف کے ساتھ پنکھے سے لٹکی ہوئی پائی گئی۔

لکھنؤ: اگنی ویر بھرتی ریلی کی دوڑ میں تین خواتین امیدوار بے ہوش، ایک زخمی

لکھنؤ: 18 فروری (پی این ایس) لکھنؤ میں خواتین کی اگنی ویر بھرتی ریلی میں اس وقت ہلچل مچ گئی جب دوڑ کے دوران تین امیدوار بے ہوش ہو کر گر گئیں جبکہ ایک اور امیدوار کی لمبی چھلانگ کے دوران ان کی ٹانگ میں موچ آگئی۔ تمام افراد کو ایمبولینس کے ذریعے فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا۔ فوج کی میڈیکل ٹیم بھرتی کے عمل کے دوران جائے وقوعہ پر موجود تھی اور بیہوش ہونے والے امیدواروں کو فوری ابتدائی طبی امداد فراہم کی۔ یہ بھرتی ریلی لکھنؤ چھاؤنی میں اے ایم سی سینٹر اینڈ کالج کے اے ایم سی اسٹیڈیم میں منعقد کی جارہی ہے۔ اتر پردیش اور اتراکھنڈ سے تقریباً 1000 خواتین امیدوار ریلی میں حصہ لے رہی ہیں۔ صرف وہی امیدوار اہل ہیں جنہوں نے جولائی 2025 میں آن لائن CEE امتحان پاس کیا تھا۔ امیدواروں کو ایڈمٹ کارڈ پہلے سے ای میل کے ذریعے بھیجے گئے تھے اور آرمی حکام نے انتخابی عمل کو مکمل طور پر شفاف اور میرٹ پر مبنی قرار دیا ہے۔ بھرتی کے عمل کے تحت امیدواروں کو 1600 میٹر کی دوڑ 8 منٹ میں مکمل کرنی ہوگی۔ 8 منٹ سے کم وقت میں ریس مکمل کرنے والے امیدواروں کو گریڈ ون تفویض کیا جاتا ہے، جبکہ بالکل 8 منٹ میں ریس مکمل کرنے والوں کو گریڈ ٹو میں رکھا جاتا ہے۔ کامیاب امیدوار اونچی چھلانگ اور لمبی چھلانگ کے لیے مزید اہل ہیں۔ دوڑ میں کامیاب ہونے والے امیدواروں کو 3 فٹ اونچی چھلانگ اور 10 فٹ لمبی چھلانگ مکمل کرنی ہوگی۔ دونوں ایونٹس میں امیدواروں کو تین تین مواقع دیئے جاتے ہیں۔ لمبی چھلانگ کے دوران ایک امیدوار کی ٹانگ میں موچ آگئی۔ اس کے باوجود امیدواروں نے پوری طاقت اور جوش وخروش سے حصہ لیا۔ اس سال بھرتی ریلی میں کئی تبدیلیاں دیکھنے کو مل رہی ہیں۔ جب کہ پہلے وقت کو اسٹاپ واچ سے ریکارڈ کیا جاتا تھا، اب کمرے میں نصب ڈیجیٹل گھڑی کے ذریعے وقت ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے امیدوار ہاتھ میں شناختی کارڈ لے کر بھاگتے تھے لیکن اب وہ اپنے منفرد نمبر والے کلائی پر باندھے ہوئے ہیں۔ فوج امیدواروں کو منفرد نمبروں والی شرٹس بھی فراہم کر رہی ہے۔ نگرانی کے لیے پورے کیمپس میں 50 سے 60 مربوط کیمرے نصب کیے گئے ہیں۔

پریتی یادو مس یونیورس اتر پردیش اور پنجاب کی ریاستی ڈائریکٹر مقرر

لکھنؤ/ کوئینیفائیڈ انکارپوریشن کی بانی پریتی یادو کو مس یونیورس آرگنائزیشن کے تحت مس یونیورس اتر پردیش اور مس یونیورس پنجاب کی ریاستی ڈائریکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ اور اب وہ اتر پردیش اور پنجاب میں مقابلوں کی ذمہ داری سنبھالے گی۔ پریتی یادو کی قیادت میں، Queenified Inc. خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے ایک طاقتور پلیٹ فارم بن گیا ہے۔ پریتی کی دور اندیش قیادت کے تحت، Queenified Inc. خواتین کو بااختیار بنانے، شخصیت کی ترقی، اور گلیمر انڈسٹری میں ایک بااثر نام کے طور پر ابھرا ہے۔ کمپنی کا مقصد خواتین کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے جہاں وہ قومی سطح پر اپنے اعتماد، ہنر اور قائدانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کر سکیں۔ Queenified Inc. کامیابی کے ساتھ خوبصورتی کے مختلف مقابلوں، ٹیلنٹ ہنٹس، اور شخصیت کی نشوونما کے پروگراموں کا انعقاد کرتا ہے۔ ان تقریبات کے ذریعے خواتین نہ صرف پہچان حاصل کرتی ہیں بلکہ گرومنگ، پبلک سپیکنگ، خود کو پیش کرنے اور پیشہ ورانہ رہنمائی کی تربیت بھی حاصل کرتی ہیں۔ کمپنی کا وژن صرف خوبصورتی کے مقابلوں تک ہی محدود نہیں ہے۔ اس کا بنیادی مقصد خواتین کو خود انحصاری اور سماجی طور پر بااختیار بنانا ہے۔ پریتی یادو نے اپنے کیریئر کا آغاز ایک ٹیچر کے طور پر کیا تھا، لیکن خواتین کے لیے کچھ مختلف اور بامعنی تخلیق کرنے کے مقصد سے، اس نے ایونٹ اور پیجنٹ انڈسٹری میں قدم رکھا۔ ان کی قیادت میں کئی باصلاحیت خواتین نے قومی اسٹیج پر پہچان حاصل کی۔ ان کا ماننا ہے کہ ہر عورت کے اندر ایک "ملکہ" چھپی ہوتی ہے، جسے صحیح رہنمائی اور مواقع ملنے پر وہ اپنی پہچان بنا سکتی ہے۔ Queenified Inc. مستقبل میں اپنے پروگراموں کو مزید شہروں اور ریاستوں تک پھیلانے کا ارادہ رکھتی ہے، جو ملک بھر میں خواتین کو مساوی مواقع فراہم کرتی ہے

شری کلکی دھام کا یومِ تاسیس آج

شاملی: 18 فروری (پی این ایس) گزشتہ برس کی طرح اس مرتبہ بھی شری کلکی دھام اپنا یومِ تاسیس اور شاندار پھولوں کی ہولی کا تہوار نہایت جوش وخروش کے ساتھ منا رہا ہے۔ اس خصوصی موقع پر دھام کو دلکش انداز میں سجایا گیا ہے۔ جہاں ملک بھر سے آنے والے عقیدت مند اور زائرین پھولوں کی ہولی کے دل فریب مناظر سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ مذہبی تقاریب کے ساتھ ساتھ روح پرور بھجن اور موسیقی کی محفلیں بھی جاری ہیں۔ اس مرتبہ شری کلکی دھام کے یومِ تاسیس 19 فرروی کو بھی خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ شاندار اہتمام: مندر کے احاطے میں پھولوں کی ہولی کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے، جو عقیدت مندوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ یومِ تاسیس کی تقریبات: دھام کے قیام سے متعلق مذہبی رسومات اور پوجا پاٹ کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ ثقافتی پروگرام: پھولوں کی ہولی کے ساتھ لوک گیتوں اور موسیقی کی محفلوں کا انعقاد بھی کیا جارہا ہے، جس سے پورا ماحول بھکتی میں ڈوب جاتا ہے۔ یہ تقریب شری کلکی دھام میں عقیدت اور ثقافتی ورثے کو نئی بلندیوں تک لے جارہی ہے۔ ہر سال کی طرح اس بار بھی دھام کو رنگ برنگے پھولوں، روشنیوں اور دلکش سجاوٹ سے آراستہ کیا گیا ہے، جس سے پورا احاطہ بھکتی میں ڈھل گیا ہے۔ ملک کے مختلف حصوں سے عقیدت مند یہاں پہنچتے ہیں اور اس منفرد مذہبی وثقافتی جشن میں شرکت کرتے ہیں۔ تقریبات کا آغاز خصوصی پوجا پاٹ اور ویدک منتر اُچارن سے ہوتا ہے۔ یومِ تاسیس کے موقع پر دھام کی تاریخ اور اس کی روحانی خدمات پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ پنڈت جی ہون اور یگیہ کا اہتمام کرتے ہیں، جس میں بھکت بھی شریک ہو کر پرارتھنا ہیں۔

جنگل اور گاؤں کے درمیان جنگ: نہ دن میں چین، نہ رات میں نیند

ماں باپ کے سامنے ہی تیندوئے کا نوالہ بن رہے ہیں دل کے ٹکڑے

بہرائچ: 18 فروری (پی این ایس) پونم 29 جنوری کی شام کو گھر والوں کے لیے رات کا کھانا بنا رہی تھی۔ اس کی پانچ سالہ بیٹی انوشکا چلا رہی تھی کہ اسے بہت بھوک لگی ہے۔ اسے جلدی سے کچھ کھانے کو دو۔ پونم کی پوری توجہ کھانا پکانے پر مرکوز تھی۔ اسی دوران ایک تیندوا کھڑکی توڑ کر گھر میں داخل ہوا۔ اس نے انوشکا کی گردن اپنے جبڑوں میں پکڑ لی اور بھاگ گیا۔ ماں کو چیخنے چلانے اور لوگوں کو بلانے کا موقع بھی نہیں ملا۔ کھانے کے انتظار میں بیٹھی بیٹی خود تیندوئے کا نوالہ بن گئی۔ یہ کسی ایک گاؤں یا ایک خاندان کا درد نہیں ہے۔ یہ بہرائچ میں کترنیا کے جنگلات کے کنارے رہنے والے کئی گاؤں اور ماؤں کا درد ہے۔ مذکورہ کہانی بہرائچ کے گاؤں رام پوروا کی ہے۔ پونم صدمے میں ہے، بولنے یا کھانے سے قاصر ہے۔ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو پونم کی والدہ بجلی دیوی نے اس واقعے کی پوری تفصیل بتائی۔ صرف گزشتہ 10-12 دنوں میں اس علاقے میں تیندوے کے حملوں میں تین بچے ہلاک ہو چکے ہیں۔ ایک دیہاتی بدری چوہان کا کہنا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اسکول بھیجنے سے ڈرتے ہیں۔ شام ہوتے ہی وہ اپنے گھروں کے اندر بند ہو جاتے ہیں، جو انہیں صحیح طرح سے کھیلنے سے روکتے ہیں۔ تیندوئے کا خوف اس قدر شدید ہے کہ بکریوں کو چارپائیوں کے نیچے باندھ کر رکھا جاتا ہے۔ کتے بھی غروب آفتاب سے پہلے گھر لوٹ جاتے ہیں۔ 60-70 گھرانوں والے دیہاتوں میں صرف 2-3 کتے رہ جاتے ہیں۔ باقی تیندوئے کی خوراک بن گئے ہیں۔ ہیرالال نے بتایا کہ جنگل میں تاروں کی باڑ لگی ہوئی تھی، لیکن ہاتھیوں نے اسے توڑ دیا۔ اگر باڑ اچھی حالت میں ہوتی تو اس سے راحت مل سکتی تھی۔ موتی پور کے بھگوان بتاتے ہیں کہ حال ہی میں ان کے گاؤں میں ایک تیندوے نے ایک بچے پر حملہ کیا۔ جب بچہ گرا تو آس پاس کے لوگوں نے شور مچایا۔ گاؤں والوں نے اس مسئلے کے کئی حل بھی بتائے۔ کاری کوٹ کے ایک کسان ابھے جیت نے مشورہ دیا کہ محکمہ جنگلات کم شمسی کرنٹ کے ساتھ مضبوط باڑ لگائے۔ میتھو کے رام اوتار نے مشورہ دیا کہ تیندوئے کے زیادہ تر حملے شام 6 بجے سے رات 8 بجے کے درمیان ہوتے ہیں۔ اگر غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک بجلی فراہم کی جائے تو واقعات کی تعداد میں نمایاں کمی واقع ہوسکتی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ خطرناک جانور روشنی والے علاقوں سے گریز کرتے ہیں۔ ٹگرا کے چنک کہتے ہیں کہ روشنی جانوروں کو ڈراتی ہے۔

قومی ترانہ بمقابلہ قومی گیت، قومی علامتوں کے خلاف حکومت کی نئی پیش قدمی

سیما چشتی

مودی حکومت قومی ترانے کو دوسرے درجے پر لانا چاہتی ہے۔ حکومت نے کہا ہے کہ اب اسے گانے سے پہلے ہمیشہ قومی گیت وندے ماترم، کو مکمل چھ بند کے ساتھ گانا ہوگا۔ آخر کیوں؟ فخر ہندوستان اور نوبیل انعام یافتہ رابندر ناتھ ٹیگور کی تخلیق 'جن گن من' سے آخر یہ کیسا خوف ہے کہ وزارت داخلہ کے ایک خفیہ آرڈر کے ذریعے 'ضابطوں' میں تبدیلی کرتے ہوئے اس کی اہمیت کو کم کیا جا رہا ہے؟ یہ دعویٰ کرنا کہ قومی گیت 'وندے ماترم' کا مرتبہ بڑھایا جا رہا ہے، دراصل قومی ترانے کو کمتر دکھانے کا ایک طریقہ ہے۔ 'وندے ماترم' کے ابتدائی دو بند انتہائی خوبصورت اور مترنم ہیں اور پہلے سے ہی صد گونہ احترام کے ساتھ گائے جاتے ہیں۔ دہائیوں سے چلی آ رہی روایت کے مطابق، جب پارلیامنٹ کا اجلاس ختم ہوا، تو اختتام کی علامت کے طور پر قومی ترانہ 'جن گن من' نہیں بلکہ قومی گیت کی دھن بجائی گئی۔

سال 2024 کے لوک سبھا انتخابات، جو ایک انتہائی بنیادی مسئلے یعنی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے آئین کے خلاف ہونے اور اسے تبدیل کرنے کی نیت کے خدشے پر لڑے گئے تھے، ان پر ازسرنو غور کرنے کی ضرورت ہے۔ متعدد ارکان پارلیامنٹ اور وزراء نے بھی '400 پار' کا نعرہ یہ کہتے ہوئے دیا تھا کہ وہ اس کی طاقت سے آئین میں ترمیم کو ممکن بنا سکیں۔ ارکان پارلیامنٹ، وزرائے اعلیٰ اور وزراء نے بی جے پی کی 400 سے زائد نشستیں جیتنے کی خواہش کا اظہار کیا تاکہ وہ ریزرویشن ختم کر سکیں؛ مدھیہ پردیش کے دھار میں تو خود نریندر مودی نے کہا تھا کہ 'مودی کو چار سو نشستیں اس لیے چاہیے کہ کانگریس ایودھیا کے رام مندر پر بابری تالا نہ لگا دے' یا جموں وکشمیر میں آرٹیکل 370 کو بحال کرنے کے اپنے مبینہ منصوبے میں کامیاب نہ ہو جائے۔ کیا اس بات میں کوئی شبہ ہونا چاہیے کہ آئین میں تبدیلی سے بھی آگے جا کر، بی جے پی ہندوستان کے خلاف اب ڈنکے کی چوٹ پر جس بڑی لڑائی کو لڑ رہی ہے، وہ اُن آئینی علامتوں کے خلاف ہے جو بے حد اہم ہیں، کیونکہ وہ اس بات کی علامت ہیں کہ یہ ملک کس کے لیے ہے اور یہ کس کا ہے یا یہ سب کا ہے۔

یہ خدشہ کہ بی جے پی واقعی آئین میں ترمیم کر دے گی، بڑی حد تک اس کی شکست کا سبب بنا، اگرچہ وہ کسی نہ کسی طرح جوڑ توڑ کر مخلوط حکومت بنانے میں کامیاب رہی۔ لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کے اکثریت سے پیچھے رہنے کے چند ہی دن بعد مہاراشٹر کے اس وقت کے وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے کہا تھا کہ '400 پار' کے نعرے کے بعد لوگوں کے ذہنوں میں آئین میں تبدیلی اور ریزرویشن ختم کیے جانے کے حوالے سے شدید خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔ بی جے پی نے 'نئی تعلیمی پالیسی 2020' کے تحت ہندی کو مسلط کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے، اور اس کے بعد قوانین کے نام کرن، ملک بھر میں جاری ہونے والی عوامی اطلاعات اور سائن بورڈ میں بھی ہندی ہی استعمال کی جا رہی ہے۔ لیکن قومی ترانے کا ہندی یا سنسکرت میں نہ ہونا ان کے لیے دشواری پیدا کرتا ہے، کیونکہ یہ بنگلہ میں ہے۔ یہ بات یقیناً بی جے پی کو پریشان کرتی ہوگی، خصوصی طور پر آج کے حالات میں، جب ملک سے 'دراندازوں' کو نکالنے والی بیان بازی اور 'غیر قانونی مہاجرین' سے ملک کو نجات دلانے کی اپیل کی جا رہی ہے، اور نشانے پر بنگالی بولنے والے ہی ہیں۔ ایسے میں قومی ترانے کو براہ راست ہٹانا مشکل ہو سکتا ہے، اس لیے ایک ایسے دوسرے نغمے (وندے ماترم) کو ترجیح دینا، جس کے تیسرے بند کے بعد کے حوالے ہندوستان کے 'مسلمانوں سے لڑنے' کی بات کرتے ہیں، ان کے لیے ایک آئیڈیل متبادل ہیں۔ گیت کے متنازعہ بندوں کو شامل کر کے قومی ترانے سے پہلے 'ہندو بمقابلہ مسلمان' کی دھن چھیڑنا فی الحال ان کے لیے ہر اعتبار سے مفید ہے۔ 'جن گن من' کی تخلیق ایک ایسے معروف 'انٹرنیشنلسٹ' نے کی تھی جو 1930 کی دہائی کے نازی ازم اور اطالوی فاشزم جیسے تنگ نظر اور متعصب یا اخراجی قوم پرستی سے اپنی واضح نفرت کا اظہار کر چکے تھے۔ انہی نظریات نے ہندوتوا کے حامیوں کو متاثر کیا تھا اور خود آر ایس ایس کے بانیوں- ایم ایس گولوالکر اور ہیڈگیوار کے لفظوں میں، یہ سنگھ کی تشکیل کے لیے گہری تحریک تھے۔ قومی ترانے کو اس کے بلند مقام سے ہٹانا سنگھ کو قومی تحریک سے وابستہ ایک اور زندہ اصول- ٹیگور کے فکر و فلسفے- کو مکمل طور پر برباد کرنے میں مدد دے گا۔ ٹیگور کا ایک اور نغمہ 'آمار سونار بانگلا' بنگلہ دیش کا قومی ترانہ ہے، اور یہ ہندوستان کو اپنے مشرقی پڑوسی کے ساتھ جوڑتا ہے۔ قومی ترانے کی اہمیت کم کرنا جنوبی ایشیا کے اس رشتے کو توڑنے کا بھی ذریعہ بن سکتا ہے۔ 'وندے ماترم' کو ترجیح دینا جنوبی ایشیائی تعلقات کو 'ہندوتوا کی طاقت' کے طور پر پیش کرنے کے مترادف ہے۔ کیا اس نوٹیفکیشن کے وقت کے پس پردہ یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی ہے؟ (اگرچہ وزارت داخلہ نے ابھی تک اس کی تصدیق نہیں کی ہے۔)

'وندے ماترم' کے تئیں احترام میں اضافے کا جو مہین پردہ ڈالا جا رہا ہے، وہ دراصل انتہائی کمزور ہے۔ اس کے پس پردہ بنیادی خیال اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنا اور یہ دکھانا ہے کہ ایک اقلیتی حکومت بھی ہندوستان کے تانے بانے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنا چاہتی ہے۔ تاریخی طور پر دیکھا جائے تو آر ایس ایس کم وبیش ہماری تمام قومی علامتوں کے ساتھ مضطرب رہا ہے۔ ناگپور واقع سنگھ کے ہیڈکوارٹر پر پہلی بار قومی پرچم 2002 میں پھہرایا گیا تھا۔ قومی ترانے کا کسی کے خلاف 'معاندانہ اور متعصب نہ ہونا' اور 'مشترکہ ومثبت قوم پرستی' کے جذبے سے سرشار ہونا، ہندوتوا کی تنگ نظری کے خلاف ہے۔ حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب 'وی دی پیپل آف انڈیا' میں ٹی ایم کرشنا نے ان تمام باتوں کو اجاگر کیا ہے کہ کیسے ہمارے ہر قومی نشان کی پیدائش اس قومی تحریک میں ہوئی تھی، جس میں آر ایس ایس کی کوئی شمولیت نہیں تھی۔ 'آر ایس ایس دو قومی نظریے' کو تسلیم کرتا تھا، جو مسلمانوں کے لیے پاکستان کا مطالبہ کرنے والی مسلم لیگ کا ہی عکس تھا- ہندوؤں کے لیے الگ قوم کا مطالبہ۔ یہ قومی نشان انہیں ان کے اپنے تاریک ماضی کی یاد دلاتے ہیں، اور ساتھ ہی اس 'مشترکہ ہندوستان' کی حقیقت بھی بیان کرتے ہیں، جسے آر ایس ایس مسترد کرتے ہوئے ختم کرنا چاہتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اب قومی ترانے کی توہین کی باری ہے، اور وہ بھی قومی گیت کے متروکہ بندوں کے تئیں 'زیادہ احترام' دکھانے کے بہانے۔ شاید یہی اس کے خلاف کھڑے ہونے کا سب سے مناسب وقت ہے۔ (بشکریہ دی وائر اردو)

آسام میں بسوا سرما کی بے شرمی

ڈاکٹر سلیم خان

آسام کے ریاستی انتخاب میں ہار اور پھر بدعنوانی کے معاملے میں جیل جانے کے خوف نے وزیر اعلیٰ ہیمنتا بسوا سرما کو پاگل کر دیا ہے اور مسلمانوں کے خلاف کچھ زیادہ ہی بھونکنے لگے ہیں۔ انہیں شکایت ہے کہ راہل گاندھی ملاقات کے دوران انہیں نظر انداز کر کے کتے کو بسکٹ کھلا رہے تھے۔ اپنے بیانات سے سرما نے راہل کو حق بجانب ثابت کر دیا۔ آسام میں 2026 کے اسمبلی انتخابات سے قبل ووٹر لسٹ کی خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) کی مشق پر وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا سرما نے دعویٰ کر دیا کہ اس عمل کے دوران 4 سے 5 لاکھ 'میاں' ووٹروں کے نام فہرست سے خارج کیے جائیں گے۔ اسے کہتے ہیں 'چور مچائے شور' یہ قابل فخر کار خیر نہیں بلکہ شرمناک حرکت ہے لیکن سرما کا معاملہ 'انتخابی ہار کے لیے کچھ بھی کرے گا' کا ہے۔ آسام کے سڑک چھاپ لوگ بنگلہ نژاد مسلمانوں کے لیے 'میاں' نامی متنازع اور توہین آمیز اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ انہیں کی دلجوئی کے لیے اوباش وزیر اعلیٰ وہ زبان استعمال کر رہا ہے۔ اس بے حیائی کا یہ جواز پیش کیا گیا کہ "مقامی آسامی عوام کے تحفظ" کے لیے انہوں نے خود اقلیتی 'میاں' ووٹروں کے خلاف کارروائی کی ہدایات دی ہیں۔

ہیمنتا بسوا سرما میں اگر دم ہوتا تو گزشتہ ایس آئی آر میں سے ہندوؤں کا نام نکال کر مسلمانوں کا نام رکھتے مگر وہاں تو ایک مقابلے تین بنگلہ دیشی ہندو نکل آئے۔ اس لیے اب نیا شوشا چھوڑ دیا گیا۔ سرما کے بقول زیادہ سے زیادہ بی جے پی کارکنان کو شکایات درج کرنے کی ہدایت کر کے آسامی برادری کو "زندہ اور چوکس" ثابت کیا گیا۔ سرما اور ان کی پارٹی کے کارکنان عوامی فلاح وبہبود کا ٹھوس کام کرنے کے بجائے نفرت کا جھنجھنا پکڑا کر عوام کا ووٹ جھٹکنا چاہتے ہیں۔ ان بیانات کے بعد کانگریس ودیگر جماعتوں نے بی جے پی پر سرکاری مشینری استعمال کر کے اقلیتی شہریوں کے ووٹنگ حقوق متاثر کرنے کا الزام عائد کیا اور متعدد ایف آئی آرز درج کرائیں۔ ہیمنتا بسوا سرما کی اس 'نفرت انگیز شر انگیزی' کے خلاف جمعیۃ علماء ہند نے سپریم کورٹ کے دروازے پر دستک دی مگر حکومت کے اشارے پر یوجی سی معاملے از خود نوٹس لینے والی عدالت عالیہ نے عرضی گزاروں کو متعلقہ ہائی کورٹ سے رجوع کر کے اپنا پلہ جھاڑ لیا۔ مولانا مدنی نے اس پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے انصاف پسند حلقوں کے لیے مایوس کن طرز عمل قرار دیا۔

مولانا کے مطابق دستور ہند کی دفعہ 32 جسے ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے آئین کا 'دل اور روح' قرار دیا تھا، شہریوں کو اپنے بنیادی حقوق کے تحفظ کی خاطر براہ راست سپریم کورٹ سے رجوع کا حق دیتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسے معاملات، جن کا تعلق نفرت انگیزی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور کسی طبقے کے جینے کے حق سے ہو، عدالت عظمیٰ سے مضبوط اور واضح قدم اٹھانے بلکہ از خود نوٹس لے کر کارروائی کرنے کی توقع کی جاتی ہے، لیکن افسوس کہ سرکار کے آگے دُم ہلانے والی عدلیہ نے پھر ایک بار اپنے فرض منصبی سے چشم پوشی کی۔ سپریم کورٹ نے امن عامہ کو برقرار رکھنے کی خاطر نفرت انگیز تقاریر کے خلاف لمبی چوڑی ہدایات تو دے رکھی ہیں لیکن جب ان پر عملدرآمد کروانے کا موقع آتا ہے تو اس کی نانی مرجاتی ہے۔ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) اور کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کے رہنما نے بھی ہیمنت بسوا سرما کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ سی پی ایم (مارکسسٹ) کی عرضی میں سرما کی کئی مواقع عوامی تقریروں اور بیانات کا حوالہ دیا گیا جو ریاست کے اندر اور باہر دیئے گئے اور جو پرنٹ، الیکٹرانک اور ڈیجیٹل میڈیا پلیٹ فارمز کی زینت بنتے رہے۔ درخواست میں کہا گیا کہ یہ بیانات نفرت انگیزی کے ساتھ اقلیتی برادری کی تذلیل کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں غلط اور توہین آمیز دقیانوسی تصورات پھیلا کر سماجی اور معاشی بائیکاٹ کو اکساتے ہیں اس کے لیے اقلیتوں کے خلاف تشدد اور بیگانگی کی فضا کو فروغ دیا جاتا ہے۔

سی پی ایم کے ایڈوکیٹ نظام پاشا نے جب چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ کے سامنے اس حوالے سے جلد سماعت کی درخواست کرتے ہوئے ویڈیو کا بھی حوالہ دیا تو چیف جسٹس نے بولے مسئلہ یہ ہے کہ جیسے جیسے انتخابات قریب آتے ہیں الیکشن کا ایک حصہ سپریم کورٹ کے اندر لڑا جاتا ہے۔ یہ بات درست ہے اور الیکشن کمیشن کی مانند عدالت بھی اس انتخابی مہم میں سرکار کے شانہ بشانہ کھڑی نظر آتی ہے۔ وزیر اعلیٰ کے ذریعہ نفرت انگیزی کے معاملے کو سپریم کورٹ کا انتخابی سیاست سے جوڑ کر کمزور نوعیت کا معاملہ بتانا عدالتی نظام کا حکومت کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مولانا محمود مدنی کی شکایت بجا معلوم ہوتی ہے۔ وزیر اعلیٰ کے مفاد کو انصاف پر ترجیح دینا نہ صرف مایوسی کو فروغ دیتا ہے بلکہ عدالت کے عوامی احترام اور اس کی ساکھ پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ مولانا مدنی نے یہ وضاحت کی کہ جمعیۃ علماء ہند عدلیہ کے ادارہ جاتی احترام پر یقین رکھتی ہے، لیکن ساتھ ہی یہ بھی سمجھتی ہے کہ نفرت انگیز تقاریر اور فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی کے معاملات میں غیر معمولی سنجیدگی، غیر جانبداری اور تیز رفتار انصاف ناگزیر ہے۔ ریاست کے وزیر اعلیٰ کا معاملہ ہو تو اسے براہ راست سپریم کورٹ میں سنا جانا چاہیے، تاکہ ملک کے وقار اور آئینی بالادستی کو چیلنج کرنے والوں کو واضح پیغام مل سکے لیکن جس عدلیہ کو خود اپنی عزت کا خیال نہ ہو اس سے یہ توقع کرنا بائی نہیں ہے۔

جمعیۃ علماء ہند نے ہائی کورٹ سے رجوع کر کے گی امن وانصاف پر یقین رکھنے والی اکثریت کو مایوسی سے بچانے اور ملک میں انصاف ومساوات کا نظام مضبوط اور مستحکم رکھنے کے عزم کا اظہار تو کیا ہے مگر عدالت عالیہ کو اوپر سے اشارہ مل چکا ہے کہ ٹال مٹول کر کے وزیر اعلیٰ کو نفرت کی تپش میں سیاسی روٹیاں سینکنے کا موقع دیا جائے۔ عدالت سے براہِ راست رجوع کرنے کے بجائے آسام سول سوسائٹی کے صدر حافظ رشید احمد چودھری، ایگزیکیٹو صدر پروفیسر عبدالمنان اور ایگزیکیٹو ممبر عبدالرحیم سکدار نے گوہاٹی کے لتاسل پولیس اسٹیشن میں وزیر اعلیٰ کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی اور افسر انچارج نے شکایت قبول بھی کر لی۔ شکایت کے ساتھ 18 صفحات پر مشتمل حلف نامہ، اخباری مضامین اور ایک پین ڈرائیو منسلک کی گئی ہے جس میں متنازع ویڈیو کلپس شامل ہیں۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ 24 اور 29 جنوری کے درمیان وزیر اعلیٰ سرما نے میڈیا کے سامنے بنگالی مسلمانوں کے خلاف جان بوجھ کر فرقہ وارانہ اور اشتعال انگیز تبصرہ کر کے ایک مخصوص کمیونٹی کے خلاف نفرت اور عداوت پھیلانے کے ارادے سے "میاں" کی اصطلاح استعمال کی۔ اس کے علاوہ ریاست کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کے خلاف وزیر اعلیٰ کی نفرت انگیز تقریر سے بھڑکنے والے دھمکی اور تشدد کے واقعات پہلے ہی پیش آ چکے ہیں۔ شکایت کنندہ کے مطابق وزیر اعلیٰ نے عوامی امن اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو درہم برہم کر کے تعزیرات ہند کی دفعہ 192، 196، 197، 299، 302 اور 353 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

نفرت کی اس آگ میں تیل ڈالنے کے لیے 7 فروری 2026 کو بی جے پی آسام کے آفیشل X (ٹوئٹر) ہینڈل سے ایک ویڈیو پوسٹ کیا گیا۔ اس میں وزیر اعلیٰ کو دو مسلم نظر آنے والے مردوں پر بندوق کا نشانہ سادھتے ہوئے ان پر ایک اور گولی چلاتے دکھایا گیا۔ ویڈیو میں کچھ مقامات پر "پوائنٹ بلینک شاٹ" اور "کوئی رحم نہیں" جیسے الفاظ بھی شامل تھے۔ عوام وخواص کا سخت ردعمل اور احتجاج سامنے آیا تو بی جے پی والے ڈر گئے اور ریاستی یونٹ کے آفیشل ہینڈل سے اسے ہٹا دیا گیا مگر اس وقت تک یہ مواد کئی دوسرے اکاؤنٹس اور پلیٹ فارمز پر پھیل چکا تھا۔ ویڈیو اپ لوڈ کرنے کے معاملے میں بی جے پی سوشل میڈیا ٹیم کے ایک معاون کنوینز رون وکاش گورو کو عہدے سے ہٹا کر یہ صفائی دی گئی کہ یہ ویڈیو مناسب جانچ پڑتال اور اجازت کے بغیر اپ لوڈ کی گئی تھی۔ یہ کہا گیا کہ ایسے حساس نوعیت کے معاملات میں سوشل میڈیا انچارج، پارٹی صدر یا اگر معاملہ وزیر اعلیٰ سے متعلق ہو تو ان کے دفتر کی اجازت ضروری تھی۔

ریاستی کانگریس صدر گورو گوگوئی نے وزیر اعلیٰ پر مسلمانوں کے خلاف "نسل کشی پر اکسانے" کا الزام عائد کرتے ہوئے پولیس سے از خود نوٹس لینے کا مطالبہ کیا تھا۔ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے صدر اسدالدین اویسی نے بھی حیدرآباد پولیس میں شکایت درج کرا کے وزیر اعلیٰ کے خلاف فوجداری کارروائی کا مطالبہ کیا مگر ان الزامات پر ردعمل دیتے ہوئے سرما نے کہا تھا کہ "اگر میرے خلاف کوئی مقدمہ درج ہوا ہے تو مجھے گرفتار کر لیا جائے، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں جیل جانے کے لیے تیار ہوں۔ میں بنگلہ دیشی دراندازوں کے خلاف تھا اور ہمیشہ رہوں گا۔" اس کو کہتے ہیں چوری اور اوپر سے سینہ زوری لیکن اب ان کے پاپ کا گھڑا بھر چکا ہے اور بعید نہیں کہ الیکشن کے بعد بیچ چوراہے پر پھوٹ جائے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایسے ظالموں کو مشیت الٰہی ایک حد تک چھوٹ دینے کے بعد بالآخر انہیں ذلیل ورسوا کر دیتی ہے۔ اس کی تازہ ترین مثال شیخ حسینہ کا عبرتناک انجام ہے۔

☆☆☆

آسام میں حد بندی کے بعد پہلا اسمبلی انتخاب

دیپرا سرما بروا

آسام میں اس بار کا اسمبلی انتخاب 2023 میں ہونے والی متنازعہ حد بندی (Delimitation) کے بعد پہلا اسمبلی انتخاب ہوگا۔ حد بندی کے بعد 126 میں سے تقریباً 40 حلقے متاثر ہوئے ہیں، جس سے کافی ابہام پیدا ہوا ہے۔ اگرچہ حلقوں کی مجموعی تعداد وہی ہے، لیکن کئی کے نام بدل گئے ہیں۔ حدود تبدیل ہو چکی ہیں اور بعض صورتوں میں 2 الگ الگ حلقوں کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ مثلاً باجو کا نیا نام سوالکوچی، اور بھبنی پور کا سور بھاگ ہو گیا۔

اس کے باعث گوہاٹی کے بہت سے ووٹرس کو بھی یہ اندازہ نہیں کہ وہ کس حلقے میں شامل ہیں۔ یہ ابہام سیاسی پارٹیوں کے اندر بھی پایا جاتا ہے۔ ریاست میں ووٹر لسٹ کی خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) کے بعد 10 فروری 2026 کو الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری حتمی فہرست کی جانچ پڑتال جاری ہے۔ سیاسی پارٹیوں کے سامنے مزید ایک چیلنج یہ ہے کہ حلقوں کی بدلی ہوئی نوعیت اور آبادیاتی ساخت کو مدنظر رکھتے ہوئے موزوں امیدوار تلاش کیے جائیں۔

2022 میں جموں وکشمیر میں بھی اسی نوعیت کی حد بندی کی گئی تھی تاکہ مخصوص نتائج حاصل کیے جا سکیں۔ جموں وکشمیر میں 6 نئے حلقے شامل کیے گئے، جبکہ آسام میں اسمبلی نشستوں کی تعداد برقرار رکھی گئی۔ تاہم آسام کابینہ نے 4 اضلاع کو دوبارہ ان کے پرانے اضلاع میں ضم کر دیا، جس سے اضلاع کی تعداد 35 سے کم ہو کر 31 رہ گئی۔ اس انضمام کے نتیجے میں کئی مسلم اکثریتی حلقے جنوبی سلمارا، بارپیٹا (2 نشستیں)، درانگ، نوگاؤں، سبھاگر، ہیلاکانڈی اور کریم گنج بی ختم ہو گئے، جبکہ ہندو اور قبائل اکثریتی نشستوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ جموں وکشمیر کی طرح آسام میں بھی حد بندی کے بعد مختلف آبادی والے حلقے ایک دوسرے سے متصل بنا دیے گئے۔ مختلف حد بندی کمیشنوں نے اقلیتوں کو مزید حاشیے پر ڈالنے کے لیے بڑی اور چھوٹی آبادی والے حلقے ساتھ ساتھ بنانے میں جھجک نہیں دکھائی۔

حد بندی سے پہلے 126 میں سے 30 حلقوں میں مسلم ووٹروں کا غلبہ تھا، جبکہ مزید 10 حلقوں میں وہ نتائج پر اثر انداز ہو سکتے تھے۔ حد بندی کے بعد ایسے حلقوں کی تعداد نصف رہ جانے کا اندازہ ہے (دلچسپ بات یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کا کہنا ہے کہ آئندہ 15-10 برسوں میں ریاست میں ہندو اقلیت بن جائیں گے)۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق ریاست کی آبادی میں مسلمانوں کا تناسب 34 فیصد تھا اور موجودہ اسمبلی میں مسلم اراکین کی تعداد 31 ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ ان کی تعداد کم ہو کر مجموعی اراکین کا چھٹا حصہ رہ جائے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ گزشتہ انتخابات میں بی جے پی کی قیادت والے اتحاد کو 75 نشستیں جبکہ کانگریس کی قیادت والے اتحاد کو 50 نشستیں ملی تھیں۔ کانٹے کے مقابلے میں ہر نشست اہمیت رکھتی ہے۔ اسی تناظر میں بی جے پی نے حد بندی اور خصوصی نظر ثانی، دونوں کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کیا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ریاست میں یہ دونوں معاملات کوئی بڑا سیاسی مسئلہ نہیں بن سکے۔ اپوزیشن نے حد بندی اور ایس آر کو 'طے شدہ حقیقت' سمجھ کر شاید ایک موقع گنوا دیا۔

> آسام میں حد بندی سے قبل 126 میں سے 30 انتخابی حلقوں میں مسلم ووٹرس کا دبدبہ تھا۔ حد بندی کے بعد ایسے انتخابی حلقوں کی تعداد نصف ہو جانے کا اندازہ ہے۔

اگرچہ انتخابی تاریخوں کے اعلان سے پہلے دونوں اتحاد غیر مستحکم دکھائی دیتے ہیں۔ علاقائی پارٹی 'رائجور دل' کی جانب سے جنوری تک نشستوں کی تقسیم طے کرنے کے الٹی میٹم کے باوجود کانگریس سے مذاکرات فروری تک جاری رہے۔ کانگریس اور لورین جیوتی گگوئی کی 'آسام جاتیو پریشد' کے درمیان بھی بات چیت جاری ہے۔ اس دوران کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا نے 7 امیدواروں کا اعلان کر دیا، جو اتحاد میں دراڑ کی علامت ہے۔ اپوزیشن کے لیے مثبت پہلو یہ ہے کہ حکمراں این ڈی اے کو بھی اندرونی مشکلات درپیش ہیں۔ بی جے پی کے اندر بڑھتی کشمکش اور ہیمنت بسوا سرما مخالف گروپ کی سرگرمیوں کے علاوہ اتحادی پارٹیاں آسام گن پریشد (اے جی پی) اور بوڈولینڈ پیپلز فرنٹ (بی پی ایف) زیادہ نشستوں کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ بی پی ایف اور پرمود بورو کی قیادت والی 'یونائیٹڈ پیپلز پارٹی لبرل' (یو پی پی ایل) کے درمیان تناؤ نے نشستوں کی تقسیم مزید پیچیدہ بنا دی ہے۔ اے جی پی کو بی جے پی نچلے آسام کی مسلم اکثریتی نشستوں پر انتخاب لڑنے کے لیے کہہ رہی ہے۔ امکان ہے کہ انتخابات کے اعلان تک یہ معاملہ حل نہ ہو سکے۔

اسی تقسیم شدہ ماحول میں آسام بی جے پی کے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل سے ایک اینیمیشن شیئر کی گئی جس میں وزیر اعلیٰ کو کاؤبوائے کے روپ میں دکھایا گیا تھا، جو ایک داڑھی والے شخص پر قریب سے گولی چلا رہے تھے۔ کیپشن تھا 'غیر ملکیوں سے پاک آسام' اور 'کوئی رحم نہیں'۔ اس پر شدید ردعمل آیا اور پارٹی کو ویڈیو ہٹانی پڑی۔ بسوا سرما نے اس سے لاتعلقی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ نہ انہوں نے یہ ویڈیو بنائی اور نہ شیئر کی۔ تاہم انہوں نے زور دیا کہ بنگلہ دیش سے دراندازوں کو نشانہ بنانا ان کا فرض ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ جب وہ 'میاں مسلمان' کہتے ہیں تو ان کی مراد بنگلہ دیشی بنگلہ بولنے والے مسلمان ہوتے ہیں، نہ کہ آسامیہ مسلمان۔ اب تک ان پر نفرت انگیز تقاریر کے الزامات کا قانونی اثر نہیں پڑا تھا، لیکن 40 سے زائد سرکردہ شہریوں نے گوہاٹی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے عدالتی مداخلت کی اپیل کی۔ معروف دانشوروں (جن میں ہیرین گوہین، مصنف اور سابق ڈی جی پی ہری کرشن ڈیکا، سابق آرچ بشپ تھامس مینمپر مپل، راجیہ سبھا رکن اجیت کمار بھویان اور 'نارتھ ایسٹ ناؤ' کے ایڈیٹر ان چیف پریش مالاکار شامل ہیں) نے اس خط پر دستخط کیے، جس میں شاعروں، ادیبوں، سابق آئی اے ایس افسران، سائنسدانوں اور ماہرین تعلیم کی حمایت بھی شامل تھی۔ خط میں وزیر اعلیٰ کے ان بیانات کی نشاندہی کی گئی جن میں انہوں نے لوگوں سے کہا تھا کہ وہ یقینی بنائیں کہ 'میاؤں کو تکلیف ہو'، اور حکام کو بھی اس کے لیے اوور ٹائم کام کرنے کا کہا تھا۔ دستخط کنندگان کا کہنا تھا کہ ایسے بیانات کسی آئینی منصب پر فائز شخص کو زیب نہیں دیتے۔ خط میں یہ بھی کہا گیا کہ وزیر اعلیٰ نے بی جے پی کارکنوں کو ووٹر لسٹ میں 'میاؤں' کے خلاف اعتراضات داخل کرنے کی ہدایت دے کر خصوصی نظر ثانی کے نیم عدالتی عمل میں مداخلت کی کوشش کی۔ مزید برآں، ان کے اس بیان کا حوالہ دیا گیا کہ اگر کوئی رکشہ چلانے والا 'میاں' ہے اور کرایہ 5 روپے بنتا ہے تو لوگوں کو صرف 4 روپے دینے چاہئیں۔ اسے ایک برادری کے خلاف جسمانی نقصان، معاشی امتیاز اور سماجی تذلیل کی براہ راست ترغیب قرار دیا گیا۔

کئی برسوں سے ہیمنت بسوا سرما 'میاں مسلمانوں' کو مختلف مسائل، حتیٰ کہ سبزیوں کی بڑھتی قیمتوں تک کا ذمہ دار ٹھہراتے رہے ہیں۔ 2023 میں انہوں نے کہا تھا کہ دیہات میں قیمتیں کم ہیں، لیکن یہاں (مسلم فروش) مقامی آسامی لوگوں کو زیادہ قیمت پر سبزیاں فروخت کرتے ہیں۔ میڈیا نے ان بیانات کو نمایاں طور پر نشر کیا۔ کیا اس بار وہ حد سے آگے بڑھ گئے ہیں؟ کیا اقلیتوں کے خلاف بیانیہ اب مؤثر نہیں رہا؟ ہیمنت بسوا سرما کی جانب سے رکن پارلیمنٹ اور ریاستی کانگریس صدر گورو گگوئی کو 'پاکستانی ایجنٹ' قرار دینے کا وہ اثر نہیں ہوا جس کی توقع کی گئی تھی۔ آسام پولیس کی ایس آئی ٹی کی 2 گھنٹے طویل پریس کانفرنس سے 2 باتیں سامنے آئیں... گگوئی کی برطانوی اہلیہ نے ایک سال تک ایک پاکستانی این جی او کے لیے کام کیا تھا، اور گگوئی 2013 میں (رکن پارلیمنٹ بننے سے پہلے) پاکستان گئے تھے۔ بار بار لگائے جانے والے ان الزامات کا اثر مدھم پڑ چکا ہے۔ گگوئی نے سوال اٹھایا کہ اگر وہ واقعی قومی سلامتی کے لیے خطرہ تھے تو ایس آئی ٹی نے ان سے کبھی پوچھ گچھ کیوں نہیں کی؟

رائجور دل کے سربراہ اکھل گگوئی نے کہا کہ "وزیر اعلیٰ نے فیس بک پوسٹس اور نظموں پر لوگوں کو گرفتار کروایا ہے، لیکن وہ ایک ایسے لیڈر کو گرفتار نہیں کر پا رہے جس پر وہ سلامتی کے لیے خطرہ ہونے کا الزام لگا رہے ہیں!"

☆☆☆

بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کا عروج اور ہندوستان پر اس کے اثرات

اسد مرزا

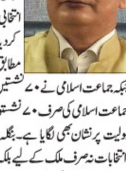

بنگلہ دیش سے متوقع انتخابی نتائج آ چکے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے 297 حلقوں کے انتخابی نتائج کا اعلان کردیا ہے، جس کے مطابق بی این پی نے ۲۰۹ جبکہ جماعت اسلامی نے ۷۰ نشستیں حاصل کی ہیں۔ تاہم جماعت اسلامی کی صرف ۷۰ نشستوں پر فتح نے اس کی مقبولیت پر نشان بھی لگایا ہے۔ بنگلہ دیش میں ہونے والے انتخابات نہ صرف ملک کے لیے بلکہ پورے خطے کے لیے اہم تھے۔ اس کے مرکز میں جماعت اسلامی (جے آئی) کی متوقع کارکردگی تھی۔ اسلام پسند جماعت نے 2024 میں سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کو معزول کرنے والی بغاوت کے دوران مظاہرین کے مطالبات سے ہم آہنگ ہونے کے بعد اہمیت حاصل کی تھی۔ شیخ حسینہ کی عوامی لیگ پارٹی، جس نے 15 سال حکومت کی تھی، اس پر ان مظاہروں کے بعد ملک کی سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے اور ۲۰۲۶ میں ہونے والے انتخابات پر پابندی لگادی گئی تھی۔

جماعت اسلامی نے انتخابات میں اتحاد کی قیادت کی جس میں نیشنل سٹیزن پارٹی (این سی پی) بھی شامل ہے، جسے نوجوان کارکنوں نے تشکیل دیا تھا اور حسینہ حکومت کو گرانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ شکست کے باوجود، جماعت اسلامی نے اپنی اب تک کی سب سے زیادہ 70 نشستیں حاصل کیں، اور خود کو ایسے مقام پر لایا جسے تجزیہ کار ایک "بہت مضبوط اپوزیشن" کے طور پر بیان کرتے ہیں جو مستقبل کی پارلیمانی بحث کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ تاریخی طور پر، جماعت کو پاکستان کا حامی دیکھا گیا ہے، اس کے کئی رہنماؤں کو 1971 کے جنگی جرائم کے لیے بین الاقوامی جرائم کے ٹریبونل کی طرف سے مقدمہ چلانے کے بعد پھانسی بھی دی جا چکی ہے۔

ساتھ ہی اس سے قبل بھی، بی این پی اور جے آئی حکومتی اتحاد کے شراکت دار رہ چکے ہیں، مثلاً 2001 سے 2006 تک بی این پی کی خالدہ ضیا کی حکومت میں وہ شامل رہ چکی ہے۔ جماعت کو 2014 میں ہونے والے انتخابات میں شامل ہونے سے روک دیا گیا تھا اور یکم اگست 2024 کو حسینہ حکومت کی طرف سے اس پر مکمل پابندی عائد کردی گئی تھی، کیونکہ وہ اپنی بقا کی جنگ لڑ رہی تھی۔

ہندوستان کے لیے تشویش کی وجہ

ہندوستان، جس کے بنگلہ دیش اور اس کے عوام کے ساتھ تاریخی تعلقات رہے ہیں، اس لئے ہندوستانی حکومت آئندہ مستقبل میں بی این پی۔ جے آئی حکومت کے ساتھ بھی باہمی تعلقات قائم رکھے گی، تاہم جماعت کی جیت نئی دہلی کے لیے بہت مختلف مسائل کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتی ہے۔

تاہم بنگلہ دیش میں ایک نئی سیاسی حقیقت پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ حسینہ حکومت کے آخری مرحلے میں، خاص طور پر 2021 کے بعد، ہندوستان مخالف جذبات اور پاکستان کے حامی عناصر میں اضافہ دیکھا گیا۔ مزید یہ کہ یونس کی زیر قیادت نگراں سیٹ اپ میں بنیاد پرستوں اور اسلام پسند انتہا پسندوں کو کھلی چھٹی دی گئی ہے۔ بی این پی۔ جماعت کی پچھلی حکومت (2001-2006) ہندوستان کے لیے ایک ڈراؤنا خواب تھا۔ ہندوستان مخالف دہشت گرد اور جہادی عناصر نے ہندوستان مخالف سرگرمیوں کے لیے بنگلہ دیشی سرزمین استعمال کی۔

جماعت اسلامی کی تاریخ

جماعت اسلامی، جسے غلطی سے دیوبندی اسلامی جماعت کے طور پر بیان کیا جارہا ہے، اس کا تعلق کسی بھی طرح سے ہندوستان کے دارالعلوم دیوبند، ہندوستان سے نہیں ہے اور اس لیے اسے دیوبندی تنظیم قرار نہیں دیا جاسکتا۔

درحقیقت، بنگلہ دیش کی جماعت اسلامی پاکستان کی جماعت اسلامی سے اپنی اصل اور فلسفیانہ جھکاؤ کی مرہون منت ہے، جس کی بنیاد مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے رکھی تھی۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی (25 ستمبر 1903 - 22 ستمبر 1979) ایک ممتاز اسلامی اسکالر، ماہر الہیات، سیاسی فلسفی، اور برطانوی ہندوستان کے سیاست دان تھے، جو بعد میں پاکستان میں مقیم ہوگئے تھے۔ انہوں نے 1941 میں جماعت اسلامی کی بنیاد رکھی، جس نے شریعت کے تحت چلنے والی اسلامی ریاست کو فروغ دینے کی کوشش کی۔

مولانا مودودی نے حیدر آباد کے مختلف اسلامی اداروں میں اسلامی الہیات کا مطالعہ کیا اور جدید فلسفہ اور مغربی افکار کے ساتھ گہرا تعلق قائم کیا، جس نے جدیدیت پر ان کی تنقید کو شکل دی۔ انھوں نے اپنی سیاسی سرگرمیوں اور تحریروں کی وجہ سے مختلف حکومتوں کے تحت برسوں جیل میں گزارے، جن میں احمدیہ کمیونٹی پر تنقید کرنے پر سزائے موت (بعد میں تبدیل) بھی شامل ہے۔ مولانا مودودی نے جنوبی ایشیا میں سیاسی اسلام کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے تقسیم ہند کی مخالفت کی لیکن بعد میں پاکستان کو اسلامی ریاست بنانے پر توجہ دی۔ ایک حقیقی اسلامی ریاست کے قیام کے بارے میں ان کے نظریات نے پاکستان اور بنگلہ دیش میں ان کے پیروکاروں میں کچھ مقام حاصل کیا۔ جب کہ جماعت اسلامی پاکستان اور جماعت اسلامی بنگلہ دیش ایک بنیادی نظریہ اور تاریخی نسب کا اشتراک بھی ہوتا ہے، وہ اپنے سیاسی انضمام، ریاستی تعلقات اور تشدد کے ساتھ اپنے سیاسی نظریہ میں نمایاں طور پر مختلف ہیں۔ پاکستان میں جماعت اسلامی ایک مسلم اکثریتی ریاست میں مرکزی دھارے کے سیاسی کھلاڑی کے طور پر کام کرتی ہے، جب کہ بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کو جنگ کے وقت کے تعاون اور انتہا پسندی سے مبینہ روابط کی وجہ سے پسماندہ، کالعدم اور دہشت گرد تنظیم قرار دیا گیا ہے۔ ان کے راستے پاکستان اور بنگلہ دیش کے مختلف سیاسی اور تاریخی سفر کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس کے برعکس، جماعت اسلامی- ہندوستان، تعلیم یافتہ مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت ہے، اور ان نظریات کی وکالت نہیں کرتی ہے۔ لیکن وہ مولانا مودودی کی مذہبی تعلیمات کی پیروی اور تائید کرتی ہے، لیکن یہ ان کے زیادہ تر سیاسی فلسفے کو نہیں مانتی۔ یہ ہندوستانی ہم آہنگی اقدار اور ثقافتی اخلاقیات کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔ اس طرح، یہ سمجھداری ہوگی کہ ہندوستانی جماعت اسلامی کو بنگلہ دیش کی جماعت اسلامی کے ساتھ نہ ملایا جائے۔

ہندوستان پر جے آئی کی جیت کے اثرات

جماعت اسلامی کے ساتھ، جو کہ 17 فروری کو بنگلہ دیش میں اقتدار سنبھالنے والی نئی حکومت کا ایک بڑا شراکت دار ہے، ہندوستان کو اپنے پڑوسی ملک کی ملکی، خارجہ اور دفاعی پالیسیوں سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان کو حکمراں بی این پی کے اعتدال پسند عناصر اور اس کے رہنما طارق رحمان کے ساتھ مل کر اس خطرے کا عملی طور پر مقابلہ کرنے کی ضرورت ہوگی، جنہوں نے ڈھاکہ میں وزیر اعظم مودی کو اپنی حلف برداری کی تقریب میں مدعو کر کے ہندوستان کے ساتھ فعال طور پر شراکت دار بننے کا مثبت اشارہ دیا ہے۔ ☆

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ساقی میں تیرے صدقے مَے دے رَمضاں آیا!

(حافظ) افتخار احمد قادری

دنیا کی گردشِ ایام میں کچھ ساعتیں ایسی آتی ہیں جو صرف وقت کا حصہ نہیں ہوتیں بلکہ آسمانی عنایات کا عنوان اور ربانی نوازشات کا مظہر ہوتی ہیں۔ اسلامی سال کے بارہ مہینوں میں رمضان المبارک وہ مہینہ ہے جسے خالق کائنات نے اپنی خصوصی نسبت عطا فرمائی، نزولِ قرآن کی سعادت بخشی، مغفرت و رحمت اور نجات کا پیامبر بنایا۔ جیسے ہی شعبان المعظم کی آخری گھڑیاں سمٹتی ہیں اور رمضان المبارک کی آمد کی نوید سنائی دیتی ہے تو اہلِ ایمان کے دلوں میں ایک نورانی کیفیت جاگزیں ہوجاتی ہے۔ مساجد کے مینار منتظر دکھائی دیتے ہیں، گھروں میں سحری کی تیاریوں کا اہتمام شروع ہوجاتا ہے اور فضا میں ایک روحانی سرشاری محسوس ہونے لگتی ہے۔ یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب ایک عاشقِ صادق کی زبان سے بے ساختہ یہ صدا بلند ہوتی ہے: "ساقی میں تیرے صدقے مے دے رمضان آیا" یہ مصرع امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمہ کی والہانہ فکر کا مظہر ہے۔ اس شعر میں بھی بظاہر صوفیانہ انداز ہے مگر اس کے باطن میں بندہ مومن کی وہ تڑپ پوشیدہ ہے جو رمضان المبارک کی آمد پر اپنے رب سے مزید قرب، رحمت اور مزید نور کی طلبگار رہتی ہے۔ "ساقی" یہاں اس ذاتِ کریم کی طرف اشارہ ہے جو بندوں کو اپنے فضل و کرم سے نوازتی ہے، خطاؤں کو معاف کرتی ہے، تشنگانِ معرفت کو سیراب کرتی ہے۔ "مے" سے مراد وہ روحانی سرشاری ہے جو عبادت کی لذت، تلاوت کی حلاوت، ذکر کی مٹھاس اور دعا کی قبولیت سے پیدا ہوتی ہے۔ جب رمضان المبارک آتا ہے تو گویا رب کریم خود اپنے بندوں کو دعوت دیتا ہے کہ آؤ میں تمہیں رحمت کا جام پلاؤں، مغفرت کی شراب عطا کروں اور تقویٰ کی مے سے تمہارے دلوں کو سرشار کردوں۔

رمضان المبارک دراصل روح کی پیاس بجھانے کا مہینہ ہے۔ سال بھر کی غفلتیں، لغزشیں اور دنیاوی مشاغل انسان کے باطن پر گرد جما دیتے ہیں۔ دل کی زمین سخت ہو جاتی ہے اور آنکھوں کی نمی کم پڑ جاتی ہے۔ مگر جونہی رمضان المبارک کی ساعتیں وارد ہوتی ہیں تو گویا رحمت کی بارش برسنے لگتی ہے۔ روزہ انسان کے اندر تقویٰ کی شمع روشن کرتا ہے۔ سحری کی بیداری اسے نظم وضبط سکھاتی ہے، افطار کی گھڑی اسے شکرگزاری کا سبق دیتی ہے اور تراویح کی محفل اسے قرآن کے نور سے منور کردیتی ہے۔ یہی وہ مے ہے جس کی التجا عاشق اپنے ساقی سے کرتا ہے۔ یہ مہینہ قرآن مجید کا مہینہ ہے۔ اسی مقدس مہینے میں کلامِ الٰہی نازل ہوا جو قیامت تک کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ رمضان المبارک میں جب مساجد میں قرآن مجید کی تلاوت گونجتی ہے، حفاظِ کرام آیاتِ ربانی سناتے ہیں اور سامعین خشوع و خضوع سے سنتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ آسمان سے نور برس رہا ہے۔ بندہ جب سجدے میں گرتا ہے، جب آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں اور دل گناہوں پر نادم ہوتا ہے تو یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب اسے روحانی سرشاری عطا کی جاتی ہے۔ رمضان المبارک صرف بھوک اور پیاس کا نام نہیں بلکہ ایک جامع تربیتی نظام ہے۔ یہ انسان کو صبر، تحمل اور برداشت کی مشق کراتا ہے۔ وہ اپنی زبان کو لغو باتوں سے روکتا ہے، اپنی نگاہ کو حرام سے بچاتا ہے اور اپنے دل کو حسد و کینہ سے پاک کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ گویا یہ مہینہ باطن کی صفائی اور کردار کی تعمیر کا عملی کورس ہے۔ یہی وہ کیفیت ہے جو انسان کو رب العالمین کے قریب لے جاتی ہے اور اس کی زندگی میں حقیقی انقلاب برپا کرتی ہے۔

رمضان المبارک کا ایک پہلو سماجی ہمدردی بھی ہے۔ جب انسان بھوک اور پیاس کی شدت محسوس کرتا ہے تو اسے غریبوں کی حالت کا احساس ہوتا ہے۔ زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعے معاشرے میں توازن پیدا ہوتا ہے اور اخوت و مساوات کو فروغ ملتا ہے۔ افطار کی محفلیں محض دسترخوان نہیں ہوتیں بلکہ دلوں کو جوڑنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اس طرح رمضان المبارک فرد اور معاشرہ دونوں کی اصلاح کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

آج کے مادی دور میں جہاں انسان اپنی خواہشات کا اسیر بن چکا ہے، رمضان اسے یاد دلاتا ہے کہ اصل کامیابی نفس کی غلامی میں نہیں بلکہ اس کی تربیت میں ہے۔ یہ مہینہ ہمیں بتاتا ہے کہ دنیا کی چمک دمک عارضی ہے اور دائمی کامیابی رب العالمین کی رضا میں مضمر ہے۔ اگر بندہ اس مہینے میں سچے دل سے توبہ کرلے، اپنے اعمال کا محاسبہ کر لے اور آئندہ کے لیے نیک عزم باندھ لے تو اس کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ ساقی میں تیرے صدقے مے دے رمضان آیا دراصل بندگی کا اعلان اور احتیاج کا اقرار ہے۔ یہ اس حقیقت کی یاددہانی ہے کہ بندہ اپنے رب کے فضل کا محتاج ہے۔ وہ جانتا ہے کہ رحمت کا دروازہ کھلا ہے، مغفرت کی ہوائیں چل رہی ہیں اور نجات کی راہیں روشن ہیں۔ اسے صرف اخلاص کے ساتھ ہاتھ بڑھانے کی دیر ہے۔ رمضان المبارک کی ساعتیں نہایت قیمتی ہیں۔ یہ مہینہ آتا ہے اپنے نور سے دلوں کو منور کرتا ہے اور پھر رخصت ہوجاتا ہے۔ خوش نصیب وہ ہیں جو اس کے لمحات کو غنیمت جان لیتے ہیں، اس کی راتوں کو قیام سے اور دنوں کو روزے سے آباد کرتے ہیں، جو اپنے رب سے لو لگاتے ہیں اور اپنی زندگی کو بدلنے کا عزم کرتے ہیں۔ الغرض رمضان المبارک صرف ایک مہینہ نہیں بلکہ زندگی کا رخ موڑ دینے والا موسمِ بہار ہے۔ یہ وہ ساعتِ سعادت ہے جس میں بندہ مومن کو اپنے باطن میں جھانکنے، اعمال کا محاسبہ کرنے اور اپنے رب کریم سے تعلق کو از سرِ نو استوار کرنے کا سنہری موقع عطا کیا جاتا ہے۔ سوال یہ نہیں کہ رمضان آیا یا نہیں، سوال یہ ہے کہ ہم رمضان المبارک میں آئے یا نہیں۔ چاند تو ہر سال طلوع ہوتا ہے، مساجد میں رونقیں بھی بڑھتی ہیں، تلاوت کی صدائیں بھی گونجتی ہیں، مگر اصل کامیابی اس کی ہے جس کا دل بدل جائے، جس کی آنکھ اشک بار ہوجائے اور جس کی زندگی اطاعت و بندگی کے سانچے میں ڈھل جائے۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ جب یہ مبارک مہینہ رخصت ہوگا تو ہمارے دامن میں کیا ہوگا؟ کیا ہم نے اپنے گناہوں سے سچی توبہ کی؟ کیا ہم نے اپنی نمازوں کی حفاظت کا عزم کیا؟ کیا ہم نے قرآنِ مجید سے وہ تعلق جو رمضان میں قائم ہوا اسے باقی رکھنے کی نیت کی؟ اگر رمضان المبارک کے بعد بھی ہماری صبحیں غفلت میں اور ہماری راتیں بے پروائی میں گزریں تو پھر ہم نے اس مہینے کے پیغام کو پوری طرح نہیں سمجھا۔ رمضان المبارک اس لیے نہیں آتا کہ چند دنوں کی عبادت کے بعد ہم پھر پہلے جیسے ہوجائیں بلکہ وہ اس لیے آتا ہے کہ ہماری پوری زندگی عبادت کا رنگ اختیار کرلے۔ بندگی صرف مخصوص اوقات کا نام نہیں بلکہ ہمہ وقت اطاعت کا نام ہے۔ روزہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جائز خواہشات کو ترک کر سکتے ہیں تو حرام کاموں سے بچنا تو اور بھی آسان ہونا چاہیے۔ تراویح ہمیں یاد دلاتی ہے کہ قرآن صرف سننے کے لیے نہیں بلکہ سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے نازل ہوا ہے۔ سحری کی بیداری ہمیں غفلت کی نیند سے جگانے کا استعارہ ہے اور افطار کی ساعت ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ صبر کے بعد راحت ضرور ملتی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم رمضان المبارک کو رسم نہ بننے دیں بلکہ اسے اپنی اصلاح کا ذریعہ بنائیں۔ اپنے گھروں کو نماز اور تلاوت کا گہوارہ بنائیں، اپنی زبان کو ذکر و درود سے تر رکھیں، اپنے دلوں کو کینہ وحسد سے پاک کریں اور اپنے معاملات کو دیانت و صداقت سے مزین کریں۔ اگر ہم نے اس مہینے میں اپنے اندر تقویٰ کی شمع روشن کرلی تو یہی شمع سال بھر ہماری رہنمائی کرے گی۔ اگر ہم نے اپنے نفس کو قابو میں کرنا سیکھ لیا تو یہی ضبط ہمیں زندگی کے ہر امتحان میں کامیاب کرے گا۔ یاد رکھیے! رمضان کی رحمتیں بے کنار ہیں مگر یہ صرف اسی کے حصے میں آتی ہیں جو سچے دل سے طالب ہو۔ مغفرت کے دروازے کھلے ہیں مگر دستک دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ نجات کی راہیں روشن ہیں مگر ان پر چلنا ہمیں خود ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ مہینہ ہمارے سامنے سے گزر جائے اور ہم خالی ہاتھ رہ جائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن ہم یہ حسرت کریں کہ کاش ہم نے رمضان کی قدر پہچانی ہوتی۔ پس آیئے! اس آخری ساعتوں میں اپنے ربِ کریم کے حضور جھک جائیں، اپنے گناہوں کا اعتراف کریں، اپنی کوتاہیوں پر ندامت کے آنسو بہائیں اور عہد کریں کہ ہم اپنی زندگی کو اس کے احکام کے مطابق ڈھالیں گے۔ یہی رمضان کا اصل پیغام ہے، یہی اس کی حقیقی مے ہے اور یہی وہ سرشاری ہے جس کی طلب میں ایک عاشق پکار اٹھتا ہے: ساقی میں تیرے صدقے مے دے رمضان آیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی قدر کرنے، اس کی رحمتوں سے بھرپور استفادہ کرنے اور اپنے دلوں کو نورِ ایمان سے منور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں بھی وہ روحانی سرشاری نصیب ہو جس کی التجا امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمہ نے اپنے شعر میں کی ہے۔ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے، ہماری کوتاہیوں کو درگزر فرمائے اور ہمیں ان سعادت مند بندوں میں شامل فرمائے جو رمضان کے صدقے بخش دیے جاتے ہیں۔ آمین یارب العالمین۔

کریم گنج، پورن پور، پیلی بھیت، مغربی اتر پردیش

رمضان ایک عظیم ربانی تحفہ

وسیم احمد

رمضان المبارک اللہ ربُّ العزت کی جانب سے عطا کردہ وہ نورانی تحفہ ہے جو دلوں کی ویرانیوں کو اجالا بخشتا اور روحوں کو تازگی عطا کرتا ہے۔ یہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس کی ساعتوں میں نزولِ قرآن کی ضیا بکھری، جس کے لمحات میں خیر و برکت کی ہوائیں چلتی اور مغفرت کی بارش برستی ہے، اور جس کی شب و روز میں بندوں کے لیے جہنم سے رہائی کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں۔ یہ ماہِ مقدس انسان کو اپنے باطن کے آئینے میں جھانکنے، نفس کا محاسبہ کرنے اور سادگی و ہمدردی کی راہوں پر گامزن ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ اسی کے سایۂ رحمت میں تقویٰ کی کونپلیں پھوٹتی اور دل عبادت کی لذت سے آشنا ہوتے ہیں۔ روزے کی ریاضت اور تراویح کی روح پرور ساعتیں بندۂ مومن کو رفعتِ روح کی منازل تک پہنچاتی ہیں، یہاں تک کہ وہ اپنے خالق کے قرب کی خوشبو محسوس کرنے لگتا ہے۔ روزے کا سب سے اعلیٰ، بابرکت اور نفع بخش مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم متقی بن جاؤ'' یہ آیت روزے کی فرضیت کی حکمت اور اس کے اصل مقصد کو نہایت وضاحت سے بیان کرتی ہے۔ روزہ دراصل انسان کے نفس کی تربیت کا ایک عظیم ذریعہ ہے، جو اسے تقویٰ کی منزل تک پہنچانے کے لیے تیار کرتا ہے۔ جب بندہ اللہ کی رضا اور اجر کی امید میں اپنی جائز اور فطری خواہشات کو ترک کردیتا ہے تو اس کا نفس ضبط، صبر اور اطاعت کا خوگر بن جاتا ہے۔ یوں وہ حرام خواہشات سے بچنے اور نیکیوں پر ثابت قدم رہنے کی قوت حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کے آغاز میں فرمایا ''یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، متقین کے لیے ہدایت ہے'' اس سے معلوم ہوا کہ تقویٰ وہ عظیم صفت ہے جو انسان کو ہدایت، فلاح اور کامیابی کی راہ پر گامزن کرتی ہے۔ تقویٰ گویا وہ مطلوبہ منزل ہے جس میں دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں سمٹ آتی ہیں۔ اہلِ تقویٰ حقیقی معنوں میں کامیاب، معزز اور باعزت لوگ ہیں۔ سلف صالحین کہا کرتے تھے: اگر بادشاہوں کو معلوم ہوجائے کہ ہم کس نعمت میں ہیں تو وہ اسے ہم سے چھیننے کی کوشش کریں۔

روزہ تقویٰ تک پہنچانے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے، کیونکہ اس میں نفس کو قابو میں رکھنا، خواہشات کو توڑنا اور اللہ کی اطاعت میں مشغول رہنا شامل ہے۔ روزہ دار کا دل اللہ کی طرف متوجہ رہتا ہے، اس کی عبادت میں اضافہ ہوتا ہے اور ایمان تازگی پاتا ہے۔ ابن القیم فرماتے ہیں کہ روزہ ظاہری اعضاء اور باطنی قوتوں کی حفاظت میں حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔ یہ انسان کو فاسد اور مضر امور سے بچاتا ہے اور دل وجسم کی صحت کو برقرار رکھتا ہے۔ تقویٰ بہترین زادِراہ، بہترین لباس اور ہر خیر کی بنیاد ہے۔

کامیابی، نصرت اور انجامِ خیر اہلِ تقویٰ ہی کے لیے ہے۔ قیامت کے دن نجات اور جنت کا داخلہ بھی انہی کے لیے ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ حسن بصری فرماتے ہیں کہ متقی وہ ہیں جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے بچتے اور اس کے فرض کردہ اعمال ادا کرتے ہیں۔ تقویٰ کی حقیقت یہ ہے کہ انسان ایمان اور ثواب کی نیت سے اللہ کی اطاعت کرے اور ایمان وخوفِ عذاب کے ساتھ اس کی نافرمانی سے بچے۔ طلق بن حبیب نے تقویٰ کی نہایت جامع تعریف یوں بیان کی کہ ''اللہ کے نور کی روشنی میں اس کی اطاعت کرنا اور اس کے نور کی روشنی میں اس کی نافرمانی سے بچنا۔ عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ تقویٰ صرف دن کا روزہ اور رات کا قیام نہیں، بلکہ حرام کو چھوڑ دینا اور فرض کو ادا کرنا ہے۔ اس کے بعد جو نیکی نصیب ہو وہ نورٌ علی نور ہے۔ میمون بن مہران کے مطابق بندہ اس وقت تک متقی نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے نفس کا کڑا محاسبہ نہ کرے اور یہ نہ دیکھ لے کہ اس کی روزی کہاں سے آرہی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب نے ابی بن کعب سے تقویٰ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مثال دی: کیا تم کبھی کانٹوں والے راستے پر چلے ہو؟ جب جواب اثبات میں ملا تو فرمایا: جیسے تم کپڑے سمیٹ کر احتیاط سے چلتے ہو، یہی تقویٰ ہے''۔ تقویٰ دراصل اپنے اور اللہ کے عذاب کے درمیان ایک مضبوط ڈھال قائم کرنے کا نام ہے۔ روزہ انسان کو اس شعور سے آشنا کرتا ہے کہ وہ تنہائی میں بھی اللہ کی نگرانی میں ہے۔ اگر دل میں تقویٰ نہ ہو تو انسان خواہشات کو کبھی ترک نہ کرے، لیکن تقویٰ اسے یاد دلاتا ہے کہ اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر کسی کا روزہ صرف دن میں بھوکا رہنے اور رات کو شکم سیری تک محدود ہو، اور وہ اسراف وفضول خرچی میں مبتلا رہے، تو وہ تقویٰ کے مقصد سے محروم رہ جائے گا۔ رمضان المبارک امت کے لیے ایک ربانی تحفہ ہے: خود احتسابی، توبہ، دعا اور قرآن سے تعلق مضبوط کرنے کا سنہری موقع۔ رمضان کو غفلت، سستی اور نیند کا مہینہ نہ بنائیں، بلکہ اسے اصلاحِ نفس اور تقویٰ کے حصول کا ذریعہ بنائیں۔ جو شخص رمضان میں بھی اللہ سے نہ ڈرے اور اپنے دل کی اصلاح نہ کرے، وہ پھر کب کرے گا؟ سفیان ثوری فرماتے تھے کہ ''متقی اس لیے کہلاتے ہیں کہ وہ ان چیزوں سے بھی بچتے ہیں جن سے عام لوگ نہیں بچتے''۔ عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص بہت سی چیزوں سے بچے مگر ایک سے نہ بچے تو وہ متقین میں شمار نہیں ہوسکتا''۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: تقویٰ یہ ہے کہ انسان خواہش ہونے کے باوجود کسی چیز کو اس اندیشے سے چھوڑ دے کہ کہیں وہ اسے گناہ میں مبتلا نہ کردے۔'' الغرض، تقویٰ ایمان کی روح، اعمال کی جان اور کامیابی کی کنجی ہے۔ روزہ اسی تقویٰ کے حصول کا عظیم ذریعہ ہے۔ جو شخص اخلاص، محنت اور خود احتسابی کے ساتھ رمضان گزارے گا، وہ یقیناً اس قیمتی گوہر کو پالے گا۔ اور یہی اس کی دنیا و آخرت کی حقیقی کامیابی ہے۔

□□□□□

آدھی سیڑھیاں: ایک تجزیاتی مطالعہ

محمد بشیر
9906282957

طارق چھتاری کا افسانہ ''آدھی سیڑھیاں'' اردو افسانے میں ایک عبوری عہد کی نمائندہ تخلیق ہے، جس میں جاگیردارانہ وقار، خاندانی روایت، نسلی شناخت اور طبقاتی برتری بتدریج سرمایہ دارانہ نظام کے دباؤ میں تحلیل ہورہی ہے۔ یہ افسانہ محض ایک شادی، زمین کی فروخت اور شہر منتقلی کی کہانی نہیں بلکہ تہذیبی زوال، نفسیاتی شکست، طبقاتی طاقت کی منتقلی اور شناختی بحران کا ہمہ جہت بیانیہ ہے۔

بظاہر پلاٹ سادہ اور خطی ہے، مگر اس سادگی کے پس منظر میں ایک پورے تاریخی دور کی داخلی ٹوٹ پھوٹ پوشیدہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے صرف سماجی حقیقت نگاری کا نمونہ قرار دینا ناکافی ہوگا؛ یہ دراصل ایک تہذیبی مرثیہ، نفسیاتی مطالعہ اور مارکسی تناظر میں طبقاتی تبدیلی کی داستان بھی ہے۔

جدیدیت محض وقت کے گزرنے کا نام نہیں بلکہ احساس اور ادراک کی تبدیلی ہے۔ طارق چھتاری نے دکھایا ہے کہ جدیدیت کس طرح پرانی اقدار کو ناکارہ ثابت کرکے انسان کو اس کی جڑوں سے کاٹتی ہے۔ ''آدھی سیڑھیاں'' دراصل اس ادھورے پن کی علامت ہیں، جہاں انسان نہ مکمل طور پر ماضی سے کٹ پاتا ہے اور نہ مستقبل میں جذب ہو پاتا ہے۔

کہانی کا آغاز احمد اور اس کی والدہ سعیدہ بیگم کے مکالمے سے ہوتا ہے۔ احمد علی گڑھ سے تعلیم مکمل کرکے واپس آیا ہے اور اس کی شادی طے ہوچکی ہے، مگر گھر کے معاشی حالات کمزور ہیں۔ سعیدہ بیگم روایتی شان وشوکت کے مطابق شادی کی خواہاں ہیں اور کہتی ہیں:

'اب شادی میں صرف ایک مہینہ باقی ہے اور تم نے روپیوں کا ابھی تک کوئی انتظام نہیں کیا۔ مہمانوں کو دعوت نامے بھی پہنچنے ہیں۔ ایک مہینہ پہلے سے تو مہمان داری جڑنا ہی چاہیے۔'

(ص-96) باغ کا دروازہ۔

یہ اقتباس محض گھریلو تقاضا نہیں بلکہ خاندانی وقار اور سماجی مرتبے کی علامت ہے۔ سعیدہ بیگم کے نزدیک شادی صرف ایک تقریب نہیں بلکہ روایت کے تسلسل کا مظہر ہے۔ یہاں سے نسلوں کا تصادم شروع ہوتا ہے۔ احمد حقیقت پسند ہے، مگر اس کی حقیقت پسندی میں اعتماد کی کمی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ زمین بیچے بغیر اخراجات ممکن نہیں، مگر اس فیصلے کا نفسیاتی بوجھ اسے اندر سے توڑ رہا ہے۔

فرائیڈ کے تصورات کے مطابق سعیدہ بیگم اعلیٰ انا (Superego) کی نمائندگی کرتی ہیں جو اخلاقی اور خاندانی ضابطوں کی پاسداری چاہتی ہیں، جبکہ احمد انا (Ego) کی علامت ہیں جو خارجی دنیا کی مادی حقیقتوں سے نبرد آزما ہیں۔ ان دونوں کے درمیان کشمکش ہی افسانے کا اصل نفسیاتی تضاد ہے۔

احمد جب لالا دیوی سرن کے پاس جاتا ہے تو جھجکتے ہوئے کہتا ہے:

وہ بات یہ ہے کہ میں۔۔۔ میرا مطلب ہے امی جان نے رشتہ پکا کردیا ہے۔ ایک مہینے بعد کی تاریخ طے ہوگئی ہے۔'

(ص-97) باغ کا دروازہ۔

اس اقتباس میں جملوں کی ٹوٹ پھوٹ احمد کی داخلی شکست کی علامت ہے۔ مارکسی تنقید کے مطابق یہ طبقاتی طاقت کی منتقلی کا منظر بھی ہے۔ لالا دیوی سرن سرمایہ دارانہ ذہنیت کا نمائندہ ہے، زمین کو جذباتی وراثت نہیں بلکہ مالی اثاثہ سمجھتا ہے۔ احمد کی مجبوری اس کے لیے موقع ہے، اور زمین جو کبھی طاقت اور وقار کی علامت تھی، اب قرض اور منافع کی منطق میں سمٹ جاتی ہے۔

زمین سے وابستگی کا منظر کہانی میں نہایت اہم ہے۔ احمد جب کھیتوں کو دیکھتا ہے تو ماضی کی یادوں میں کھو جاتا ہے۔

بقول افسانہ نگار:

ابا حضور دالان میں بیٹھے فرشی حقہ پی رہے ہیں۔۔۔ اسے پشمینے کی شالوں اور کشمیری نمدوں میں بسی کافور کی مہک بہت اچھی لگتی ہے۔۔۔ یہ پیڑ دادا جان نے اپنے ہاتھوں سے لگایا تھا۔'

(ص-101) باغ کا دروازہ۔

یہ اقتباس محض یادداشت نہیں بلکہ تہذیبی فضا کی تخلیق ہے۔ خوشبو، اشیا اور درخت نسلوں کے تسلسل کی علامت ہیں۔ نفسیاتی سطح پر یہ احمد کے اعلیٰ انا کی نمائندگی کرتا ہے، مگر عملی مجبوری غالب آجاتی ہے۔ اس سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ احمد کا دل اب بھی ان یادوں میں بسا ہے۔ لیکن اس سے معلوم ہے کہ یادوں سے پیٹ نہیں بھرتا اور نہ ہی شادی کے اخراجات پورے ہوتے ہیں۔ کافور کی مہک اور ریشمی لباس اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ایک شاہینہ تہذیب کا حصہ تھے جو اب ختم ہورہی ہے۔

افسانے کا علامتی عروج گولیوں والے منظر میں سامنے آتا ہے:

احمد نے سامنے دیکھا، دور تالاب کے اس پار اس کے اپنے ہرے ہرے کھیت لہلہا رہے تھے۔ اس نے آنکھیں بند کرلیں اور جب کھولیں تو محسوس ہوا کہ صدیاں بیت گئی ہیں۔ اب بازی پلٹ گئی تھی۔ زمین پر بکھری ہری گولیاں غائب تھیں اور لال گولیاں چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں۔'

(ص-101) باغ کا دروازہ۔

یہاں سبز رنگ زراعت اور خودمختاری کا استعارہ ہے، سرخ رنگ حساب اور سرمایہ داری کی علامت ہے۔ 'بازی پلٹ گئی تھی' پورے افسانے کا فکری نچوڑ ہے۔ مارکسی تنقید کے مطابق یہ ذرائع پیداوار کی ملکیت کی منتقلی ہے، اور نفسیاتی اعتبار سے احمد کے داخلی انہدام کا لمحہ ہے۔

شہر منتقلی کے بعد فضا مکمل طور پر بدل جاتی ہے۔ حویلی سے فلیٹ تک کا سفر تہذیبی سکڑاؤ کی علامت ہے۔ سعیدہ بیگم کی کیفیت یوں بیان ہوتی ہے:

کمروں کی چھتیں اتنی نیچی کھسک آئیں کہ سعیدہ بیگم کا دم گھٹنے لگا۔ اس دن سعیدہ بیگم کو سخت کوفت ہوئی جب ان کا پیپل کا کٹورا انگریزی نسل کے پالتو کتے نے چاٹ لیا اور مانجھنے کے لیے ان کے گھر میں تو کیا پڑوس میں بھی راکھ نہ مل پائی۔

(ص-106) باغ کا دروازہ۔

پیپل کا کٹورا روایت کی علامت ہے اور انگریزی نسل کا کتا جدید تہذیبی اثرات کی نمائندگی کرتا ہے۔ راکھ کی عدم موجودگی پرانے طرزِ زندگی کے خاتمے کا استعارہ ہے۔ یہاں شناختی بحران نمایاں ہوتا ہے۔

سعیدہ بیگم اس افسانے کا سب سے طاقتور اور مظلوم کردار ہیں۔ وہ ایک ایسی عورت ہیں جو وقت اور حالات کے بدلنے کے باوجود خود کو بالکل نہیں بدلتیں۔ نسلی تصادم اس وقت نمایاں ہوتا ہے جب وہ بہو کے بازار جانے پر اعتراض کرتی ہیں:

بیٹے یہ تمہیں کیا ہوگیا؟ ہمارے خاندان میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ بہو بازار۔۔۔

(ص-108) باغ کا دروازہ۔

احمد کی ہنسی روایت کے خاتمے کا اعلان ہے اور نسلوں کے درمیان ذہنی فاصلے کو واضح کرتی ہے۔

اختتام میں شہتوت کے درخت کے ساتھ منظر اہم ہے:

رات آدھی سے زیادہ ہوچکی تھی۔ احمد نے کروٹ لی۔۔۔ سعیدہ بیگم ہاتھ میں تسبیح لیے ادھر سے ادھر ٹہل رہی ہیں۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے صحن کو پار کرکے باغیچے میں لگے شہتوت کے قریب پہنچیں، پانی سے بھری بالٹی اٹھائی اور شہتوت کے پیڑ میں انڈیل دی۔

(ص-110) باغ کا دروازہ۔

یہ افسانے کا سب سے جذباتی منظر ہے۔ سعیدہ بیگم کو معلوم تھا کہ ماضی میں یہ گھر ان کا نہیں رہے گا، اور وہ شہتوت کے پیٹ کو پانی دے کر اپنے دل کی بات کہہ رہی ہیں۔ شہتوت کا درخت نسلوں کے تسلسل کی علامت ہے اور پانی دینا ماضی کو آخری خراجِ عقیدت ہے۔ یہ منظر افسانے کا جذباتی اور معنوی نقطۂ عروج ہے۔

کردار نگاری کے لحاظ سے سعیدہ بیگم مرتی ہوئی تہذیب کی نمائندہ ہیں، احمد عبوری ذہنیت کا حامل ہے اور لالا دیوی سرن سرمایہ دارانہ نظام کی علامت۔ مکالمہ، داخلی خودکلامی، اشیائی علامت نگاری اور منظرکشی مہارت سے استعمال ہوئی ہیں۔ حویلی اور فلیٹ دو تہذیبی جہانوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور تاریخی وقت ونفسیاتی وقت کے فرق کو واضح کرتے ہیں۔ شہری طرز زندگی، فلیٹ کلچر اور مغربی اثرات جدید تہذیب کی نمائندگی کرتے ہیں، اور انسانی سطح پر کشمکش کو گہرا کرتے ہیں۔

مجموعی طور پر، آدھی سیڑھیاں تہذیبی زوال، طبقاتی تبدیلی، نفسیاتی بحران اور نسلی تصادم کا جامع بیانیہ ہے۔ یہ افسانہ وقت کے ساتھ چلنے کی قیمت اور ترقی کے سفر میں انسانی شناخت کے نقصان پر غور کرنے پر مجبور کرتا، اور اسی وجہ سے اردو افسانے میں ایک دیرپا اور اہم مقام رکھتا ہے۔

ریسرچ اسکالر ڈاکٹر ہری سنگھ گور یونیورسٹی ساگر

طارق چھتاری کا افسانہ "آدھی سیڑھیاں" اردو افسانے میں ایک عبوری عہد کی نمائندہ تخلیق ہے، جس میں جاگیردارانہ وقار، خاندانی روایت، نسلی شناخت اور طبقاتی برتری بتدریج سرمایہ دارانہ نظام کے دباؤ میں تحلیل ہو رہی ہے۔ یہ افسانہ محض ایک شادی، زمین کی فروخت اور شہر منتقلی کی کہانی نہیں بلکہ تہذیبی زوال، نفسیاتی شکست، طبقاتی طاقت کی منتقلی اور شناختی بحران کا ہمہ جہت بیانیہ ہے۔

معذور فوجیوں کی پنشن کو انکم ٹیکس کے دائرے میں لانے پر تنازع

کرنل روہت نے مودی حکومت کی نیت پر سوال اٹھایا، کانگریس کا مودی حکومت کو 28 فروری تک الٹی میٹم، جنتر منتر پر دھرنا کا انتباہ

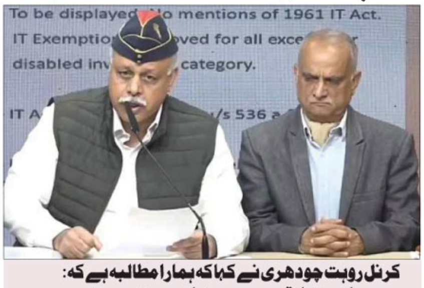

کرنل روہت چودھری نے کہا کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ:
1922 کے ضابطے کے تحت جو سپاہی معذوری کے باوجود اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں ان کی معذوری پنشن کو انکم ٹیکس سے باہر رکھا جائے۔
2023 میں جو نئی معذوری پالیسی لائی گئی ہے اسے فوری طور پر واپس لیا جائے۔
معذوری پنشن کے اندر کسی بھی قسم کی کوئی درجہ بندی نہیں ہونی چاہیے۔

نئی دہلی۔(ایجنسی) کانگریس ہیڈکوارٹر میں کرنل روہت چودھری اور کرنل ایس پی سنگھ نے پریس کانفرنس کر مودی حکومت کے نئے فیصلے پر سوال اٹھایا ہے۔ دراصل مودی حکومت فوجیوں کی معذوری پنشن کو انکم ٹیکس کے دائرے میں لانے جارہی ہے۔ پریس کانفرنس کے دوران کرنل چودھری نے کہا کہ ''ملک کے سابق فوجیوں کا ایک وفد راہل گاندھی جی سے ملا تھا اور اپنی باتیں ان کے سامنے رکھی تھیں۔ جنرل ستبیر سنگھ جی نے بھی کہا ہے کہ 'ڈس ایبلٹی پنشن' (معذوری پنشن) کو ختم کرنا نیشنل سیکورٹی کا مسئلہ ہے۔ ہمارے جوان تمام تر فکروں کو درکنار کر ملک کی حفاظت کرتے ہیں، اس لیے ہم سب چین کی نیند سو پاتے ہیں۔ حکومت کے اس فیصلے سے جوانوں کا حوصلہ ٹوٹ جائے گا۔ خود کو قوم پرست بتانے والی مودی حکومت آج فوجیوں کی معذوری پنشن کو انکم ٹیکس کے دائرے میں لانے کا کام کررہی ہے۔''

کرنل روہت چودھری نے کہا کہ ''جنرل سیم مانیکشا ہمارے فیلڈ مارشل رہے۔ برما مہم کے دوران انہیں پیٹ میں 9 گولیاں لگی تھی۔ مگر انہوں نے پورے جذبے کے ساتھ خدمات انجام دیں اور پاکستان کو 2 حصوں میں تقسیم کرنے میں اپنا اہم تعاون دیا۔ ہمارے ملک کے بہت سے نوجوانوں نے معذوری کی حالت میں خدمات انجام دیں اور بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے۔ فوج کے کئی افسران معذوری کے بعد بھی سروس میں برقرار رہے اور پورے احترام کے ساتھ ریٹائر ہوئے۔ ان افسران اور جوانوں کو سروس میں برقرار رکھنے کا مقصد فوج اور جوانوں کے درمیان جذبہ پیدا کرنا ہوتا ہے۔'' کرنل روہت کے مطابق 1922 میں انکم ٹیکس ایکٹ بنا، جس میں کچھ کیٹیگریز میں ٹیکس کی چھوٹ دی گئی۔ ان میں جنگ کے دوران لگنے والی چوٹ، زخمی فوجیوں اور ڈیوٹی کے دوران پیش آنے والے حادثات جیسی کئی رعایتیں شامل تھیں۔ 1961 میں جب انکم ٹیکس ایکٹ دوبارہ بنا، تو اس میں بھی واضح کیا گیا کہ جوانوں کی معذوری کو ٹیکس سے باہر رکھا جائے گا۔ لیکن اب مودی حکومت معذوری پنشن کو انکم ٹیکس کے دائرے میں لانے جارہی ہے۔''

کرنل روہت نے حکومت کی نیت پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ مودی حکومت کے نئے انکم ٹیکس ایکٹ میں اس کی بدنیتی واضح طور پر دکھائی دیتی ہے، جس میں وہ معذوری پنشن سے متعلق پرانی دفعات کو ختم کر رہی ہے۔ 1961 میں پنڈت نہرو کے دور میں فوجیوں کی معذوری پنشن کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔ لیکن اب مودی حکومت کہہ رہی ہے کہ جو سپاہی جنگ میں زخمی ہونے کی وجہ سے ملازمت سے باہر ہیں، صرف ان کی معذوری پنشن کو ٹیکس کے دائرے سے باہر رکھا جائے گا۔ جبکہ وہ سپاہی جو زخمی ہونے کے باوجود فوج میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں، ان کی معذوری پنشن ٹیکس کے دائرے سے باہر نہیں ہوگا۔ 2023 میں سپریم کورٹ نے کہا کہ حکومت فوجیوں کی معذوری پنشن کو انکم ٹیکس کے دائرے میں نہیں لاسکتی ہے، تو مودی حکومت 2023 میں ایک نئی معذوری پالیسی لے کر آئی اور کہا کہ آج سے معذوری پنشن کو 'امپیئرمنٹ ریلیف' کہا جائے گا۔ ایسے میں 2023 کے بعد سے حاضر سروس فوجیوں کو معذوری پنشن نہیں بلکہ 'امپیئرمنٹ ریلیف' دیا جائے گا۔ جیسے ہی حکومت نے نام بدلا، معذوری پنشن خود بخود انکم ٹیکس کے دائرے میں آگئی اور اس طرح حکومت نے فوجیوں کے احترام کو پامال کرنے کا کام کیا ہے۔

کرنل روہت نے زور دے کر کہا کہ ''جب کوئی جوان جنگ پر جائے تو اسے یقین ہو کہ حکومت اس کے خاندان کے ساتھ کھڑی رہے گی، لیکن مودی حکومت کی نیت میں ہی کھوٹ ہے۔ حکومت اگر اپنے سرمایہ دار دوستوں کے لاکھوں کروڑوں روپے معاف کر سکتی ہے تو فوجیوں کے لیے 125-100 کروڑ بھی دیے جاسکتے ہیں۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''راہل گاندھی جی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ حکومت پر دباؤ ڈالیں گے اور کانگریس کے برسر اقتدار آتے ہی معذوری پنشن کو ٹیکس کے دائرے سے باہر کیا جائے گا۔ ہم جانتے ہیں کہ نریندر مودی 'کمپرومائزڈ' ہیں، لیکن کانگریس کے لاکھوں کارکن اور ملک کی عوام اپنے فوجیوں کے مان و وقار کے لیے ضرور آواز اٹھائے گی۔''

کرنل روہت چودھری کے مطابق سوال یہ ہے کہ کسی فوجی کی معذوری پنشن یا اس کا معذوری کا الاؤنس اس کی آمدنی ہوسکتی ہے؟ اگر مودی حکومت یہ کہتی ہے کہ معذوری پنشن یا معذوری کا الاؤنس فوجی کی آمدنی ہے، تو اس سے زیادہ شرمناک بات اور کوئی نہیں ہوسکتی۔ یہ فوجیوں کی توہین ہے اور ان کے وقار پر حملہ ہے۔ ہمارے ملک میں تقریباً 2 لاکھ معذور فوجی ہیں۔ تقریباً 50 لاکھ حاضر سروس، سابق فوجی اور جنگی بیوائیں ہیں۔ یعنی تقریباً 58 لاکھ لوگوں کی توہین کی جارہی ہے۔ مودی حکومت محض سو-سوا سو کروڑ روپے کے خرچ کے لیے ملک کے فوجیوں کے عزت و وقار کے ساتھ کھلواڑ کررہی ہے۔

بنگلہ دیش: ہندوستان کے سیکرٹری خارجہ کی امیر جماعت اسلامی سے ملاقات، دوطرفہ تعلقات پر گفتگو

نئی دہلی/ڈھاکہ (ایجنسی) بنگلہ دیش کے نئے وزیر اعظم طارق رحمان کی تقریب حلف برداری کے موقع پر ہندوستان کے سیکرٹری خارجہ وکرم مصری نے ڈھاکہ میں جماعت اسلامی کے امیر ڈاکٹر شفیق الرحمن سے اخلاقی ملاقات کی۔ یہ معلومات بنگلہ دیش میں ہندوستانی ہائی کمیشن نے ایک سرکاری فیس بک پوسٹ میں دی ہے۔ خارجہ سکریٹری نے ڈاکٹر رحمان کو ان کی نئی ذمہ داری کے لیے مبارکباد دی اور بنگلہ دیش کے لیے ہندوستان کی مسلسل حمایت کا اعادہ کیا۔ انہوں نے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو عوام پر مبنی قرار دیتے ہوئے مزید تعاون کے عزم کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر شفیق الرحمن نے دونوں ممالک کے درمیان گہرے تہذیبی تعلقات کا بھی ذکر کیا اور دوطرفہ تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کی امید ظاہر کی۔ تقریب حلف برداری میں لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے بھی ہندوستان کی نمائندگی کی۔ انہوں نے وزیر اعظم طارق رحمان سے ملاقات کرکے وزیر اعظم نریندر مودی کی نیک خواہشات کا اظہار کیا اور ہندوستان کے دورے کی دعوت دی۔ برلا نے کہا کہ ہندوستان ایک جمہوری، ترقی پسند اور جامع ملک کی تعمیر کی کوششوں میں بنگلہ دیش کی حمایت کے لیے تیار ہے۔ ہندوستان میں بنگلہ دیش کے ہائی کمشنر ریاض حمید اللہ نے لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کے دورے کی تعریف کی۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا کہ دونوں رہنماؤں نے دونوں ممالک کے عوام کی فلاح و بہبود کے لیے مل کر کام کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے خط میں طارق رحمان کو ہندوستان آنے کی دعوت دی ہے اور ان کی اہلیہ زبیدہ رحمن اور بیٹی زائمہ کو بھی ان کے ساتھ آنے کی درخواست کی۔ خط میں انہوں نے بنگلہ دیش کی ترقی اور خوشحالی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

اقوامِ متحدہ نے بنگال کے چاول کی تین اقسام کو عالمی سطح پر تسلیم کرلیا

کولکاتہ، (یو این آئی) اقوامِ متحدہ نے مغربی بنگال کی تین روایتی چاول کی اقسام گوبندو بھوگ، تلائی پنجی اور کنکچور کو بین الاقوامی سطح پر تسلیم کر لیا ہے۔ وزیرِ اعلیٰ ممتا بنرجی نے بدھ کے روز سوشل میڈیا پر یہ معلومات شیئر کرتے ہوئے اسے ریاست کے لیے فخر کا لمحہ قرار دیا۔ اقوامِ متحدہ نے ریاستی حکومت کے فلیگ شپ پروجیکٹ 'ماٹی سرِشٹی' کو بھی منظوری دی ہے۔ وزیرِ اعلیٰ نے سوشل میڈیا پر لکھا، ''یہ بتاتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ اقوامِ متحدہ نے ہماری کوششوں کو ایک بار پھر تسلیم کیا ہے۔ عالمی ادارے کے خوراک و زراعت کے شعبے نے ہمارے اختراعی ماٹی سرِشٹی پروگرام میں سماجی پہل کے لیے ہمیں بین الاقوامی سطح کا سرٹیفکیٹ دیا ہے۔'' وزیرِ اعلیٰ کے مطابق، اقوامِ متحدہ نے عالمی غذائی ثقافت کی پہچان کے حصے کے طور پر ان تین خوشبودار چاول کی اقسام کو ہیریٹیج کا درجہ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اعزاز دیہی بنگال کے لوگوں خاص طور پر کسانوں کے نام ہے۔ ممتا بنرجی نے یہ بھی اعلان کیا کہ تنظیم نے 'ماٹی سرِشٹی' کو عالمی شناخت دی ہے۔ اس پہل کا مقصد مغربی اضلاع میں بنجر اور ایک فصل والی زمین کو قابلِ کاشت بنانا ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ گوبندو بھوگ چاول اپنی منفرد خوشبو اور ذائقے کے لیے مشہور ہے۔

امتیاز جلیل کا مسلم ریزرویشن کیلئے سڑکوں پر آنے کا مطالبہ، مذہبی رہنماؤں پر تنقید

اورنگ آباد، (یو این آئی) آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے رہنما اور سابق رکن پارلیمنٹ امتیاز جلیل نے مسلم ریزرویشن کے تحفظ کے لیے مذہبی رہنماؤں اور مسلم برادری کے بااثر افراد سے سڑکوں پر اترنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو مذہبی قائدین انتخابات کے دوران برادری کو مخصوص جماعتوں یا امیدواروں کو ووٹ دینے کا مشورہ دینے کے لیے متحرک ہوتے ہیں، انہیں اب ریزرویشن کے حق کے تحفظ کے لیے عملی جدوجہد بھی کرنی چاہیے۔ امتیاز جلیل نے کہا کہ ریاستی حکومت نے حال ہی میں معاشی طور پر پسماندہ (ای بی سی) زمرے کے تحت مسلمانوں کو دیا گیا 5 فی صد ریزرویشن واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے پر بات کرتے ہوئے انہوں نے مسلم برادری کے بعض بااثر افراد، خصوصاً مذہبی رہنماؤں پر تنقید کی کہ وہ اپنی سرگرمیوں کو صرف انتخابی موسم تک محدود رکھتے ہیں۔ انہوں نے یاد دلایا کہ اے آئی ایم آئی ایم نے مراٹھا برادری کی ریزرویشن تحریک کی حمایت کی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ برہمن برادری کے تمام افراد خوشحال نہیں ہیں، ان میں سے کئی تعلیم حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں مگر مالی وسائل کی کمی کا سامنا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ان کے لیے بھی ریزرویشن کی حمایت کرتے ہیں، اور یہی سماجی و معاشی حالات مسلم برادری کے بعض طبقات پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ ان کا موقف تھا کہ ریزرویشن کا تعین آمدنی اور معاشی بنیادوں پر ہونا چاہیے۔ امتیاز جلیل نے مزید الزام عائد کیا کہ مسلم برادری کے بااثر افراد، خاص طور پر مذہبی رہنما، صرف انتخابات کے دوران نمایاں طور پر سرگرم نظر آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سب جانتے ہیں کہ وہ اس وقت کیوں متحرک ہوتے ہیں۔ انہوں نے ان سے مطالبہ کیا کہ اب آگے بڑھ کر مسلم ریزرویشن کے تحفظ کے لیے احتجاج کی قیادت کریں۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر مذہبی رہنما سڑکوں پر نکلیں گے تو ہم ان کے ساتھ کھڑے ہوں گے، بصورت دیگر ہم خود برادری کے مفاد میں تحریک شروع کریں گے۔ امتیاز جلیل نے کہا کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم برادری کے مسائل کے لیے سڑکوں پر جدوجہد کریں اور انتخابات کے وقت کچھ لوگ اپنا اثر و رسوخ دوسروں کے حق میں ووٹ دلانے کے لیے استعمال کریں۔

مہاراشٹر: مسلم ریزرویشن کرنا اقلیتوں کے ساتھ سنگین غلطی اور ناانصافی

کانگریس نے مہاراشٹر میں اقلیتوں کے پسماندہ طبقات کا ریزرویشن ختم کرنے کے فیصلے پر تنقید کی

ممبئی، (یو این آئی) مہاراشٹر کے سابق وزیر اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن نسیم خان نے ریاست کی بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والی حکومت کے اس فیصلے کی سخت مخالفت کی ہے، جس کے تحت ریاست میں اقلیتوں کے پسماندہ طبقات کو تعلیم میں ملنے والا پانچ فیصد ریزرویشن ختم کردیا گیا ہے۔ نسیم خان نے تلک بھون میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے ریاستی حکومت کے اس فیصلے کو اقلیتوں کے ساتھ سنگین غلطی اور ناانصافی قرار دیا اور کہا کہ بی جے پی کی قیادت والی مہایوتی حکومت نے اس اقدام کے ذریعے ایک بار پھر اپنا پسماندہ اور اقلیت مخالف چہرہ ظاہر کر دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سال 2014 میں کانگریس کی قیادت والی اتحادی حکومت نے مسلم برادری کے اندر پسماندہ طبقات کو تعلیم اور ملازمتوں میں پانچ فیصد ریزرویشن دینے کا آرڈیننس جاری کیا تھا۔ بمبئی ہائی کورٹ نے مسلم پسماندہ طبقات کے لیے پانچ فیصد تعلیمی ریزرویشن کے حق میں عبوری حکم دیا تھا، جسے تعلیمی سال 15-2014 میں نافذ کیا گیا، تاہم بعد میں بی جے پی حکومت نے اس عدالتی حکم کو نافذ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے کو مسلسل اٹھایا گیا اور اس وقت بی جے پی حکومت نے یقین دہانی بھی کرائی تھی مگر اسے پورا نہیں کیا گیا۔ نسیم خان نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت نے ریاست میں اقلیتوں کے لیے کانگریس قیادت والی حکومت کی شروع کردہ تمام اسکیمیں بند کردی ہیں۔ طلبہ کے لیے وظیفہ اسکیم شروع کی گئی تھی مگر ان منصوبوں کی فنڈنگ روک دی گئی۔ ان کے مطابق اس کے لیے سالانہ تقریباً 90 کروڑ روپے درکار تھے لیکن حکومت نے صرف 20 کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اقلیتوں میں صرف مسلمان ہی شامل نہیں بلکہ جین، سکھ اور پارسی برادریاں بھی اس میں شامل ہیں۔

'عمران خان کے بارے میں سن کر دکھ ہوا'

پاکستان کے سابق وزیر اعظم کی بگڑتی صحت پر محمد اظہر الدین کا بھی اظہارِ تشویش

حیدرآباد۔ پاکستان کی جیل میں قید سابق کرکٹر اور سابق وزیر اعظم عمران خان کی مسلسل بگڑتی ہوئی صحت کے متعلق پوری دنیا کی کرکٹ برادری فکر مند ہے۔ ان کے ساتھ میدان میں مقابلہ کرنے والے کئی سابق کرکٹرز نے کھل کر ان کی حمایت کی ہے، پاکستانی حکومت سے انہیں مناسب طبی امداد اور باوقار حالات فراہم کرنے کے متعلق خط بھی لکھا ہے۔ اب سابق کپتان محمد اظہر الدین نے بھی عمران خان کی صحت کے متعلق تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ ان کے ساتھ احترام سے پیش آنا چاہیے۔ ہندوستانی ٹیم کے سابق کپتان محمد اظہر الدین نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنی پوسٹ میں لکھا کہ ''عمران بھائی کے بارے میں سن کر بہت دکھ ہوا۔ کرکٹ میں ہم نے کئی لمحات ساتھ گزارے ہیں، اور ایک ساتھی کھلاڑی کے طور پر جس نے ان کے ساتھ پلیٹ فارم شیئر کیا اور ان سے سیکھا ہے، میں دل سے اپیل کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ احترام سے پیش آیا جائے۔ ان کی اچھی صحت اور ان کے اہل خانہ کی ہمت کے لیے دعا گو ہوں۔''

اظہر الدین کی طرح ہندوستانی ٹیم کے دیگر سابق کپتان سورabh گانگولی نے بھی عمران خان کے مناسب علاج کے مطالبے کی حمایت کی ہے۔ گانگولی نے منگل (17 فروری) کو کئی سابق بین الاقوامی کپتانوں کی جانب سے عمران خان کے لیے بین الاقوامی معیارات کے مطابق بہتر علاج اور باوقار حالات فراہم کرنے کی اپیل کی تائید کی۔ سورabh گانگولی نے اپنی اپیل میں کہا کہ کرکٹر سے سیاستداں بنے عمران نے پاکستان کے لیے بطور کپتان اور وزیر اعظم اہم کردار ادا کیا ہے، ایسے میں ان کی صحت کا خیال رکھا جانا چاہیے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''سابق کپتانوں نے جو اپیل کی ہے، وہ صحیح قدم ہے۔ مجھے امید ہے کہ ان کی صحت بہتر ہوگی اور انہیں مناسب علاج ملے گا۔'' واضح رہے کہ اس سے قبل سنیل گواسکر اور کپل دیو سمیت دنیا بھر کے 14 سابق کپتانوں نے بھی طویل عرصے سے جیل میں بند عمران خان کی مسلسل بگڑتی ہوئی صحت پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ساتھ ہی پاکستانی حکومت سے خط لکھ کر درخواست کی ہے کہ انہیں بین الاقوامی معیارات کے مطابق بہتر علاج اور باوقار حالات فراہم کیے جائیں۔ اس خط پر سنیل گاوسکر اور کپل دیو کے علاوہ ایلن بارڈر، ڈیوڈ گاور، مائیکل ایتھرٹن، گریگ چیپل، ایان چیپل، کلائیو لائیڈ، اسٹیو وا، مائیکل بریئرلی، بیلینڈا کلارک، کم ہیوز، ناصر حسین اور جان رائٹ نے بھی دستخط کیے ہیں۔

اجیت پوار طیارہ حادثہ کی شفاف جانچ کا مطالبہ

مہاراشٹر کو سچ جاننے کا حق ہے: سپریہ سولے

پونے، (یو این آئی) رکن پارلیمنٹ سپریہ سولے نے کہا ہے کہ اجیت پوار کے طیارہ حادثے کی شفاف اور غیر جانبدارانہ جانچ پورے مہاراشٹر کی خواہش ہے اور اس واقعے کے پس منظر میں جو بھی حقیقت ہے وہ سامنے آنی چاہیے۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ آخرکار سچ ضرور آشکار ہوگا۔ سپریہ سولے نے بتایا کہ روہت پوار اس معاملے کی مسلسل اور سنجیدگی کے ساتھ پیروی کررہے ہیں کیونکہ ان کا ماننا ہے کہ جو کچھ ان کے خاندان کے ساتھ پیش آیا، وہ آئندہ کسی اور کے ساتھ نہ ہو۔ ان کے مطابق یہ صرف خاندان کا مطالبہ نہیں بلکہ پورے مہاراشٹر کی خواہش ہے کہ اس حادثے کی شفاف تحقیقات کی جائیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ خاندان اجیت پوار کے انتقال کو سیاسی مسئلہ نہیں بنانا چاہتا۔ ان کا کہنا تھا کہ خاندان کے سربراہ کا نقصان سیاست کا موضوع نہیں ہوسکتا، تاہم طیارہ حادثے سے متعلق روزانہ نئی معلومات سامنے آرہی ہیں جس کے باعث عوام کے ذہنوں میں شکوک پیدا ہورہے ہیں۔ ان شبہات کو دور کرنے کے لیے شفاف جانچ ناگزیر ہے۔ این سی پی کے ممکنہ انضمام سے متعلق قیاس آرائیوں پر، جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا این سی پی (اجیت پوار دھڑا) کے قومی کارگزار صدر پرفل پٹیل اور ریاستی صدر سنیل تٹکرے دونوں دھڑوں کے انضمام میں رکاوٹ بن رہے ہیں، تو سپریہ سولے نے مختصر جواب دیتے ہوئے کہا، ''رام کرشنا ہری''۔ انہوں نے مزید کہا کہ جن کے ساتھ پہلے بات چیت ہوتی تھی اب وہ ''ہمارے بھائی نہیں رہے'' اور اس موضوع پر مزید تبصرہ کرنے سے گریز کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ دادا کھلے ذہن کے مالک تھے۔

سابق آئی اے ایس افسر شانت منو جموں و کشمیر کے نئے ریاستی الیکشن کمشنر مقرر

سری نگر۔ جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے سابق سینئر آئی اے ایس افسر شانت منو کو مرکز کے زیر انتظام علاقے کا نیا ریاستی الیکشن کمشنر مقرر کیا ہے۔ لوک بھون (گورنر ہاؤس) کی جانب سے منگل کو جاری ایک حکم میں کہا گیا ہے کہ جموں و کشمیر پنچایتی راج ایکٹ 1989 کے سیکشن 36 کی ذیلی دفعہ (3) کے ذریعے حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر نے آئی اے ایس (ریٹائرڈ) شانت منو کو جموں و کشمیر کا ریاستی الیکشن کمشنر مقرر کیا ہے۔ وہ 5 سال کی مدت کے لیے یا 70 سال کی عمر تک پہنچنے تک (جو بھی پہلے ہو) جموں و کشمیر کے ریاستی الیکشن کمشنر کے عہدے پر برقرار رہیں گے۔ لیفٹیننٹ گورنر سنہا کے ذریعہ جاری حکم میں کہا گیا ہے کہ ریاستی الیکشن کمشنر کی تقرری سابق سینئر آئی اے ایس افسر شانت منو کے چارج سنبھالنے کی تاریخ سے موثر ہوگی۔ ان کی تقرری کی شرائط و ضوابط کے بارے میں حکومت بعد میں مطلع کرے گی۔ شانت منو 31 دسمبر 2025 کو جموں و کشمیر کے فائنانس کمشنر (ایڈیشنل چیف سکریٹری) کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ 1984 بیچ کے آئی اے ایس افسر بی آر شرما کو پہلے جموں و کشمیر اسٹیٹ الیکشن کمشنر کے طور پر تعینات کیا گیا تھا اور انہوں نے گزشتہ سال استعفیٰ دے دیا تھا۔ ریاستی الیکشن کمشنر کے طور پر شانت منو کی تقرری سے جموں و کشمیر میں پنچایتی انتخابات کے انعقاد کی راہ ہموار ہوگئی ہے۔

بہار: این ای ای ٹی طالبہ کی موت معاملے میں جانچ تیز

ایک اور دھمکی آمیز خط ملنے سے متاثرین دہشت میں

پٹنہ۔ جہان آباد کی ایک این ای ای ٹی طالبہ کی مشتبہ موت کے معاملے میں سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) نے تحقیقات تیز کردی ہے جبکہ متاثرہ کے خاندان کو ایک اور جان سے مارنے کی دھمکی ملی ہے، جس سے خوف و ہراس میں اضافہ ہوگیا ہے۔ منگل کے روز سی بی آئی کی ٹیم نے پہلے پٹنہ میں شمبھو گرلز ہاسٹل کا معائنہ کیا اور بعد میں جہان آباد میں طالبہ کے آبائی گھر کا دورہ کیا۔ تحقیقات کے دوران متوفی طالبہ کے بھائی کو پوچھ گچھ کے لیے پٹنہ لے جایا گیا ہے۔ دریں اثنا جہان آباد میں خاندان کے گھر کے قریب سے ملنے والے ایک اور دھمکی آمیز نوٹ نے خاندان کو مزید خوفزدہ کردیا ہے۔ ہاتھ سے لکھے گئے نوٹ میں مبینہ طور پر دھمکی دی گئی ہے کہ ''اگر تم یقین نہیں کروگے... بیٹی چلی گئی، اب بیٹا بھی دو دن میں مرجائے گا۔'' خاندان کے اراکین نے کہا کہ یہ دوسری دھمکی ہے۔ اس سے پہلے 14 فروری کو بھی اسی طرح کا نوٹ ان کے گھر کے باہر پھینکا گیا تھا۔ ان کے مطابق حفاظتی انتخابات کے باوجود مبینہ طور پر گاؤں کے کسی شخص نے گھر کے باہر پھر سے نوٹ پھینکا ہے۔ بار بار مل رہی دھمکیوں نے خاندان کی حفاظت کے بارے میں سنگین خدشات پیدا کردیے ہیں۔ شکورآباد تھانے سے مقامی پولیس کو اب گھر پر تعینات کردیا گیا ہے۔ شکورآباد اسٹیشن ہاؤس آفیسر راہل کمار نے تصدیق کی کہ خاندان نے شکایت درج کرائی ہے اور کہا کہ پولیس اس بات کی تحقیقات کررہی ہے۔

تریپورہ: منریگا کی بحالی کے لیے کانگریس کا احتجاج، مرکز پر دیہی روزگار گارنٹی کو کمزور کرنے کا الزام

اگرتلہ: بی جے پی زیر قیادت مرکزی حکومت پر مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار گارنٹی ایکٹ (منریگا) کو کمزور کرنے اور منصوبہ بند طریقے سے واپس لینے کا الزام لگاتے ہوئے اپوزیشن کانگریس نے اگرتلہ میں زبردست ریلی نکالی اور حکومت کی عوام مخالف پالیسیوں کی تنقید کی۔ کانگریس کے جھنڈے اور بینر سے رنگین سوامی وویکانند میدان سے شروع ہونے والی اس ریلی میں پارٹی کے سینئر رہنماؤں کی قیادت میں کانگریس کے سینکڑوں حامیوں نے شرکت کی۔ حالانکہ لوک بھون (گورنر ہاؤس) کی طرف مارچ کرنے والے مظاہرین کو پولیس نے سخت سیکورٹی کے درمیان بدھ مندر علاقے میں روک دیا۔ اس موقع پر اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ریاستی کانگریس کے صدر آشیش کمار ساہا، سابق وزیر اور ممبر اسمبلی سدیپ رائے برمن اور ممبر اسمبلی براجت سنہا سمیت پارٹی کے سینئر لیڈران نے منریگا کو منصوبہ بند طریقے سے کمزور کرنے کے لیے مرکزی حکومت پر سخت تنقید کی۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن رائے برمن نے منریگا کو 2005 میں کانگریس کی قیادت والی یو پی اے حکومت کی طرف سے شروع کی گئی ایک 'تاریخی اسکیم' قرار دیا اور الزام لگایا کہ شہریوں کو روزگار مانگنے کی اجازت دینے والے مخصوص قوانین کو کمزور کردیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اسکیم کے تحت روزگار ملنا مشکل ہوتا جارہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پنچایتوں میں پہلے سے موجود مالیاتی اور منصوبہ بندی کے اختیارات کو کم کردیا گیا ہے اور اب ریاستوں کو 40 فیصد تک اخراجات برداشت کرنا پڑرہا ہے جس سے غریب ریاستوں پر منفی اثر پڑرہا ہے۔ رائے برمن نے کہا کہ جب ریاستیں اس بوجھ کو برداشت کرنے میں ناکام رہتی ہیں تو غریب دیہی عوام کو تکلیف ہوتی ہے۔ جو لوگ منریگا پر انحصار کرتے ہیں وہ روزی روٹی کے مواقع کھو دیتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کانگریس نے گورنر کو ایک میمورنڈم پیش کیا ہے جس میں ایکٹ کے مناسب نفاذ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کانگریس لیڈر نے تریپورہ قبائلی علاقہ جات خودمختار ضلع کونسل (ٹی ٹی اے اے ڈی سی) کے ضروری انتخابات سے قبل بی جے پی اور اس کی حلیف ٹپرا موتھا پارٹی (ٹی ایم پی) کے درمیان جاری رسہ کشی کو بھی نشانہ بنایا اور اسے براہ راست طور پر 'سیاسی ڈرامہ' قرار دیا۔ کانگریس لیڈروں نے کہا کہ ٹی ٹی اے اے ڈی سی انتخابات سے قبل سیاسی ڈرامہ بحثوں پر حاوی ہوا ہے۔ وہیں دیہی روزگار اور سماجی تحفظ جیسے اہم مسائل کو نظرانداز کیا جارہا ہے۔ بعدازاں 6 رکنی وفد نے لوک بھون میں گورنر اندرا سینا ریڈی نالو سے ملاقات کی اور اپنے مطالبات اور خدشات پر مشتمل ایک میمورنڈم پیش کیا۔ کانگریس نے روزگار اور روزی روٹی مشن (دیہی) کے لیے نئے نافذ شدہ 'وکست بھارت گارنٹی' کو واپس لینے کا مطالبہ کیا۔

ربِ عالم کی عطا خاتونِ جنّت فاطمہؑ، ☆ بنت محبوبؐ خدا خاتونِ جنّت فاطمہؑ

رمضان المبارک کے استقبال کیلئے محفل نعت و منقبت!

سہارنپور (احمد رضا) *بزمِ عزیزانِ سخن* کے زیرِ اہتمام مقدس رمضان المبارک کی آمد پر ایک شاندار، منفرد اور خاص *نعت و منقبت* کی محفل آراستہ کی گئی۔ جسکی *صدارت* حاجی الیاس علم صاحب نے فرمائی محفل کے *مہمانِ خصوصی* کے فرائض مہذب اور ادب نواز دوست، ریٹائرڈ سینئر نیول آفیسر یاسین خاں نے نبھائے! پر وقار نعت و منقبت کی *نظامت* کے کامیاب فرائض میزبان ڈاکٹر رئیس کمال نے انجام دیئے ڈاکٹر الیاس علم نے اپنے *صدارتی خطبہ* میں نعت و منقبت کی کثیر تعداد میں محفلوں کے انعقاد کرنے پر زور دیا اور ماہ رمضان المبارک کا احترام کرنے کی درخواست کی اس روحانی موقعے پر قابل احترام *مہمانِ خصوصی* یاسین خان نے اُردو زبان اور شعر و سخن کے لئے اپنی محبتوں اور احساسات کا اظہار کیا ریٹائرڈ افسر یاسین خاں نے کہا کہ حالانکہ میری اکیڈمک تعلیم پوری طرح سے انگریزی میں ہوئی ہے مگر مجھے اُردو ادب سے لگاؤ جنون کی حد تک رہا ہے۔ موصوف نے سبھی ناظرین سے اپنے بچوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلانے پر زور دیا۔ *مہمانِ اعزازی* بولتا سماج نیوز 24 چینل کے چیف ایڈیٹر جناب سکندر رانا جی نے اُردو زبان و ادب کیلئے کی جارہی اپنے چینل کی کارگزاری پر تفصیل سے روشنی ڈالی* ناظمِ محفل* ڈاکٹر رئیس کمال صاحب نے نعت گوئی کی تاریخ پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ یہ روایت عہد رسالت سے شروع ہو کر آج تک جاری ہے، جسمیں صحابہ اکرام خاص طور پر حضرت حسان بن ثابت نے نبی اکرم (ص ع و) کی شان میں شمائل و خصائل پر مشتمل منظومات پیش کیں۔ نعت و منقبت کی محفل رات 10 بجے شروع ہو کر رات 1:30 بجے اختتام پذیر ہوئی۔ جن شعراء اکرام نے اپنی محبت اور عقیدت کے پھول بارگاہ رسالت میں پیش کئے اُنکے کلام سے چنندہ ایک ایک شعر باذوق قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

شیر خدا کی یوں لگی شمشیر ناچنے
چمکی ہو جیسے برق بلا گیر ناچنے
(ڈاکٹر حاجی الیاس علم حمیدی)

میں جب ورد درودِ پاک تنہائی میں کرتا ہوں
مری پلکوں میں ایک سمندر رقص کرتا ہے
(عدیل تابش)

نہ روزہ جس نے بھی سرکار کا دیکھا
ہے کم نصیب کہ دنیا میں آکے کیا دیکھا
(مستقیم روشن)

قمر کو ہٹا دو مرے سامنے سے
خیال رُخ مصطفیٰ کر رہا ہوں
(عابد حسن وفا)

فرشتے ذِکر خُدا صبح شام کرتے ہیں
نبی کے در کا بڑا احترام کرتے ہیں
(ڈاکٹر رئیس کمال)

ذرّے ذرّے میں چمک اُن کی کرامت کی ملی
زندگی جن کے وصیلے سے عبادت کی ملی
(اسلم محسن)

میں حسین ابنِ علی ہوں فاطمہ کا لاڈلا
عظمت کردار سے کچھ بھی نہیں بڑھکر مجھے
(طاہر امین)

سکون روح کو دل کو قرار ملتا ہے
نبی کے عشق میں پروردگار ملتا ہے
(محمود اثر)

یہ دیکھ کے آئے انصر حیران ہوئے دشمن
اِس غار پہ تو قائم یہ مکڑی کا جالا ہے
(انصر سہارنپور)

مرسلین حیدر، افضال امیر وغیرہ نے بھی اپنا کلام پیش کیا آخر میں پروین خان اور بلقیس بیگم کی جانب سے مہمانان کیلئے بہترین ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔

ٹانڈہ کے تحصیلدار پر بدعنوانی کے سنگین الزامات

بار ایسوسی ایشن نے کمشنر سے فوری مداخلت اور غیر جانبدارانہ جانچ کا مطالبہ کر دیا

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) تحصیل ٹانڈہ میں تعینات تحصیلدار نکھلیش کمار کے خلاف بدعنوانی، من مانی اور وکلاء مخالف رویہ اختیار کرنے کے سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے ٹانڈہ بار ایسوسی ایشن نے کمشنر ایودھیا منڈل سے فوری مداخلت کی اپیل کی ہے۔ ٹانڈہ بار ایسوسی ایشن کے وفد نے کمشنر کو ایک شکایتی مکتوب پیش کرتے ہوئے تحصیلدار کے عدالتی اختیارات فوری طور پر سلب کرنے، دیگر تحصیل میں تبادلہ کرنے اور غیر جانبدارانہ اعلیٰ سطحی جانچ کرانے کا مطالبہ کیا۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ ضلع کے سابق ضلع مجسٹریٹ اویناش سنگھ نے مارچ 2025 تک تحصیلدار کے تبادلے کی یقین دہانی کرائی تھی۔ تاہم ان کے تبادلے کے باعث یہ یقین دہانی عملی شکل اختیار نہ کر سکی اور تحصیلدار بدستور اپنے عہدے پر برقرار ہیں۔ موجودہ ضلع مجسٹریٹ سے بھی ٹانڈہ بار ایسوسی ایشن کے وکلاء نے متعدد بار ملاقات کی۔ مگر اب تک کوئی مؤثر اور نتیجہ خیز کارروائی نہیں ہو سکی۔ بار ایسوسی ایشن کے مطابق تحصیلدار کی کارکردگی اور طرزِ عمل انتہائی افسوسناک ہے اور مبینہ طور پر غیر قانونی رقم کے بغیر کسی بھی درخواست گزار کا کام انجام نہیں دیا جاتا۔ الزام ہے کہ عدالتی دستاویزات اور مقدمات میں کھلے عام من مانی اور غیر قانونی وصولی کی جا رہی ہے۔ جب کہ وکلاء کے ساتھ تحصیلدار کا رویہ بھی نامناسب، توہین آمیز اور غیر مہذب ہے۔ ٹانڈہ بار ایسوسی ایشن نے کمشنر سے مطالبہ کیا ہے کہ تحصیلدار نکھلیش کمار کو فوری طور پر عدالتی اختیارات سے محروم کرتے ہوئے کسی دوسری تحصیل میں منتقل کیا جائے اور ان کے دورِ کار کی تمام فائلوں اور احکامات کی غیر جانبدارانہ جانچ کرائی جائے۔ وکلاء کا کہنا ہے کہ اگر الزامات ثابت ہوں تو قواعد کے مطابق سخت محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے تا کہ عوام کا عدالتی نظام پر اعتماد بحال ہو سکے۔ وفد میں شیر بہادر سنگھ، ہلال اشرف، رام نریش کنوجیا، سنجیو پرتاپ سنگھ اور ابھیمنیو یادو سمیت دیگر وکلاء شامل رہے۔

وارڈ ممبران نے بجلی محکمہ کے ایکس ای این کو میمورنڈم سونپا

دیوبند: 18 / فروری (فیروز خان) نگر پالیکا پریشد دیوبند کے وارڈ ممبران نے بجلی محکمہ کے دفتر پہنچ کر محکمہ کے ایکس ای این سے ملاقات کر ایک میمورنڈم سونپا جس میں بجلی محکمہ کے ذریعہ کی جارہی بجلی کٹوتی کے شیڈیول کو تبدیل کئے جانے کا مطالبہ کیا گیا۔ دئے گئے میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ ماہ رمضان کے پیش نظر محکمہ کے ذریعہ صبح 5 سے 8 بجے تک کی جارہی بجلی کی کٹوتی کا شیڈیول چینج کر صبح چھ بجے سے نو بجے تک کر دیا جائے، کیونکہ صبح پانچ بجے سحری اور اس کے بعد نماز کا اہتمام ہوتا ہے، میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ صبح پانچ بجے بجلی کا کٹ ہونے کے سبب مسلمانوں خاص طور پر معمر لوگوں کو مساجد تک پہنچنے میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اسلئے ماہ رمضان کے پیش نظر مفاد عامہ میں ایک ماہ کے لئے بجلی کٹوتی کے وقت کو تبدیل کر دیا جائے تا کہ لوگوں کو پریشانی سے نجات مل سکے۔ ایکس ای این نے وارڈ ممبران کو یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ بجلی کٹوتی کا وقت تبدیل کرنے کے مطالبے سے اعلی افسران کو آگاہ کر دیا جائیگا، ان کی جانب سے جو بھی ہدایت ملے گی اس پر عمل کیا جائیگا۔ ایکس ای این سے ملاقات کرنے اور میمورنڈم دینے والوں میں واجد ملک، شاہد حسن، شرافت ملک، ڈاکٹر اسلم، رضوان گوڑ، وسیم ملک، لیاقت، اوصاف اور گلناز وغیرہ شامل تھے۔

سیتاپور میں 50 بستروں کے کینسر یونٹ کے قیام کا فیصلہ

سیتاپور: 18 فروری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع سیتاپور میں کینسر کے مریضوں کو بڑی راحت ملنے جارہی ہے۔ شہر کے سول لائنز علاقے میں زیر تعمیر نئے ضلع اسپتال کمپلیکس میں 50 بستروں پر مشتمل جدید کینسر یونٹ قائم کی جائے گی۔ یہ فیصلہ محکمہ صحت کے ایڈیشنل چیف سکریٹری امت گھوش کی ہدایت پر کیا گیا ہے۔ چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر سریش کمار نے بدھ کی شام بتایا کہ حکومت کی جانب سے فنڈ جاری ہوتے ہی کینسر یونٹ کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں کینسر کے مریضوں کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے، ایسے میں سیتاپور میں یونٹ قائم کر کے بہتر اور آسان علاج کی سہولت فراہم کرنے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔ سی ایم او کے مطابق اس کینسر یونٹ سے سیتاپور کے ساتھ ساتھ لکھیم پور، ہردوئی، شاہجہاں پور، بہرائچ، گونڈہ اور نیپال تک کے مریض مستفید ہو سکیں گے۔

عیدگاہ کی امامت اور شہر قاضی کے عہدے کیلئے مولانا محمد اسامہ کا انتخاب

نو منتخب شہر قاضی کی تاج پوشی میں عیدگاہ کمیٹی بلند شہر، علماء کرام اور عمائدین شہر نے شرکت کی

بلند شہر 18 / فروری (پریس ریلیز) سابق شہر قاضی مولانا زین العابدین کے سانحۂ وفات کے بعد خالی ہوئے شہر قاضی کے عہدے پر ان کے تیسرے نمبر کے بیٹے مولانا محمد اسامہ کو متفقہ طور پر شہر قاضی کے عہدے پر تعینات کیا گیا ہے۔ جامع مسجد میں منعقدہ تعزیتی مجلس میں شہر اور گردونواح سے کافی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جس میں علمائے کرام اور شہر کے معززین نے مولانا محمد اسامہ کو روایتی پگڑی پہنا کر انہیں شہر قاضی اور عیدگاہ کی امامت کے عہدے پر مقرر کیا۔ نو منتخب شہر قاضی مولانا محمد اسامہ نے امن، بھائی چارہ اور سماجی ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کا پیغام دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق منگل کو بعد نماز مغرب جامع مسجد میں عیدگاہ کمیٹی بلند شہر کی جانب سے ایک تعزیتی پروگرام کا انعقاد عیدگاہ وقف کمیٹی کے صدر حاجی عبدالواحد کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ جس میں سابق شہر قاضی مولانا زین العابدین (نور اللہ مرقدہ) کو ایصال ثواب کیا گیا۔ علماء کرام اور شہر کے معززین نے تعزیتی کلمات پیش کیے۔ اس موقع پر عیدگاہ وقف کمیٹی بلند شہر نے شہر قاضی بلند شہر اور امامت و خطابت عیدگاہ بلند شہر کے لیے مولانا محمد اسامہ قاسمی کے نام کی تجویز پیش کی۔ جس کا اعلان حاجی عبدالواحد کے ذریعے کیا گیا۔ جس کی تائید تمام حاضرین مجلس نے کی۔ جس کے بعد اراکین عیدگاہ کمیٹی بلند شہر، مولانا عبدالرحمن گلاؤٹھی، مولانا محمد شاہد، مولانا محمد حسن، قاری محمد ناصر وغیرہ نے مولانا محمد اسامہ کے سر پر شہر قاضی کی پگڑی باندھی اور اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ شرکاء میں محمد عابد غازی، محمد آصف غازی، چنو پہلوان غازی، شیر محمد، حاجی عبدالحمید انصاری، عبدالنافع انصاری، محمد اکرم غازی، محمد راشد انصاری، مولانا محمد اسلم، مولانا محمد جاوید، مفتی محمد طارق، ماسٹر محمد اکرام، مولانا مجاہد، قاری محمد ذاکر وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

حضرت بابا کالے شاہ کے 59 ویں سالانہ عرس کی روحانی محفل اختتام پذیر

بلند شہر 18 فروری (پریس ریلیز) بلند شہر میں کالا آم شہید چوک پر واقع حضرت بابا کالے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا 59 واں سالانہ عرس نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا۔ اس مقدس موقع پر 17 فروری 2026 منگل کی رات ایک عظیم الشان محفل عرس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں میرٹھ کے عالمی شہرت یافتہ قوال خلیل صابری اور ان کے ہم نواؤں نے صوفیانہ کلام پیش کر کے سامعین کو مسحور کر دیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، اس کے بعد رات بھر قوالی کا پروگرام جاری رہا۔ عرس میں بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے اتر پردیش اردو اکیڈمی کے رکن ندیم اختر، عرس کمیٹی کے صدر ہر گووند سنگھ، وسیم احمد صدیقی (صحافی) نے مشترکہ طور پر فیتہ کاٹ کر باقاعدہ عرس کا افتتاح کیا۔ درگاہ کے خادم و سجادہ نشین حاجی محمد یامین چشتی صابری کی قیادت میں منعقد ہونے والے اس عرس میں مقامی باشندوں کے ساتھ ساتھ دور دراز سے عقیدت مندوں نے بابا کی درگاہ پر حاضری دی اور ملک میں امن، سکون اور بھائی چارے کی دعاء کی۔ سجادہ نشین اور دیگر افراد نے مہمان خصوصی ندیم اختر کو طغریٰ پیش کر کے ان روشن مستقبل کی خواہش کا اظہار کیا۔ پروگرام کی نظامت ریحان صابری بلند شہر نے کی۔ پروگرام کے اختتام پر سجادہ نشین نے تمام شرکاء، عقیدت مندوں اور مہمانان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حاضرین میں تبرک تقسیم کیا۔

فتح پور سمیت مختلف اضلاع میں شاشوت تیواری کے یومِ پیدائش کی تقریبات

فتح پور۔ سائبر جرنلسٹس ایسوسی ایشن (CJA) کے قومی صدر شاشوت تیواری کا یومِ پیدائش تنظیم کی جانب سے پورے صوبے میں نہایت شاندار اور پُر وقار انداز میں منایا گیا۔ اس موقع پر مختلف اضلاع اور تحصیلوں میں تقاریب منعقد کی گئیں، جہاں عہدیداران اور اراکین نے کیک کاٹ کر قومی صدر کو دلی مبارکباد پیش کی۔ اسی سلسلے میں ضلع فتح پور میں بھی متعدد مقامات پر تنظیم کے مختلف ذمہ داران کی قیادت میں تقاریب کا انعقاد کیا گیا اور قومی صدر شاشوت تیواری کی درازیِ عمر اور صحت مند زندگی کے لیے دعائیں کی گئیں۔ قصبہ پریم نگر میں سائبر جرنلسٹس ایسوسی ایشن کی اتر پردیش یونٹ کے صوبائی صدر شہنشاہ عابدی کی قیادت میں عہدیداران اور اراکین نے کیک کاٹ کر یومِ پیدائش منایا اور تنظیم کی مضبوطی اور صحافیوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے متحد ہو کر کام کرنے کا عزم ظاہر کیا۔ اسی طرح سات میل علاقے میں ضلع صدر تری بھون سنگھ اور ضلع سکریٹری دھیر سنگھ یادو کی قیادت میں تقریب منعقد ہوئی۔ شہر فتح پور میں قومی جنرل سکریٹری شیبو خان اور صوبائی نائب صدر ضرے یاب خان کی سربراہی میں بھی یوم پیدائش کی تقریب منعقد کی گئی۔ حسین گنج قصبے میں اتراکھنڈ ریاست کے اسسٹنٹ انچارج پارل سنگھ کی قیادت میں پروگرام منعقد ہوا۔ باندکی میں تحصیل صدر شیلندر سنگھ اور کھاگا میں ابھیمنیو موریہ کی قیادت میں بھی سالگرہ کی تقریبات منعقد کی گئیں۔ اس موقع پر تمام عہدیداران اور اراکین نے تنظیم کو مزید مستحکم بنانے اور صحافیوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مسلسل جدوجہد جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ لیگل سیل کے چیئرمین اور سینئر ایڈووکیٹ جاوید خان نے بھی قومی صدر کو سالگرہ کی مبارکباد پیش کی۔ پریم نگر میں صوبائی صدر شہنشاہ عابدی کے ہمراہ انیل کمار وشوکرما، ڈاکٹر جے پی سنگھ چوہان، معراج احمد، پردیپ کمار، مہیش چودھری، سندیپ نرل، اجے کمار سمیت متعدد افراد نے کیک کاٹ کر قومی صدر شاشوت تیواری کو مبارکباد دی اور ان کی درازیِ عمر و صحت کے لیے دعا کی۔ اس موقع پر قومی صدر نے ویڈیو کال کے ذریعے تقریب میں شرکت کرتے ہوئے تمام ساتھیوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور محبت و اعتماد پر اظہارِ مسرت کیا۔

بے قابو ہو کر پلٹی تیز رفتار کار، 3 کی موت، 2 کی حالت نازک

رائے بریلی: 18 فروری (پی این ایس) اتر پردیش کے رائے بریلی ضلع کے ڈیہ تھانہ علاقے میں بدھ کو ایک خوفناک سڑک حادثے میں تین لوگوں کی جان چلی گئی۔ پرشدے پور روڈ پر گوپال پور گاؤں کے نزدیک ایک تیز رفتار کار بے قابو ہو کر سڑک کے کنارے الٹ گئی۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ گاڑی کے شیشے ٹوٹ گئے اور بڑے پیمانے پر چیخ و پکار مچ گئی۔ عینی شاہدین کے مطابق کار اتنی تیز رفتاری سے جا رہی تھی کہ ڈرائیور کنٹرول کھو بیٹھا۔ گاڑی رکنے سے پہلے کئی بار الٹ گئی۔ کار میں سوار دو افراد موقع پر ہی دم توڑ گئے، جب کہ ایک زخمی نوجوان اسپتال لے جاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ کار میں سوار دیگر دو افراد شدید زخمی ہوئے جنہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔

گورنمنٹ کالج محمود آباد میں تعلیمی سامان اور مٹھائی کی تقسیم

محمود آباد۔ مسلم راشٹریہ منچ کے کے زیر اہتمام گورنمنٹ کالج محمود آباد میں ایک با مقصد اور ترغیبی خدمت پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد دیہی علاقوں کے طلبہ و طالبات میں تعلیم کے تئیں بیداری پیدا کرنا اور انہیں تعلیمی ضروریات کی بنیادی سہولیات فراہم کرنا تھا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں طلبہ و طالبات اور اساتذۂ کرام موجود رہے۔ پروگرام کے دوران طلبہ میں کاپی، قلم، پنسل اور دیگر ضروری تعلیمی سامان کے ساتھ مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔ طلبہ کے چہروں پر خوشی اور جوش و خروش نمایاں تھا۔ پروگرام کے نگراں ڈاکٹر علی ظفر نے طلبہ کو محنت، نظم و ضبط اور اخلاقی اقدار اپنانے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ کامیابی کا کوئی مختصر راستہ نہیں ہوتا۔ مسلسل جدوجہد اور مثبت سوچ ہی انسان کو منزل تک پہنچاتی ہے۔ انہوں نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ اپنے اہداف کو واضح رکھیں اور قوم کے روشن مستقبل کی تعمیر میں اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔۔ انہوں نے کہا کہ اس نوعیت کے فلاحی پروگرام طلبہ کے حوصلے کو بلند کرتے ہیں اور انہیں سماج سے وابستگی کا مثبت پیغام دیتے ہیں۔ تقریب خوشگوار اور پُرجوش ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔ آخر میں تمام حاضرین نے قوم کی تعمیر و ترقی میں فعال کردار ادا کرنے کا عہد کیا۔ یہ پروگرام محض یوم پیدائش کی تقریب نہیں بلکہ خدمت اور تعلیم کے ذریعے معاشرے کو مضبوط بنانے کی ایک سنجیدہ اور بامعنی کوشش تھی، جس نے طلبہ کے دلوں میں نئی امنگ اور حوصلہ پیدا کیا۔ اس موقع پر کالج کے پرنسپل رام سنیہی پراشر، سریندر سنگھ، سشیل ورما، ضیاء العرش، احتشام، امن، محمد شاد اور محمد عارف وغیرہ بھی موجود تھے۔

سحری میں استعمال ہونے والے سامان کی قیمت میں اضافہ

دیوبند: 18 / فروری (فیروز خان) رمضان المبارک میں دیوبند کے تمام مسلم علاقوں میں رونقیں نظر آنے لگی ہیں اور ہر علاقہ میں مختلف سامانوں کی دکانیں آراستہ ہو گئی ہیں۔ مسلم آبادی والے علاقوں میں رات کے وقت رونقیں دوبالا ہو گئی ہیں اور جگہ جگہ عارضی دکانوں پر خورد و نوش کی اشیاء، مختلف قسم کے پکوان، تندوری روٹیاں، کباب اور پھلوں و چاٹ کی عارضی دکانوں کا سلسلہ جاری ہے۔ سحری میں استعمال ہونے والے سامان کی دوکان لگانے والے فرمان نے بتایا کہ سحری میں استعمال ہونے والی سب سے خاص ڈش کھجلہ 250 روپے سے 300 روپے، فینی 240 سے 270 روپے، پاپے ایک سو بیس روپے سے 160 روپے کلو، شیر مال چالیس روپے سے 150 روپے فی پیکٹ اور سیوئی کی قیمت پچاس روپے سے 70 روپے فی پیکٹ ہو گئی ہے۔ وہیں پھلوں کی دوکان لگانے والے عمران نے بتایا کہ رمضان کا خاص پھل کھجور 200 روپے سے 500 روپے کلو، کیلا 60 سے 100 روپے درجن، امرود 80 سے 100 روپے کلو، پاپیتا چالیس سے پچاس روپے، سیب 150 سے 200 روپے، چیکو ستر سے سو روپے اور انگور 100 سے 200 روپے کلوں میں فروخت ہو رہے ہیں۔

بائک اور کار کی ٹکر میں دو لوگ زخمی

دیوبند: 18 / فروری (فیروز خان) گاؤں شملانہ میں بائک اور کار کی ٹکر کے نتیجہ میں دو لوگ زخمی ہو گئے، زخمیوں کو پولیس نے علاج کے لئے ہسپتال میں داخل کرایا ہے۔ اطلاع کے مطابق گاؤں چراؤں کا رہنے والا شالو ولد مین پال بذریعہ بائک مرزا پور کے رہنے والے اپنے رشتہ دار بابو لال ولد چندا رام کے ساتھ کسی کام سے دیوبند آیا تھا کام سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ واپس اپنے گھر لوٹ رہا تھا تو جیسے ہی وہ گاؤں شملانہ کے نزدیک پہنچا تو سامنے سے آنے والی ایک تیز رفتار کار نے ان کی بائک کو اپنی زد میں لے لیا جس کے سبب بائک سوار شالو اور بابو لال شدید طور پر زخمی ہو گئے جنہیں راہگیروں کی مدد سے پولیس نے سی ایچ سی میں داخل کرایا۔

سِترِ معلیٰ کانفرنس اور جشنِ دستار بندی کا شاندار انعقاد

فیضانِ ہاشمی نسواں عربک کالج میں 15 طالبات کو رِدا و حجاب پہنایا گیا، معززین و والدین نے دینی تعلیم کی اہمیت پر زور دیا

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) اکبر پور کے بجھولی میں واقع فیضانِ ہاشمی نسواں عربک کالج میں سِترِ معلیٰ کانفرنس اور سالانہ جلسۂ جشنِ دستار بندی نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس بابرکت موقع پر مدرسے کی 15 طالبات کی دستار بندی کی گئی اور انہیں ردا و حجاب پہن کر اسناد عطا کی گئیں۔ تقریب کی صدارت کالج کی پرنسپل، عالمہ فاضلہ قاریہ زاہدہ فاطمہ ہاشمی قادری نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے کہا کہ ہر سال کی طرح اس مرتبہ بھی سِترِ معلیٰ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ان طالبات کو اعزاز سے نوازا گیا جنہوں نے کامیابی کے ساتھ عالمہ کا کورس مکمل کیا۔ انہوں نے کہا کہ دینی تعلیم نہ صرف انسان کی اصلاح کرتی ہے بلکہ معاشرے میں اخلاقی اقدار کو بھی مضبوط بناتی ہے۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک، نعتِ رسولِ مقبول ﷺ، تقاریر اور طالبات کی جانب سے پیش کی گئی دینی و اصلاحی پیشکشوں سے ہوا۔ دستار بندی کے موقع پر طالبات کے سروں پر ردا و حجاب پہنایا گیا اور ان کے روشن مستقبل کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ جلسے کے منتظم الحاج اے۔ زیڈ۔ سمیع اللہ ہاشمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ دینی تعلیم انسان کو صحیح راستہ دکھاتی ہے اور معاشرے میں نیکی اور اخلاق کو فروغ دیتی ہے۔ نظامت کے فرائض انجام دینے والی معلمہ سویون النساء نظامی نے اس کامیابی کو طالبات کی لگن اور اساتذہ کی مخلصانہ محنت کا نتیجہ قرار دیا۔ عالمہ سمیدہ فاطمہ ہاشمی نے کہا کہ قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کرنا ایک عظیم نعمت ہے اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ اس تقریب میں علاقہ و اطراف کے معززین، سرپرستوں اور خواتین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر بیبی ناز، عالمہ شگفتہ یاسمین، عالمہ عرشیہ فاطمہ، عالمہ مجاہرہ فاطمہ اور عالمہ جائزہ سمیت متعدد معزز شخصیات موجود رہیں۔

حکومتی احکامات پر عمل نہ کرنا سروس رولز کی خلاف ورزی ہے

اترپردیش اسمبلی اسپیکر کا افسران کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ

لکھنؤ: 18 فروری (یو این آئی) اترپردیش ودھان سبھا کے اسپیکر ستیش مہانا نے سرکاری احکامات پر عمل درآمد میں کوتاہی برتنے والے افسران کے خلاف سخت کارروائی کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ بدھ کو جاری بیان میں انہوں نے کہا کہ اگر افسران اراکینِ اسمبلی سے متعلق حکومتی احکامات پر عمل درآمد یقینی نہیں بنا رہے تو یہ سروس رولز کی خلاف ورزی ہے اور قواعد کے مطابق سخت محکمہ جاتی کارروائی کی جانی چاہیے۔ انہوں نے واضح کیا کہ حکومت کو پیش کیے گئے معاملات میں ضروری ہدایات جاری کی جائیں اور پہلے سے جاری احکامات پر سختی سے عمل کرایا جائے۔ اگر کسی بھی سطح پر غفلت پائی جائے تو متعلقہ افسران کے خلاف سخت کارروائی کی جائے تاکہ آئندہ ایسی حرکت نہ ہو۔ بیان میں جمہوریت کی بنیادی روح کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ عوامی نمائندے عوام کے اعتماد سے ایوان میں بیٹھتے ہیں اور اس اعتماد کا ہر حال میں تحفظ کیا جانا چاہیے۔ آئینی دفعات کے تحت پیش کیے گئے معاملات میں ضروری کارروائی کرنا حکومت اور انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ ایوان نے توقع ظاہر کی کہ انتظامی کارروائیاں مکمل شفافیت اور قواعد کے مطابق انجام دی جائیں تاکہ آئندہ کسی قسم کی غفلت یا خلاف ورزی کی نوبت نہ آئے۔ بیان میں کہا گیا کہ جمہوریت کے استحکام کے لیے ضروری ہے کہ تمام آئینی ادارے اپنی حدود میں رہتے ہوئے عوامی اعتماد کو اولین ترجیح دیں۔ اسپیکر نے کہا کہ ایوان میں بیٹھنے والے تمام اراکین "ہم ہندوستان کے لوگ" کی نمائندگی کرتے ہیں اور ایوان میں ہونے والی بحث، قراردادیں اور منظور شدہ تحریکیں آئینی عمل کا حصہ ہیں، اس لیے ان پر عمل درآمد یقینی بنانا آئینی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایوان میں کیے گئے فیصلوں کا مکمل احترام کیا جانا چاہیے اور تمام اراکین کو عاملہ اور عدلیہ کے وقار کا احترام کرتے ہوئے انہیں اپنی آئینی حدود میں کام کرنا چاہیے۔ بیان میں جمہوری اداروں کے درمیان توازن اور باہمی احترام کو جمہوریت کی مضبوطی کے لیے ضروری قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ عوام کی بالادستی، قانون کی حکمرانی اور اداروں کے وقار کا تحفظ ہی مضبوط جمہوریت کی بنیاد ہے۔ آخر میں ستیش مہانا نے وزیرِ پارلیمانی امور سے درخواست کی کہ وہ اس معاملے پر حکومتی سطح پر ضروری ہدایات جاری کریں اور پہلے سے جاری شدہ احکامات پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے سخت احکامات صادر کریں۔ بیان میں زور دیا گیا کہ حکومتی فیصلوں پر موثر عمل درآمد ہی جمہوری نظام پر عوام کے اعتماد کو مضبوط بناتا ہے۔ منگل کو اترپردیش ودھان سبھا کے اجلاس کے دوران عاملہ اور عوامی نمائندوں کے تعلقات کے مسئلے پر ایوان میں گرما گرم بحث بھی ہوئی۔ قائدِ حزبِ اختلاف ماتا پرساد پانڈے نے الزام لگایا کہ افسران عوامی نمائندوں کی کال تک نہیں اٹھاتے اور بروکری میں مصروف رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عاملہ کا مقننہ پر غلبہ جمہوری نظام کے لیے مناسب نہیں اور اس سلسلے میں ایوان کی مداخلت کی ضرورت ہے۔

یوپی میں 10 ایکوٹورازم مقامات نجی شعبے کے حوالے کرنے کا فیصلہ

لکھنؤ، 18 فروری (یو این آئی) اترپردیش حکومت نے ریاست میں گرین ٹورازم کو فروغ دینے کے لیے 10 ایکوٹورازم مقامات نجی آپریٹروں کے لیے کھولنے کا اعلان کیا ہے، جسے پائیدار اور سرمایہ کاری پر مبنی سیاحت کی جانب اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ اترپردیش ایکوٹورازم ڈیولپمنٹ بورڈ نے ریاست کے 10 نمایاں قدرتی سیاحتی مقامات کے آپریشن اور انتظام کے لیے اہل اداروں، کمپنیوں اور تجربہ کار ایجنسیوں سے تجاویز طلب کی ہیں۔ اس اقدام کا مقصد قدرتی سیاحتی وسائل کا پیشہ ورانہ انتظام، طویل مدتی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی، خدمات کے معیار میں بہتری اور ماحولیاتی پائیداری کو یقینی بنانا ہے۔ ریاستی وزیر سیاحت وثقافت جیویر سنگھ نے بدھ کو بتایا کہ منتخب ایجنسیوں کو ابتدائی طور پر 15 سال کے لیے ایکوٹورازم منصوبوں کا آپریشن سونپا جائے گا، جس میں اطمینان بخش کارکردگی کی بنیاد پر توسیع بھی کی جا سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے ماحول دوست سیاحت کے فروغ کے لیے مضبوط اور ادارہ جاتی ڈھانچہ قائم ہوگا، مقامی برادریوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے اور قدرتی وسائل کا متوازن تحفظ ممکن ہوگا۔ اس اسکیم کے تحت جن مقامات کے لیے تجاویز طلب کی گئی ہیں ان میں اُدھیلا جھیل (اجودھیا)، کرکراول آبشار بندراؤن (للت پور)، بگھار جھیل (بارہ بنکی)، میریٹار گاؤں (بلیا)، اجے پور جھیل (سیتاپور)، دیودہ سائٹ (مہاراج گنج)، رام پور سوہرونا جھیل (کشی نگر)، رام نگر (چترکوٹ)، پچنادا (جالون) اور باندہ ضلع کی نرائنی تحصیل میں قلعہ کالنجر کے نزدیک سیاحتی سہولت مرکز شامل ہیں۔ تمام منصوبے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) ماڈل کے تحت تیار اور چلائے جائیں گے۔ دلچسپی رکھنے والے درخواست دہندگان کو مقررہ رہنما خطوط اور اہلیت کے معیار کے مطابق اپنی تجاویز مقررہ مدت کے اندر جمع کرانی ہوں گی۔ درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ 27 فروری 2026 شام 6 بجے تک مقرر کی گئی ہے۔ وزیر نے کہا کہ قدرتی وسائل، حیاتیاتی تنوع اور ثقافتی وراثت سے مالا مال اترپردیش میں ایکوٹورازم کے بے پناہ امکانات موجود ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ مقصد صرف سیاحت میں اضافہ نہیں بلکہ ماحول کو ترجیح دیتے ہوئے ذمہ دار اور پائیدار ماڈل قائم کرنا ہے۔ اس اقدام سے طویل مدتی سرمایہ کاری اور جدید بنیادی ڈھانچے کی ترقی متوقع ہے، جس سے ریاست ایک نمایاں ایکوٹورازم منزل کے طور پر ابھر سکے گی۔

یوپی بورڈ امتحانات کا آغاز، 8033 سینٹروں پر 53 لاکھ امیدوار؛ نقل روکنے کے لیے سخت نگرانی

پہلے دن طالبات پر کی گئیں پھولوں کی پتیاں نچھاور، وارانسی کے 117 مراکز پر امتحانات شروع

لکھنؤ: 18 فروری (پی این ایس) اترپردیش بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے 2026 ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ بورڈ کے امتحانات 18 فروری (آج) سے 12 مارچ 2026 تک منعقد ہوں گے۔ ان امتحانات کے لیے اس سال 53,37,778 امیدوار رجسٹرڈ ہیں، جن میں 27,61,696 ہائی اسکول اور 25,76,082 انٹرمیڈیٹ کے طلباء وطالبات شامل ہیں۔ امتحانات کو مکمل طور پر منصفانہ، شفاف اور منظم طریقے سے منعقد کرنے کے لیے ریاست بھر میں 8,033 امتحانی مراکز قائم کیے گئے ہیں، جن میں 596 سرکاری اسکول، 3,453 غیر سرکاری امداد یافتہ اور 3,984 سیلف فنانس اسکول شامل ہیں۔ ثانوی تعلیم کی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) گلاب دیوی نے امتحانات سے قبل منگل کو ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (سیکنڈری) لکھنؤ کیمپ آفس میں قائم ریاستی سطح کے کنٹرول روم کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ اس سال کے امتحانی نظام کو مکمل طور پر ٹیکنالوجی پر مبنی اور شفاف بنایا گیا ہے۔ 18 اضلاع کو حساس قرار دیا گیا ہے جبکہ ?? 222 امتحانی مراکز کو انتہائی حساس اور 683 کو حساس قرار دیا گیا ہے۔ اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) اور مقامی انٹیلی جنس یونٹ امتحان کے دوران ان مراکز پر مستعد رہیں گی اور انتہائی حساس مراکز کا روزانہ دو مرتبہ معائنہ کو یقینی بنایا گیا ہے۔ امتحان کی نگرانی کے لیے ہر امتحان کمرے میں وائس ریکارڈر کے ساتھ دو سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے گئے ہیں، ساتھ ہی ایک راؤٹر، ڈی وی آر اور ہائی اسپیڈ انٹرنیٹ کی سہولت فراہم کرائی گئی ہے۔ امتحان کی پوری مدت ویب کاسٹنگ کے ذریعے لائیو مانیٹر کی جائے گی۔ امتحانی مراکز میں اسٹرانگ رومز 24x7 سی سی ٹی وی نگرانی کے تحت ہوں گے۔ اس کے علاوہ تمام 75 اضلاع میں ہر امتحانی مرکز میں اسٹرانگ رومز، سوالیہ پرچوں کی تقسیم کرنے والے کمروں اور جوابی کاپیوں کی سیلنگ، پیک روم کی بھی آن لائن نگرانی کی جائے گی۔

یوپی بورڈ کے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات آج بدھ سے شروع ہوئے۔ 18 فروری سے 12 مارچ (23 دن) تک جاری رہنے والے امتحانات کے لیے 277,92 امیدوار 117 مراکز پر حاضر ہوں گے۔ پہلے دن 10 ویں اور 12 ویں جماعت کے طلبہ کے ہندی امتحان ہو رہے ہیں۔ سینٹرل جیل میں ایک سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ مراکز کی سی سی ٹی وی کیمروں سے نگرانی کی جائے گی۔ سٹیٹک مجسٹریٹ بھی تعینات کیے گئے ہیں۔ تمام مراکز پر پولیس اہلکار بھی موجود ہیں۔

یونٹی پی جی کالج میں ہفت روزہ NSS خصوصی کیمپ کا اختتام

یونٹی پی۔جی۔کالج، جسٹس مرتضیٰ حسین روڈ، سیکٹر بی۔ بسنت کنج، آئی۔آئی۔ایم۔ بائی پاس روڈ، لکھنؤ میں ہفت روزہ NSS خصوصی کیمپ کا اختتامی پروگرام منعقد ہوا۔ FAH اسپتال کے ایم۔ڈی۔ ڈاکٹر احمد رضا خان مہمان خصوصی تھے۔ انکے علاوہ لکھنؤ یونیورسٹی کے Zoology شعبہ کے ڈاکٹر منوج کمار بھی موجود تھے۔ پروگرام کے آفیسر ڈاکٹر گیانیش کمار دھوریا نے خصوصی پروگرام کی رپورٹ پیش کی۔ کالج کی کوآرڈینیٹر محترمہ اسما جاوید نے مہمانوں کو گلدستے پیش کیے۔ طلبہ نے Save Our Heritage عنوان سے نکڑ ناٹک پیش کیا، جو کافی مقبول رہا۔ مہمان خصوصی نے کامیاب مرد وعورت والنٹیئر کو انعامات دیے۔ اس پروگرام کے آخر میں کالج کے پرنسپل نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ سبھی این۔ایس۔ایس والنٹیئر کے علاوہ اساتذہ میں ڈاکٹر دینا رفاطمہ، ڈاکٹر شمسی اکبر، ڈاکٹر شیلی پانڈے، ڈاکٹر خورشید جمیل، جناب وی۔پی۔سنگھ، جناب علی ظہیر رضوی، چیف پراکٹر جناب ابصار انصاری بھی موجود تھے۔

سڑک حادثے میں نانا-نواسے کی موت

سلطانپور 18 فروری (یو این آئی) اترپردیش کے ضلع سلطانپور کے کوتوالی دیہات علاقے میں بدھ کی دوپہر پریاگ راج-اجودھیا ہائی وے پر پیش آئے ایک خوفناک سڑک حادثے میں نانا-نواسے کی موت ہوگئی۔ پولیس ذرائع کے مطابق کوتوالی دیہات تھانہ علاقے کے اہیمانے بازار کے نزدیک تیواری پور کے رہائشی اروند شریواستو اپنے نواسے شریانس شریواستو عرف چاہت کے ساتھ موٹر سائیکل پر جا رہے تھے۔ پرائمری اسکول کے نزدیک پیچھے سے آ رہی روڈویز بس نے ان کی موٹر سائیکل کو زوردار ٹکر ماردی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ موٹر سائیکل بری طرح تباہ ہوگئی اور دونوں سڑک پر دور جا گرے۔ مقامی لوگوں کی مدد سے دونوں کو فوری طور پر سرکاری میڈیکل کالج پہنچایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ بتایا گیا کہ شریانس ضلع امیٹھی کے پورے لالا رام پرساد گاؤں کے رہائشی تھے۔ پولیس نے دونوں لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج کر قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔

ضرورت مندوں کی دل کھول کر مدد کی جائے: مفتی ابوالعرفان

محمدی مشن کی جانب سے ضرورت مندوں میں وظیفہ، گرم شال، شیرینی تقسیم

لکھنؤ 8 فروری (پریس ریلیز) رمضان المبارک کے موقع پر آل انڈیا محمدی مشن کی جانب سے مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی سرپرست اعلیٰ ال انڈیا محمدی مشن کی سرپرستی وسید اقبال ہاشمی قومی صدر محمدی مشن کی صدارت میں وظیفہ ※ گرم شال، شیرینی تقسیم کی گئی۔ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی سرپرست ال انڈیا محمدی مشن نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ خدمت خلق بہترین عبادت ہے۔ مخلوق خدا کی خدمت انسانی اخلاق کا اعلیٰ جوہر ہے۔ جو انسان بندگان خدا کی خدمت کرتا ہے، اللہ رب العزت کے نزدیک اس کا مقام ومرتبہ بلند ہو جاتا ہے۔ خدمت خلق کی مہم قابل تعریف ہے۔ موجودہ حالات میں عوام الناس مختلف پریشانیوں میں جتلا ہیں۔ ان حالات میں غریب اور نادار افراد تک کھانے پینے کی اشیا پہنچانا بڑے اجر وثواب کا کام ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماہ رمضان میں ہر نیکی کا ستر گنا اجر ملتا ہے۔ مہمان خصوصی شیلا حق جنرل سیکرٹری علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوسیشن نے اپنے خصوصی بیان میں فرمایا کہ محمدی مشن کے ساتھ مل کر میڈیکل کیمپ کے اہتمام کے ساتھ ساتھ مچھلی محال میں ضرورت مندوں کے لیے انگلش، سائنس کوچنگ سینٹر اور سلائی مشین سینٹر قائم کیا گیا ہے جس سے ضرورت مند خواتین کی ضرورت بھی پوری ہو اور روزگار کے راستے بھی کھلیں گے۔ سید اقبال ہاشمی قومی صدر آل انڈیا محمدی مشن نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ بہت سے غریب ومزدور جن کا گھر یومیہ مزدوری سے چلتا تھا، ان کے ساتھ مسائل ہیں۔ ایسے بہت سے گھروں میں معذوری ایک کے باعث فاقہ کی نوبت ہے۔ ایسے لوگوں کا خیال رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ سید اقبال ہاشمی صاحب نے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ صاحب ثروت افراد آگے آکر پریشان حال لوگوں کی دل کھول کر مدد کریں۔ واضح رہے آل انڈیا محمدی مشن نے شہر کے مختلف علاقوں میں میڈیکل کیمپ لگا کر، رمضان کٹس تقسیم کر و مختلف ذرائع سے خدمات انجام دے رہا ہے۔ فیضان فرنگی محلی ایڈوکیٹ یوتھ صدر محمدی مشن نے اپنے خطاب میں کہا کہ تمام حضرات اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دلائیں جہاں ضرورت ہوگی وہاں مشن کے ساتھ ساتھ دوسری تنظیموں کے ساتھ مل کر مدد کریں گے یہ بے روزگاری تبھی ختم ہوگی جب ہمارے بچے تعلیم یافتہ ہو کر اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر سماج کو آگے بڑھائیں گے تبھی ہمارے سماج کے ساتھ ساتھ ملک کی بھی ترقی ہوگی یہی وقت کی ضرورت ہے اور ہماری اپیل بھی۔ اس موقع پر ڈاکٹر افتاب ہاشمی صاحب، سلیم ازادکی، محمد فہیم صدیقی، محمد راشد، ایڈووکیٹ فیضانِ فرنگی محلی وغیرہ خاص طور سے موجود رہے۔

تعلیم کے ساتھ کھیلوں کو فروغ دینا اولین ترجیح: ڈاکٹر نلنی مشرا

خواجہ یونیورسٹی کی جانب سے گود لیے گئے گاؤں ڈگریا کے سرکاری اسکول میں طلبہ کو مفت کھیل کا سامان تقسیم

لکھنؤ، 18 فروری 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی ہدایت پر، یونیورسٹی اور راجندر سنگھ سیوا سنستھان، بہرائچ کے اشتراک سے یونیورسٹی کی جانب سے گود لیے گئے گاؤں ڈگریا کے سرکاری اسکول میں طلبہ وطالبات کے لیے مفت کھیل کا سامان تقسیم کیا گیا۔ اس موقع پر سماجی خدمت گار ڈاکٹر مونیکا تنیجا نے خصوصی طور پر شرکت کی اور اسکول کے بچوں سے خطاب کرتے ہوئے کھیل کود کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ کھیل نہ صرف جسمانی صحت کے لیے ضروری ہیں بلکہ ذہنی نشوونما، نظم و ضبط، ٹیم ورک اور خود اعتمادی کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ آج کے دور میں بچوں کو موبائل اور اسکرین سے دور رکھ کر کھیلوں کی طرف راغب کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ کھیل کے ذریعے بچے صحت مند، متحرک اور مثبت سوچ کے حامل بنتے ہیں۔ انھوں نے طلبہ کو صحت مند طرزِ زندگی اپنانے اور روزانہ کھیل کو اپنی معمولات زندگی کا حصہ بنانے کی تلقین کی۔ اس پروگرام کی روحِ رواں اور نیشنل سروس اسکیم (این ایس ایس) کی کوآرڈینیٹر ڈاکٹر نلنی مشرا نے کھیل کے سامان کی فراہمی اور کھیلوں کی اہمیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کی ہمہ جہت نشوونما کے لیے کھیل نہایت ضروری ہیں۔ کھیل نہ صرف جسمانی صحت کو بہتر بناتے ہیں بلکہ ذہنی توازن، خود اعتمادی، نظم وضبط اور اجتماعی شعور کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ یونیورسٹی کی جانب سے گود لیے گئے دیہات میں تعلیم کے ساتھ ساتھ سماجی اور تعمیری سرگرمیوں کو فروغ دینا ہماری اولین ترجیح ہے تاکہ دیہی علاقوں کے بچوں کو بہتر تعلیمی اور عملی مواقع فراہم کیے جا سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مستقبل میں بھی اس طرح کے فلاحی اور تعلیمی پروگرام مسلسل جاری رہیں گے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں راجندر سنگھ سیوا سنستھان کے سکریٹری ڈاکٹر اروند بہادر سنگھ، این ایس ایس پروگرام آفیسرس ڈاکٹر رام داس، ڈاکٹر دھیریندر سنگھ، ڈاکٹر تنیش سنگھ، ڈاکٹر راشی، ڈاکٹر عرفان، ڈاکٹر آشیش شاہی، ڈاکٹر کرشن مکند اور ڈاکٹر صائمہ علیم نے اہم کردار ادا کیا۔ اس موقع پر این ایس ایس کے رضا کاروں نے اسکول کے بچوں کے ساتھ مختلف کھیلوں کو کھیلا اور ساتھ ہی ساتھ اس کی ضرورت اور اہمیت کو ان اسکولی بچوں کے ذہنوں میں جاگزیں کرنے کی کوشش کی تاکہ ان کی دلچسپی کئی سطحوں پر قائم رہ سکے۔ اس موقع پر اسکول کے طلبہ وطالبات نے نظم اور کہانی کی خوبصورت پیش کش کے ذریعے اپنی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کیا۔ پورا پروگرام جوش وخروش اور ولولۂ عمل سے بھرپور رہا۔ آخر میں ڈاکٹر رام داس نے شکریے کے کلمات ادا کیا۔

فارم 7 کے غلط استعمال پر سماج وادی پارٹی برہم

لکھنؤ میں الیکشن کمیشن سے شکایت

لکھنؤ: 18 فروری (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کا ایک وفد بدھ کو الیکشن کمیشن کے دفتر پہنچا، نظرثانی کے عمل کے دوران فارم- 7 کے سلسلے میں چیف الیکٹورل آفیسر رندیپ رنوا سے ملاقات کی۔ وفد میں آر کے ورما، پنکج ملک، کمال اختر اور محمد فہیم سمیت کئی ایم ایل ایز موجود تھے۔ ایس پی ایم ایل اے آر کے ورما نے الزام لگایا کہ قومی صدر کے ذریعہ الیکشن کمیشن سے ملاقات کے لئے بھیجے گئے وفد کا پورے اترپردیش میں نظرثانی کے عمل (SIR) کے دوران بی جے پی کارکنوں کے ذریعہ غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ فارم 7 کو فرضی چھپوا کر پسماندہ، دلت اور اقلیتی برادریوں کے ووٹروں کے ناموں کو حذف کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے پوچھا، ہر اسمبلی حلقہ میں جاری کردہ 30,000 سے 100,000 بغیر نقشہ سازی کے نوٹس پر کارروائی کرنے میں بی ایل او کو کتنے دن لگیں گے؟ کسی ایک اسمبلی حلقے میں 50,000 سے 100,000 نون میپنگ نوٹسز کو تحصیلوں میں کیسے سنا جا سکتا ہے؟ فرض کریں ایک تحصیل میں دو اسمبلی حلقے ہوں تو اتنے کم وقت میں دو لاکھ افراد کی سماعت کیسے ہو سکتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ آج ہم نے ان لوگوں کے ناموں کے ثبوت فراہم کیے جو متعدد مقامات پر درج ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جعلسازی کے ذریعے ہمارے ووٹروں اور حامیوں کے نام مٹانے کی سازش کرنے والوں نے ثبوتوں کے ساتھ دستاویزات جمع کرائے ہیں جو لوگ تحصیلوں میں بہت زیادہ ہجوم کی وجہ سے تحصیلوں کا دورہ کرتے ہیں، انہیں یہ سہولت فراہم کی جائے کہ وہ الیکشن کمیشن کی جانب سے بغیر نقشہ سازی کے لیے درخواست کردہ ریکارڈ کو ان کی اپنی جگہوں، یعنی گرام پنچایتوں میں تیار کریں۔ تحصیلوں کا دورہ کرنے کی ضرورت کو ختم کرتے ہوئے گرام پنچایتوں میں سماعت کی سہولت فراہم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ جو اہلکار متعلقہ سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے گریزاں ہیں انہیں واضح ہدایات دی جائیں ورنہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور انہیں ہٹا دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ وہ تمام نکات سے متفق ہے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن اس وقت کہہ رہا ہے کہ وہ ان کی تمام تجاویز کو قبول کرتا ہے۔ ایس پی ایم ایل اے سنگرام یادو نے یہ بھی کہا کہ انتخابی افسر نے ان کے تمام خدشات کو سنجیدگی سے سنا اور ان کی تجاویز پر غور کرنے کا یقین دلایا۔

بی جے پی کارکنان کو منظم و نظریاتی تربیت فراہم کرتی ہے: دیویش کوری

کانپور 18 فروری (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ریاستی نائب صدر دیویش کوری نے بدھ کو کہا کہ ملک میں الیکشن کمیشن میں رجسٹرڈ 137 سیاسی جماعتوں میں سے چند ہی قومی جماعتیں ہیں، تاہم بی جے پی واحد ایسی جماعت ہے جو اپنے کارکنان کو باقاعدہ، منظم اور نظریاتی تربیت فراہم کرتی ہے۔ بی جے پی کانپور کی جانب سے پنڈت دین دیال اپادھیائے تربیتی مہم کے تحت کیشو پورم واقع گارڈن والا میں منعقدہ ایک روزہ ورکشاپ میں ضلع صدر انیل دکشت نے تمہیدی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تربیت کسی بھی تنظیم کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کارکن ہی پارٹی کی اصل طاقت ہیں اور نظریاتی، تنظیمی اور عملی تربیت کے ذریعے ہی تنظیم مضبوط بنتی ہے۔

پیار کی شادی کے بعد جوڑا سیکورٹی کے مطالبے کے ساتھ ایس پی دفتر پہنچا

مین پوری 18 فروری (یو این آئی) اترپردیش کے ضلع مین پوری کے کشنی تھانہ علاقے میں ایک نوجوان جوڑے نے پسند کی شادی کرنے کے بعد لڑکی کی سیکورٹی کے لئے ایس پی دفتر پہنچ گئی۔ ایک ہی گاؤں کے رہنے والے دونوں نے آریہ سماج مندر میں مذہبی رسومات کے ساتھ شادی کر لی۔ شادی کے بعد لڑکی نے اپنے اہل خانہ سے جان کا خطرہ ظاہر کرتے ہوئے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے دفتر پہنچ کر سیکورٹی فراہم کرنے کی درخواست کی ہے۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو دی گئی تحریر میں لڑکی نے بتایا کہ وہ 12 فروری کی رات تقریباً ایک بجے اپنی مرضی سے گھر چھوڑ کر گئی تھی۔ اس نے واضح کیا کہ وہ اور اس کا شوہر دونوں بالغ ہیں اور اپنی رضامندی سے شادی کی ہے۔